بستہ نمبر
از نشان
تا نشان
مثلہ داخل دفتر شدہ نظامت بلدہ حیدرآباد
بابتہ سنہ ۱۳ ف

[illegible]سراپا رحمت نظیر قابل دید کتابوں کا لاجواب سلسلہ

عین الفقر

[illegible]لی کی جان صاحب دقوں کا ایمان حضرت سلطان باھو قدس سرہ العزیز کی اعلیٰ تصنیفات سے ہے۔
[illegible]نے نہایت شرح وبسط کیساتھ مسائل تصوف کو بیان فرمایا ہے جو صاحب علم تصوف کے شائق
[illegible]رہے بہا کو خرید فرماویں۔ یہ کتاب نہایت عمدہ خوشخط اردو میں چھپکر تیار ہے۔ قیمت عمہ

مجالستہ النبی

[illegible]باھو قدس سرہ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے۔ جس کا نہایت سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے
[illegible]ت عمدگی سے بعض مسائل تصوف کو بیان فرما کر طالبان خدا اور عاشقان محمد مصطفیٰ کیلئے
[illegible]یمت — ۲ر

گنج الاسرار

[illegible]ھو قدس سرہ العزیز کی تصنیف سے ہے۔ دو طالبان مولے کیخاطر اس کا ترجمہ بھی فارسی سے اردو میں
[illegible]اب ہے۔ قیمت — ۲ر

حجت الاسرار

[illegible]و قدس سرہ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے۔ جس کا نہایت عمدہ ترجمہ اردو کیا گیا ہے اس میں
ایک احسان عظیم فرمایا ہے۔ قیمت — ۲ر

کلید التوحید

[illegible]حضرت سلطان باھو قدس سرہ العزیز سے ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس رسالہ کی
[illegible]یا ہے کہ اگر کوئی شخص اس سراپا رحمت رسالہ کو بغور پڑھے اور اس پر عمل کرے۔ اگر بے علم ہو
[illegible]د پیر طریقت بنے۔ اگر فقیر ہو تو غنی بنے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ گنجینہ اسرار الٰہی
[illegible]جناب سرور کائنات لکھا گیا ہے اور اسی وجہ سے اس کا نام کلید
— ۳ر

محک الفقرا

[illegible]قدس سرہ العزیز کی تصنیف سے ہے اور طالبان مولیٰ کیخاطر اس کا ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ یس
قیمت — عہ ۱۲ر

نور الہدیٰ

اس مصنف کو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے تلقین ارشاد بوسیلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حاصل ہے۔ اور حضرت پیر دستگیر حضرت محی الدین قدس اللہ سرہ العزیز کا مرید ہے۔ جو شخص انکاری ہے وہ بدبخت ہے *

واضح رہے کہ کسی ولی اللہ کی تصنیف بے تکلیف کے مطالعہ کا اثر وجود میں اس قدر رہوتا ہے کہ انسان روشن ضمیر بن جاتا ہے۔ اور از خود خدا رسیدہ ہو جاتا ہے لیکن ناقص کی تصنیف کے مطالعہ سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا *

یہ تصنیف (عقل بیدار) عین رحمت نما اور فیض فضل عطا ہے۔ یہ طالبوں کے لئے بخشش ہے۔ کیونکہ خداوند تعالےٰ سے ہے اور خداوند تعالیٰ کے ساتھ ہے ؎

فردا ارا امروز نمایدلقا، کے بہ بیند کور چشم بے حیا

قولہ تعالےٰ وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى "جو دنیا میں اللہ تعالےٰ کی قدرت کے عجائبات کو نہیں دیکھتا وہ آخرت میں بھی نہیں دیکھیگا" ؎

ہر کرے بیند شناسد حق بداں، جثہ اینجا است جانم لامکاں

اس تصنیف کا مصنف عالم علم تصوف التصوف۔ اور سیف القلوب لاسوی اللہ تصور ربانی میں مقید حضور شریف سے مشرف۔ قبور لطیف کی روحوں پر متصرف۔ متوجہ بقرب اللہ۔ فنا فی اللہ۔ متحقق جامع الحقیقت۔ رفیق حق۔ سالک سلوک اور آفات راہ سے فارغ۔ معرفت لاہوت کا بلندی۔ الہام اللہ کا ہم سخن۔ عارف عیاں مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دائمی حاضر۔ غلام خانہ زاد طالب مرید قادری بندہ باہو باھُو جس کے بدن کا ہر بال بمنزلہ زبان ہے۔ اور جسے بے قبض بسط۔ بے سکر صحو اور بے لغو، لہو حاصل ہے۔ اور جو ھُو میں غرق اور غرق فی ھُو کا محو اور روشن ضمیر ہے اور جس کے قلب بیدار میں سے لطیفہ غیب الغیب انوار پروردگار سے متجلی ہے۔ اور دیدار کا متوجہ ہے۔ اور جس سے اس قسم کا نعم البدل علم کہ کُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ ہر روز ان کی خاص حالت ہوتی ہے، حاصل ہوتا ہے۔ اور جو روز ازل سے ہی فنا فی اللہ ہے۔ اور جس کا پورا پتہ یہ ہے۔ باھُو ولد بازید عرف اعوان ساکن قلعہ شورکوٹ (اللہ تعالےٰ اُسے آفات اور ظلم سے محفوظ رکھے) اور جو دریائے توحید کا موتی نکالنے والا۔ غوطہ خور شرف سے مشرف۔ اور خاکپائے نبی جس کا نام صلے اللہ علیہ وسلم ہے یوں عرض پرداز

بعد از ان تصنیف بے تالیف کا مصنف عرض پرداز ہے کہ اس کتاب میں دین و دنیا کی زر و سیم کا علم کیمیا اور گنج تصرّف کا ذکر ہے۔ جو اسے پڑھ کر اس پر عمل کریگا، انشاء اللہ تعالےٰ اُسے قرب الٰہی، مشاہدۂ جمعیت معراج حاصل ہوگا۔ آنحضرت صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار پُرانوار اور حضوری سے مشرف ہوگا۔ صلح راہ اس کے ہاتھ آئیگی۔ اور ہر ایک نبی مرسل اور ولی کی رُوح پاک سے ہمیشہ کی صحبت حاصل ہوگی۔ اور ہدایت اُس کی رفیق بنیگی۔ جو شخص اس میں شک کرتا ہے۔ وہ معرفت الٰہی کا منکر جھوٹا اور بیدین ہے ✤

جسے مندرجہ بالا باتیں حاصل ہیں، وہ طریقت کا بادشاہ۔ غالب الاولیا ہوگا۔ اور اُسے معرفت اور حقیقت پر پُوری دسترس ہوگی۔ اور وہ اسم اللہ جل شانہٗ کے حاضرات کی ارادت اور قوت علمی سے ایک دم میں ایک ہی قدم پر تمام جزو کل کی خبر دے سکیگا اور ایک پلک میں لامحدود فاصلہ طے کر لیگا۔ اور لاتعداد مراتب پر پہنچیگا۔ کیونکہ ایسے شخص کا مرتبہ وہم و خیال میں بھی نہیں سما سکتا۔ ایسے ہی اشخاص کے بارے میں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ اللہ تعالےٰ اُن سے راضی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہے۔ اور یہ اشارہ۔ رمز اور ایما انہیں لوگوں کی طرف ہے۔ چنانچہ ایسا شخص اسم بامسمےٰ ہو جاتا ہے یعنی اسم اللہ جل شانہٗ کی برکت سے اسے لوح محفوظ کا علم حاصل ہو جاتا ہے۔ اور لوح محفوظ پر تمام علوم کا مطالعہ کرتا ہے۔ پہلے ہی روز جو سبق لیتا ہے۔ اس کی وجہ سے تمام ظاہری علوم اور رسم و رسُوم سے بے احتیاج ہو جاتا ہے ✤

یہ مراتب اس شخص کے ہیں، جو اِلّا اللہ کا عاشق ہے۔ کیونکہ فنا فی اللہ عاشق دراصل معشوق ہو جاتا ہے۔ اس واسطے کہ طالب کو جو کچھ دکھائی دیتا ہے۔ وہ غیر مخلوق کے دیدار کے انوار کا مشاہدہ ہے۔ اس طریق میں اسم اللہ جل شانہٗ ذات کے مرقوم کی وجودیہ مشق کی جاتی ہے۔ جن کے کرنے سے پہلے ہی دن توحید الٰہی اور قرب اللہ جلشانہٗ حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ سب مراتب کاملوں کی ایک ہی نگاہ سے حاصل ہو جاتے ہیں۔ ان میں اس قدر قدرت ہوتی ہے کہ اگر چاہیں تو بادشاہ کو رسوا اور خوار کر دیں اور گداگر بنا دیں۔ اور چاہیں تو گداگر کو بادشاہی کا مرتبہ بخش دیں ✤

مرشد کامل و مکمل کے نور کے سبب طالب ذکر و فکر مستی ۔ اور ورد و وظائف اور کشف و کرامت ہستی سے نکلتا ہے ۔ اور دوستی کے راز میں آپڑتا ہے ۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے ۔ وہ فقیر لایحتاج بن جاتا ہے ۔ اور فقیر کو اس قسم کی قوت توفیق حاصل ہوتی ہے کہ مشرق سے لیکر مغرب تک ساتوں ولایتوں کے بادشاہوں کے مراتب اس کے زیر حکم ہوتے ہیں لیکن چونکہ وہ دنیا کو فانی سمجھتا ہے ۔ اس لئے دنیاوی بادشاہی کی طرف مائل نہیں ہوتا ۔ ورنہ کامل کے نزدیک بادشاہی کا مرتبہ اختیار کرلینا کچھ بھی مشکل نہیں بلکہ بآسانی دوسروں کو صرف توجہ نظری سے یہ مرتبہ بخش سکتا ہے ۔

مرشد کامل، اول ہی اول طالب صادق کو کیمیا اکسیر فیض بخش کے ستر ہنر عطا کرتا ہے ۔ ناقص طالب کو محروم رکھنا غلطی ہے جس طالب کو ہنر کیمیا سے جمعیت نفس حاصل ہو ۔ وہ کسی حالت میں بھی سوال کا عاجز نہیں ہوتا ۔ اور نہ ہی اسے قرب اللہ جلشانہٗ کی معرفت سے رجعت لاحق ہوتی ہے ۔ کیونکہ تمام ہدایات عنایت کے ماتحت ہیں اور عنایت پانچ طرح کی ہوتی ہے ۔

عنایتِ نفس عنایتِ قلب ۔ عنایتِ روح ۔ عنایت سِر اور عنایتِ نور جسے جمعیتِ کل بھی کہتے ہیں جس سے مطلق قرب اللہ کی حضوری حاصل ہوتی ہے ۔

جب طالب عنایت یا ہدایت کے مرتبے میں داخل ہوتا ہے ۔ تو اس کے وجود سے حرص و طمع اور تمام ناشائستہ اوصاف نکلجاتے ہیں ۔ ظاہری حواس بند ہو جاتے ہیں ۔ اور باطنی کھل جاتے ہیں ۔ پس معلوم ہوا کہ عنایت بغیر کلمہٗ فقر اور حکایت باخدا سراسر شکایت ہے ۔ اور اس کے حاصل کئے بغیر طالب شرمندہ اور روسیاہ ہی اور معرفتِ قرب اللہ جلشانہٗ سے محروم ہے ۔

اوّل عنایت ہوتی ہے اور پھر ہدایت چنانچہ اگر با اخلاص مرشد خالص طالب کو اسم اللہ جلشانہٗ ذات کی توجہ کرے اور گنج تحقیقات کا تصور تلقین کرے ۔ تو طالب کے مرتبے کو اپنے مرتبے کے برابر کردیتا ہے ۔ اور جذب جمالیت سے طالب کے وجود کو نور بنا دیتا ہے ۔ اور یکبارگی حضوری سے مشرف کر دیتا ہے ۔ اگر طالب نے قدر کی تو لائق احسان ہے ۔ کیونکہ با ادب با حیا ہوتا ہے ۔ اس قسم کا طالب بہت کم یاب ہوتا ہے ۔ ایسے مرید کے وجود سے مرشد غلطیوں کو نکال دیتا ہے ۔ اور ایک دم میں

ہے کہ عقلمند وہ ہے، جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طالب اور مرید ہو۔ قرآن رحمان کے موافق ہو۔ نفس و دنیا و شیطان کے مخالف ہو۔ اور حدیث نبی آخر الزمان کا تابع ہو۔ اور شرع کے مطابق عمل کرے۔ اور اُس کے اوامر و نواہی کما حقہٗ بجا لائے۔ پھر معرفت الٰہی کا رُخ کر کے قرب بیدار سے فنا فی اللہ بنے۔ دُنیا چھوڑ دے خلقت سے قطع تعلق کرے۔ جو شخص اللہ تعالےٰ کو پا لیتا ہے۔ وہ نفسانی خواہشات اور حرص و ہوا سے باز رہتا ہے۔ اور دلی آنکھوں سے انوار ذات اللہ جل شانہٗ کا مشاہدہ کرتا ہے ✦

واضح رہے کہ اس کتاب کتاب الارباب کا نام **عقل بیدار** رکھا گیا۔ اور نیز **غم بردار** کیونکہ اس کا مطالعہ کرنے والا اولیاء لا یحتاج اور نیز **شمس العارفین** کا خطاب حاصل کرتا ہے۔ اس کتاب کو **نسخہ فیض رساں** بھی کہتے ہیں۔ اور **طبقات فوصل البخش** بھی۔ کیونکہ یہ سراسر رحمت رحیم کی بارش۔ اور کرم کریم کی کان ہے۔ اور اس سے فتوحات غیب الغیب اور ارادت حاصل ہوتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جسے اس کتاب کی اکسیر ہنر کیمیا کی عنایت کے خزانے کا تصرف حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کی نظر مثل کیمیا ہو جاتی ہے۔ اور اُسے دُنیاوی زر و مال اور نقد و جنس بشمار حاصل ہوتا ہے۔ پس جس شخص نے اس کتاب سے کچھ حاصل نہ کیا۔ اور نہ اس سے اُسے معرفت الٰہی حاصل ہوئی۔ اور نہ اسے جمعیت جمال وصال۔ اور نہ اُس کا نصیبہ کھلا۔ تو سمجھ لو کہ عاجز ہے۔ ہلاکت فقر و فاقہ مفلسی۔ پریشانی اور بے جمعیتی احوال سب کا وبال اور زوال اُس کی گردن پر ہے ؎

احمقاں را نیست بہرش زیں مقام ۔۔۔ کے رسد برایں مراتب لاف زن
باھُو کیمیائے گنج مفلس را نمود ۔۔۔ ہر کہ را عقل است حاصل کرد زود

ان دو مراتب میں سے ایک علم دعوت عمل قبول اور مواکل ہدایت سے حاصل ہوتا ہے اور وہ قرب اللہ جل شانہٗ سے حاصل ہوتا ہے۔ اور دوسرا تصور اللہ نور سے حاصل ہوتا ہے ✦

قولہ تعالےٰ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وہ نور علی نور ہے، پس اللہ تعالےٰ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی ہدایت عنایت کرتا ہے ✦

جو مرشد پہلے دن طالب کو مندرجہ بالا ساتوں کیمیا نصیب کرتا ہے۔ اور علم کیمیا کا سبق دیتا ہے، اس کے لئے طالب کرنا روا ہے۔ اور مرشد باتوفیق سے ارشاد حاصل کرنا مناسب ہے۔ ورنہ یقین کا خون کرنا ہے۔ بلکہ بے تصرف مرشد کا طالب مفلس۔ بیدین اور بے یقین ہو جاتا ہے۔ دن رات دنیاوی طلب میں کتے کی طرح مردار کے پیچھے مارا مارا پھرتا ہے۔ ہر دروازے پر خود فروشی کرتا پھرتا ہے۔ اس قسم کے طالب اور مرشد دونوں لعین اور علیل ہیں ✤

کامل۔ روشنضمیر اور صاحب نظر فقیر بمنزلہ حضرت خضر علیہ السلام ہے۔ کہ توجہ نظری ہی سے ڈھیلوں کو سونا بنا دیتا ہے۔ اس نظر کو کیمیا کہتے ہیں جس میں اس قسم کی قوت ہے۔ اس کے نزدیک سونا اور مٹی کیساں ہے ✤

ان مراتب پر بھی فخر نہ کرنا۔ کیونکہ یہ معرفت الٰہی سے بعید ہیں۔ اس مرتبے کو حضرت بی بی رابعہ رح اور سلطان بایزید رح نے اختیار نہیں کیا ✤

مبتدی طالب کو علم کیمیا سکھانا اور اسے صاحب تبہ بنانا عین ثواب ہے کیونکہ مفلس فقیر کو شیطانی خطرات اور نفسانی وسوسے اور توہمات برباد کر دیتے ہیں۔ مگر جن کا دل غنی ہوتا ہے۔ اور جنہیں مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے، وہ ان باتوں سے بچ جاتے ہیں ✤

دوسرے طالب صادق کو کیمیا کا تصرف اس واسطے سکھلانا چاہئے۔ تاکہ وہ مستحقوں۔ یتیموں۔ قیدیوں۔ علما۔ فقہا۔ اولیا۔ فقرا۔ غوث اور قطب کی امداد کر سکے ✤ درویش کو جب تصرف حاصل ہو جائے۔ تو اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ دنیا آخرت کی کھیتی ہے! کے مطابق سب کچھ راہ خدا میں صرف کر دینا چاہئے۔ کیونکہ اس میں بڑا ثواب ہے ✤

واضح رہے کہ مرشد پر فرض عین ہے کہ تمام خزائن الٰہی کا تصرف طالب عطا کو بخش دے۔ اور اس کے وجود سے فقر۔ فاقہ۔ حرص طمع اور تکلیف و محنت دور کرے۔ تاکہ وہ عاشقانہ زندگی بسر کر کے بادشاہی روز بینہ اور مدد معاش کو بھول جائے اور بغیر محنت چرب لقمہ اس کے نصیب ہو۔ ضروری ہے کہ یہ سب کچھ اسے ایک ہفتے یا پانچ روز میں سکھلا دیا جائے۔ ان پانچ خزانوں سے پچاس ہزار تصرف حاصل ہوتے ہیں۔

یا ایک دن رات میں یا ایک ہفتے میں یا ایک مہینے میں یا ایک سال میں طالب
ضرور بالضرور قرب الٰہی کو پہنچ جاتا ہے ✤

اگر طالب محض زبانی تقلید اور لاف زنی کرتا ہے اور ہر بات میں جھوٹ بولتا
ہے۔ اور علاوہ ازیں اس کا اعتقاد بھی درست نہیں۔ تو مرشد ایسے طالب کو بہت سی
ریاضت بتاتا ہے۔ تاکہ اس کا مغرور نفس معرفت حضور کی قدر کر سکے۔ جو ظاہر پرست
اور ہوائے نفسانی میں گرفتار ہے۔ اسے عنایت حق سے فیض کی کچھ خبر نہیں ہوتی ✤

جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ ظاہر میں بہت عبادت اور ریاضت کرتا ہے
اور باطن میں اسے معرفت الٰہی کی خبر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ بیچارہ کشف۔ گمراہی اور
کرامات کے جنگل میں سرگرداں ہے۔ وہ عوام کا کام کرتا ہے۔ اور خواصوں کے مرتبے
سے محروم ہے۔ جو شخص خود چاند سے لیکر مچھلی تک کا واقف ہے۔ وہ قدرت الٰہی
سے کسی کو بھی اس بات کی آگاہی دے سکتا ہے۔ ان مراتب کو مرشد کامل تو ایک
لحظہ میں عطا کر سکتا ہے۔ اس کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ کیونکہ فقیر جان جہاں ہوتا ہے۔
اور تمام عالم کی حقیقت کو غیب الغیب سے ظاہر کر سکتا ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں
کیونکہ عارف ہشیار اور صاحب نظر فقیر کے یہی مراتب ہیں۔ بشرطیکہ اول اس کا
قلب سلیم ہو اور بحق تسلیم اسے حاصل ہو۔ اور ہر کیمیا کی راہ کی قوت سے واصل ہو۔
اس قسم کا مرتبہ اختیاری فقر کا ہے جو صفت کریم کا عارف ہے ✤

سات کیمیائے اکسیر حسب ذیل ہیں۔ جو جمعیت نفس کے لئے کلید
یقین ہیں ✤

(۱) کیمیائے اکسیر کے ہنر کی تربیت (۲) کیمیائے اکسیر کی دعوت کا علم۔
(۳) علم قرآن جس کے سبب آیات سے اسم اعظم اور تفسیر حاصل کی جاتی ہے (۴)
روشن ضمیری کا علم کیمیا (۵) توجہ نظیر باتاثیر کا علم کیمیا (۶) ایک ہفتے میں ہر ولایت
کی بادشاہی پر غالب آنے اور مشرق سے مغرب تک کی ساتوں ولایتوں پر قبضہ پانے
کا علم کیمیا (۷) صبر۔ شکر۔ حیا بارضا۔ نفس فنا۔ زندہ قلب۔ روح بقا کا علم کیمیا کہ
جس وقت چاہے بحر نور میں غرق ہو جائے۔ اور جس وقت چاہے لقا سے مشرف
حضور ہو جائے ✤

جن کے خزانوں کا کوئی شمار نہیں - اِس قسم کے مراتب مرشد کامل کے واسطے کچھ بھی مشکل نہیں *

پیر اور مرشد کے لئے فرض عین ہے کہ پہلے یہ تحقیق کرے کہ پیر کا مرتبہ کیا ہے اور مرشد کا کیا - اور مرید اور طالب کسے کہتے ہیں - اور اُن کے مراتب کیا ہیں اور طالب کس قسم کا ہونا چاہیئے *

واضح رہے کہ صاحب مراتب پیر، مرید کو بغیر چلہ کشی و ریاضت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دیتا ہے - اور مرید صادق وہ ہے جو اپنے مال و جان پر اور ملکیت پر اپنے پیر کو متصرف سمجھے - پس یہی مراتب مرید لایرید مثل حضرت بی بی رابعہ رہ اور سلطان بایزید رہ کے لئے کافی ہیں *

مرشد کا کام ہے اسم اللہ جل شانہ کی تلقین - اور مرید کا کام ہے اسم اللہ جل شانہٗ پر یقین، کہ اپنی آنکھوں ان دونوں حضور کو دیکھ لے جس کو ان مراتب کی آگاہی اور دسترس نہیں وہ پیری مرشدی اور طالبی مریدی سے واقف نہیں *

بالفرض اگر مرید پیر پر یقین نہ کرے - تو پیر کے لئے ضروری ہے کہ مرید کو لوح محفوظ کا مطالعہ کرائے - اور اس کے علوم اس پر منکشف کرے - تاکہ قیامت تک اس کا یقین قایم رہ سکے - اور اگر طالب کو مرشد پر اعتبار نہ آلے، تو مرشد کے لئے ضروری ہے کہ توجہ باطنی سے مرید کو حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پہنچائے - اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُسے تلقین کریں تاکہ روز قیامت تک طالب کو یقین رہے - بہت سے مرشد حجاموں کی طرح ہیں - اور مرید خام ہیں *

وہ کونسا علم ہے، اور وہ کونسی حکمت ہے، جس سے کل و جزو - خاص و عام اور ظاہر و باطن ایک ہی گھڑی میں عمل میں آجاتے ہیں - اور جس سے مرتبہ فقر، فنا کو پہنچ جاتا ہے - یہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (بیشک اللہ تعالے ہر چیز پر قادر ہے) کی برکت سے مالک الملکی فقیر کا مرتبہ ہے - یہ عارف باخبر کے مراتب ہیں یہ اہل ذات پروردگار کے درجات ہیں - انہیں تبلی کا بیل کیا سمجھے - یہ تمام علم و علوم - تمام کیمیائی گنج - اور تمام معلوم و باطن سے واقف ہونا - اور قرب حضوری - حی - قیوم - تصور نور کی توفیق - اور علم کی تحقیق - اور قبر اولیاء اللہ پر دعوت پڑھنے کے عمل سے

اگر مرشد کامل کسی بادشاہ ظل اللہ کو تلقین کرے ۔ تو ملک سلیمانی از قاف سے لے کر قاف تک کی ولایت اسکندر اس کے فیض و تصرف میں آ جاتی ہے ۔

کامل مرشد کی علامت بھی یہی ہے کہ وہ لا یحتاج ہو نہ کہ محتاج ۔ خود فروش اور کشف و کرامات کے سبب مغرور اور خود پسند ہو ۔ مکار ، پارسا اضطراری فقیر ہوتے ہیں ۔ قولہ تعالےٰ اَتَأمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔

کیا تم لوگوں کو نیک کام کرنے کے لئے کہتے ہو اور اپنے تئیں بھول جاتے ہو ۔ حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو ۔ کیا تم اسے نہیں سمجھتے ۔

عاقل وہ ہے ، جو علم دعوت قبور ، علم دعوت حضور ، علم دعوت نور ۔ اور علم دعوت نظر اللہ منظور ہو ۔ دعوت کے لائق وہی شخص ہو سکتے ہیں جن کا وجود مغفور ہے ۔ قولہ تعالےٰ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (تیرے پہلے پچھلے گناہ اللہ تعالےٰ ضرور بخش دیگا) ۔

جب صاحب دعوت کامل یا طالب عامل کامل قرآن شریف سے علم دعوت کو شروع کرتا ہے ۔ تو انبیا ۔ اولیا ۔ اصفیا ۔ مرسل ۔ غوث قطب ۔ مومن مسلمان ۔ اور تمام روحانی اہل منصب کی روحوں سے مصافحہ کرتا ہے ۔ ہمکلام ہوتا ہے ۔ اور ہر ایک کا آشنا بنتا ہے قبر پر شاہسوار دعوت پڑھنے سے نہیں کانپتا ۔ یہ سارے مراتب دعوت پڑھنے والے کو پہلے ہی دن نصیب ہوتے ہیں ۔

علم دعوت کے دو منصب ہیں ۔ چنانچہ کامل کو تو پہلے دن ہی خزانہ ہاتھ آتا ہے اور ناقص رجعت میں پڑ کر سختی سے مرجاتا ہے ۔

نیز شرح دعوت ، دعوت تیغ برہنہ کی طرح ہے جو تمام عالم کو ایک دم قتل کر سکتی ہے ۔ تو اس بارے میں تعجب نہ کر ۔ قرآن شریف کلام الٰہی ہے اس پر یقین کر ۔ پس کامل یہ تیغ برہنہ ذوالفقار کی طرح ہاتھ میں لیکر موذی کو قبل ایذا اور کفار کو قتل کرتا ہے لیکن ناقص کے لئے یہ تلوار اس کے اور اللہ تعالےٰ کے مابینی رشتے کو قطع کر دیتی ہے ۔ اور جس طرف دیکھتا ہے ، خود بخود رجعت کے سبب خانہ خراب ہو جاتا ہے ۔

عاقل وہ ہے جو کامل ہو ۔ کامل و ناقص کی تمیز یہ ہے کہ کامل ترک حیوانات کی

جو کچھ زبان سے اقرار کیا ہے اس پر یقین - اور جو کچھ کتب وغیرہ میں سے پڑھا اُس کا ثواب حاصل نہیں ہوتا - تاوقتیکہ علم پر عمل نہ کیا جائے - چاروں مکانوں سے نہ گذر جائے اور اربعہ عناصر یعنی خاک - پانی - آگ اور ہوا سے نہ گذر جائے - جو فقیر ان چاروں سے گذر جاتا ہے، وہ نور کے مرتبے کو پہنچتا ہے رباعی

چار بودم سہ شدم اکنوں دوام　　و ز دوئی بگذشتم و یکتا شدم

باھو ہر کہ یکتا گشت فی اللہ شد مقام　　فیض فضلش ایں بود فقرش تمام

حدیث اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ جب فقر مکمل ہو جاتا ہے تو وجود دریا کی طرح ہو جاتا ہے - جو توحید نور اور دوام حضور میں غرق ہو - یہ مراتب اُس فقیر کے ہیں جو عارف اور سرور عالم ہو علم پر مغرور نہ ہو لے بہشت کے مزدور زاہد! تو فریفتہ نہ ہو ؎

جسد مارا در قبر شد زیر خاک　　رُوح ما را بُرد رحمت را نپاک

قلب ما را با قرب دایم حضور　　ہر کہ یکتا گشت فی اللہ ذات نور

فقر را گُم قب گُم با جثہ جاں　　جُثہ را با خود بُرد در لامکاں

ہر کہ گوید اولیا را مردہ　　عقل آں را نیست دل افسردہ

باھو ایں راہ نما بہر از خدا

زندگانی کن بہ ہمدم مصطفےٰ

قولہ تعالےٰ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ جو لوگ راہ خدا میں شہید ہوتے ہیں - انہیں مُردے نہ خیال کرو - بلکہ زندہ ہیں - تم اس بات کو نہیں سمجھ سکتے ؎

معرفت راہ دگر علمے دگر　　با مطالعہ رُو بنیار دچوں نگر

ناظراں را نظر شد چوں با خدا　　ایں مراتب یافتم از مصطفےٰ

خاص کی صحبت بھی معراج ہے - اور مشاہدہ اور لقا وقت پر موقوف ہے خواہ طالب حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ کا سا کیوں نہ ہو - جس کی اصل وجود ہی اسم اللہ جلشانہ کی ابتدا ہے - اس کے لئے ابتدا اور انتہا ایک ہی ہے - اس کو فقط وصل سے کام ہے - بعضوں کو حضور باطن سے باطنی حضور حاصل ہے اور بعض کا باطن

شاگردِ خاص کو علم کیمیا سعادت سے محروم کرنا اور شاگردِ نالائق کو یہ نعمت عطا کرنا عین خطا ہے
پس جو شخص بے عقل کو معلوم کرا لے اس کا وبال اور خون خرابی اسی کی گردن پر ہوگی ۔
واضح ہے کہ فقیر ہر تصرف کا عامل - ہر تصور کا کامل - ہر توجہ کا کامل اور ہر تفکر کا
اکمل ہوتا ہے اور تمام لاطمع مراتب کا مجموعہ ہوتا ہے ؎

عقل حق نور است از حق آفتاب — بشود روشن مثل ماہتاب
کور زیرہ را نباشد عقل و رائے — بے خبر از معرفت حدت خدائے
عارفان عقل شد با ادب حق — علم و حلم با مطالعۂ دل ورق
این سخن از کن گرفتم کن مکن — جاوداں را یافتم از یک سخن
یک بیک آیت رفت آمد یافتم — با خود رفیقے آتش کہ را ساختم
عقل یک سرّ است سرّ او بس بجو — بے عقل بے ادب با بس گفتگو
ہر کہ را عقل است دایم در سکوت — لب بلب بستہ بود دل از لاہوت

حدیث لِکُلِّ شَیْءٍ آفَۃٌ وَ آفَۃُ الْعِلْمِ طَمَعٌ ہر شے کے لئے کوئی نہ کوئی
آفت ہوتی ہے اور علم کی آفت طمع ہے" ۔
اہل حضور خاموش ہیں اور اس خاموشی میں حضوری میں ہیں اور خون جگر پیتے ہیں
اہل جوش و خروش میں خود فروش ہیں ؎

عقل کلی گنج نورش با حضور — بے حضوری بے عقل و از حق بدور
عقل بیدار است خواہش را بگیر — عاقلاں غالب بود روشن ضمیر
سرّ ہدایت عقل طالب معرفت — بے عقل در طلب دنیا سگ صفت
علم سہ حرف است عقل سہ حرف — عالم عاقل یک شود انسان شرف
عاقلاں در طلب اللہ بر دوام — ہر طالب دنیا طلب حق شد تمام
انبیا را عقل بد از حق عطار — اولیا را عقل بہرہ با خدا
عاقلاں را ناز از نفس دنی — عاقلی جز طالبی دنیا شقی

شنو! طالب مولیٰ اگرچہ خلقت کی نگاہوں میں بے عقل ہے - لیکن علم معرفت الٰہی
میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک عاقل ہے - مَنْ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ فَقَدْ مَاتَ شَہِیْدًا
جو شخص محبت الٰہی میں مرا وہ شہید ہو کر مرا ۔

گر بیائی طالبا حاضر کنم | جثہ را از قہر غصہ بر کشم
تا شناسی معرفت حق اولیا | میشود حاصل ترا وحدت خدا
صاحب گنج تصرف صد کرم | عارف باللہ بود آں جان منم

جسے باطنی صفائی اور ٹھیک تحقیق کی نظر غائر حاصل ہے۔ اسے تمام خزانوں کا تصرف اور توفیق بحق رفیق حاصل ہوتی ہے۔ اور ایسا شخص طالبوں کو تصرف کی تعلیم کرسکتا ہے اور یہی طریقہ شفیق کا ہے۔ کیونکہ خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسَ آدمیوں سے اچھا وہی ہوتا ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے ✤

پس معلوم ہوا کہ فقیر کا وجود کان ہے۔ اور اس کی باتیں جو گنہ وغیرہ کی بابت کرتا ہے، بیش بہا موتی ہیں ✤

پس اے احمق حیوان پریشان! اس کی جلالیت کے قہر سے ڈر۔ کیونکہ فقیر کا قہر اللہ تعالےٰ کے قہر کا نمونہ ہوتا ہے۔ اور فقیر کا کلام مشکلکشا ہے۔ فقیر کی توجہ۔ نظر۔ نشست و برخاست۔ اور اس کا ہر ایک کام حکمت سے خالی نہیں۔ کیونکہ حکیم کا کوئی فعل خالی از حکمت نہیں ہوتا ✤

پس جس مرشد اور پیر سے طالب اور مرید کو دنیاوی علم کے خزانے سے سیری کی تعلیم حاصل نہ ہو۔ اس کی معرفت اور فقر اختیاری ہے۔ حدیث عَذَابُ الْجُوْعِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ بھوک کا عذاب قبر کے عذاب سے بھی سخت ہوتا ہے۔ بیشک اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْفُقَرَاءَ الْغَنِیَّ غَنِی دل فقیروں کو اللہ تعالےٰ کے پیار کرتا ہے۔ جو شخص فقیر کا گلہ کرتا ہے، گویا وہ اللہ تعالےٰ کا گلہ کرتا ہے۔ ایسا فقیر جو فقر کی شکایت کرتا ہے۔ اور بھوک پر گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے وہ شرمندہ اور خوار ہے۔ حدیث نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ ہم منہ کے بل گرانے والے فقر سے اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگتے ہیں ✤

سنو! شیطان خود عالم ہے۔ اور اپنی علمی قوت سے تمام عالم کو اپنے قبضے میں لائے ہوئے ہے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ہوگا، جو اس سے بازی جیت گیا ہوگا۔ ورنہ سب پر یہ متصرف ہے ✤

پس معلوم ہوا کہ شیطان چار کتابوں توریت۔ زبور۔ انجیل اور فرقان اور علم ہدایت سے بے نصیب اور محروم ہے ✤

فقیر اگرچہ خلقت کے نزدیک جاہل ہے لیکن علم توحید الٰہی میں اللہ تعالےٰ کے نزدیک عالم و فاضل ہے۔ اسے الہام بالہام۔ کلام باکلام اور دور بدور حاصل ہے۔ اور ذکر مذکور میں حضوری ہے۔ قولہ تعالےٰ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ مجھے یاد کرو تو میں تمہیں یاد کروں ❋

عاقل اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور بیعقل طمع نفس اور حرص و ہوا کی طرف مائل ہوتا ہے۔ پس تجھے ان دونوں میں سے کونسی بات پسند ہے۔ یا تو معرفت حق حاصل کر۔ یا دنیا کی طرف رجوع کر ❋

ایمان کی اصل نجات اور کم آزاری ہے حضوری سے انوار تجلی کے سبب عقل کلی بڑھتی ہے ❋

طالب العلم علما اور طالب المولےٰ فقرا میں یہ فرق ہے کہ علما تو توحید کا علم بتاتے ہیں۔ لیکن فقرا اس علم سے عین کو دکھلاتے ہیں ❋

فقرا کا طریق یہ ہے کہ ہر مقام پر طبقات کو طے کرتے ہیں۔ فقیر کی ملکیت نہیں ہوتی۔ وہ آفات سے باتوفیق الٰہی بچ نکلتا ہے ❋

اگر کوئی حاسد۔ منافق۔ مردہ دل۔ کاذب۔ جو شیطان کے فرزندوں اور خناس کے وسوسہ کے بمنزل ہے۔ اور جو پیر و مرشد کا منکر۔ بے پیر و بے مرشد اور بے معرفت ہے یہ کہے کہ اس زمانے میں کوئی پیر یا مرشد لائق ارشاد نہیں۔ اس کی بجائے صرف مطالعہ کتب کافی ہے۔ تو وہ اس حیلہ شیطانی اور مکر و فریب نفسانی کے سبب راہزن ہے۔ اور معرفت اور ہدایت خدا سے باز رکھتا ہے۔ اور مجلس محمدی کی حضوری سے روکتا ہے۔ ایسے شخص کی بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ ایسا شخص مردہ دل ہے۔ اور کتے کی طرح مردار کی تلاش میں مارا مارا پھرتا ہے ❋

علم کتابوں میں ہے اور عامل علما قبروں میں ہیں۔ لیکن مرشد کامل ظاہر و باطن میں حاضر ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے خزانوں کے خزانچی ہیں۔ صاحب ولایت ایک دم بھی خلق خدا کی محافظت سے غافل نہیں ہوتا۔ وہ آفتاب کی طرح ہر ایک کو یکساں فیض پہنچاتا ہے۔ اور ہر ایک کے ساتھ رہنمائی کرتا ہے۔ طالبی اور مریدی ایسا مرتبہ ہے جو حضوری سے مشرف ہے ❋

علمائے عالم۔ فقیر و درویش کامل۔ غوث و قطب مکمل ہر شیطان پر غالب ہوتے ہیں۔ اور اولیاء اللہ کو وہ حضوری حق سے روک کر اپنے بس میں لانا چاہتا ہے۔ لیکن وہ نہیں روک سکتے +

وہ کونسا علم ہے، جس کے سبب شیطان انسان کو گمراہ کرتا ہے؟ وہ طمع اور حرص کا علم ہے۔ جو پہلے نفس کو سکھاتا ہے اور نفس اس کے سبب بیدین ہو جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ دنیاوی لالچ اور زیب و زینت شیطانی مال و متاع ہے۔ پس جو شخص شیطانی مال پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ شیطان سے قول و اقرار کرتا ہے۔ اور اس کے قابو میں آ جاتا ہے اسی واسطے پہلے تصرف و دنیا کو عمل میں لانا چاہئے تاکہ دنیا کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اور شیطان غالب نہ آ سکے +

طالب مولٰے وہ ہے جو دنیا کو طلب نہ کرے نفس۔ دنیا اور شیطان پر وہی غالب ہیں، جو فقیر غنی ہیں۔ اور تصرف میں غالب ہیں۔ کامل فقیر علم کا فیض بخشتا ہے اور شکر گزاری کرتا ہے۔ قول تعالےٰ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ کہدے کہ دنیاوی مال بہت تھوڑا ہے اور قلیل اُس کپڑے کو کہتے ہیں۔ جو عورت کے خون حیض سے لتھڑا ہوا ہو۔ چنانچہ عربوں میں کہا جاتا ہے کہ يَا اَخِیْ لَا تَجْلِسْ عَلَيْهَا لِاَنَّ تَحْتَهَا مَتَاعٌ اے بھائی اس پر نہ بیٹھ۔ کیونکہ اس کے نیچے حیض کے خون سے آلودہ کپڑا رکھا ہے۔ پس دنیاوی مال و متاع کو عارف فقیر کبھی قبول نہیں کرتا۔ یہ کام اہل فضل و فیض اور اہل مجلس کے لئے مناسب نہیں۔ دُنیاوی علم سے حیا جاتی رہتی ہے جو کہ حیاتی کا جزو ہے۔ اور علم معرفت سے خدائی قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور خدا کے نام سے خدا حاصل ہوتا ہے۔ نفس امارہ اور دنیا کی طمع کسی کام کی نہیں۔ بلکہ اس کے سبب انسان شیطان کا مقرب بنتا ہے۔ قلب سلیم اور روح سچی تسلیم کی طرح رحمان کی رہبر ہے۔ جب تک شوق اور اشتیاق متفق نہیں ہوتے۔ حضوری ملاقات حاصل نہیں ہوتی +

واضح رہے کہ ذکر و فکر میں سراسر حیرت ہے علم و مطالعہ میں غیرت۔ تصور میں عبرت۔ تصرف میں جمعیت و استقامت۔ عشق میں ملامت۔ محبت میں نور اور فقر میں یہ سب کچھ +

پس اگر معرفت کا مرتبہ علم سے حاصل ہو جاتا۔ تو شیطان سب پر فائق ہوتا۔

میں پہنچا دے۔ اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زبان مبارک سے فرمائیں کہ اے عالم طالب اللہ! یہی تیرا مرشد عارف باللہ ہے۔ تاکہ اس عالم کو یقین حاصل ہو جائے اور عارف واصل ہو جائے۔ طالب اللہ کی یہی علامت ہے کہ وہ عالم و فاضل ہو۔ ورنہ جاہل خواہ ہزار ہوں، ان کا دیوانہ بنا دینا کچھ بھی مشکل نہیں۔ مزاجب ہے کہ مرشد صاحب توفیق ہو۔ اور مرید عالم و فاضل اور صاحب تحقیق ہو۔ جاہل کبھی عارف باللہ نہیں ہو سکتا۔ نہ اُسے معرفت الٰہی حاصل ہو سکتی ہے۔ بلکہ بیدین ہوتا ہے۔ فقر معرفت کے دو گواہ ہوتے ہیں۔ ایک خاص جو راستے کے علم سے ہو۔ جس کا نام مفسّر ہے۔ اور وہ علم تفسیر میں پورا عالم و فاضل ہونا چاہیئے۔

دوسرا علم باطن کا گواہ جو قرب الٰہی بخشنے والا ہو۔ پس جس مرشد کو فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو گواہ نہیں۔ اسے معرفت الٰہی حاصل ہی نہیں۔ وہ جاہل ہے۔ اور جو کچھ وہ مشاہدہ وغیرہ دکھلاتا ہے۔ سب استدراج ہے۔ وہ معراج سے بیخبر ہے ؂

علم را آموز علمش حق نما   جاہلاں را پیش ایزد نیست جا

مرشد جاہل جو عالم ہو وہ اچھا ہے اس عالم مرشد سے جو جاہل ہو۔ جیسا کہ آدم علیہ السلام شیطان سے بہتر ہیں۔

چنانچہ ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اِتَّقُوا الْعَالِمَ الْجَاهِلِ ایسے عالم سے بچو جو جاہل ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: جناب عالم جاہل کون ہوتا ہے؟ فرمایا جس کی زبان عالم ہو لیکن دل جاہل ہو۔

تصدیق قلبی کا علم فقیر سے طلب کرنا چاہیئے۔ **قولہ** بِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔ تصدیق کا اقرار اور اقرار کی تصدیق ہونی چاہیئے۔ جسے یہ دونوں علم حاصل ہیں، وہ عالم۔ عارف۔ فقیر با تحقیق۔ با توفیق اور بحق رفیق ہے۔ وہ علم تحقیق کو منکشف کر سکتا ہے۔ اس کا وجود معرفت میں دریائے عمیق ہے۔ فنا فی اللہ غرق اسے کہتے ہیں جو خود بھی دیکھے اوروں کو بھی دکھائے۔ غم دور کرے، اور خوشی عنایت کرے۔ جزاک اللہ فی الدارین خیرا۔

واضح رہے کہ علما عین نما وارث انبیا ہر قسم کے مسائل بتلاتے ہیں لیکن فقرا

واضح رہے کہ جو کچھ اسم اللہ ذات سے لامکان میں بے مثل و بے مثال۔
لم یزل و لایزال پروردگار سے مشرف ہوتا ہے۔ اور حق بات ہے۔ اسے تو غیر مخلوق
سمجھ کر اس پر اعتبار نہیں کرتا۔ اور جو مخلوق اور صورت و شکل رکھتا ہے۔ اس کے دیدار کو
وصال سمجھتا ہے یہ در اصل دیدار نہیں۔ دیدار دیکھنے والے کو حق تعالیٰ سے چند علامات
حاصل ہوتی ہیں۔ جو شخص اس نعمت سے مشرف ہوتا ہے۔ اور طالب عارف باللہ باعیان
ہے۔ وہ مرشد سے علم دیدار کا سبق پڑھتا ہے۔ اور مرشد کے کہنے پر یقین کرتا ہے۔
اور اسے مانتا ہے ٭

ایسے طالب صادق کو مرشد توجہ باطنی سے اس مرتبے پر پہنچا دیتا ہے کہ وہ ظاہر میں
ہمیشہ بیمار رہتا ہے۔ لیکن اس کا دل زندہ ہوتا ہے۔ اور اسے روحانی فرحت حاصل ہوتی
ہے۔ شریعت میں ہشیار اور بدبخت سے بیزار ہوتا ہے۔ شرک اور کفر سے ہزار بار
استغفار کرتا ہے۔ اہل دیدار کی یہی علامت ہے کہ کلمہ طیبہ۔ تلاوت قرآن۔ اذان اور
نماز۔ اس کے لئے بمنزلہ آواز سرود ہے ٭

سرود کی چند ایک قسمیں ہیں، جن کے الگ الگ خواص ہیں۔ چنانچہ آواز اذان
سے حجاب اُٹھ جاتے ہیں۔ اور دیدار کا وسیلہ بنتا ہے۔ یہ آواز سراسر راہ رحمانی اور قرب
ربانی ہے۔ جو ان عاشقان روحانی اور اہل تصوف فقراء کے نصیب ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ
کی راہ میں ہیں ٭

شیطانی اور نفسانی آواز اور ہے۔ دنیاوی سرود سے پریشانی بڑھتی ہے۔
سرود کی آواز اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے ؎

سرود سرودے است از نفس و ہوا
ایں ہوا را اے برادر کے خدا دارد روا

اس قسم کا سرود اہل دوزخ کافروں کی رسم ہے جو بتوں کے آگے کرتے ہیں۔ یا دنیادار
غلبات شہوت سے زنا کی طلب میں ایسے سرود سے خوش وقت ہوتے ہیں۔ ایسا
سرود سراسر رجعت ہے۔ جو روحانی سرود ہے، وہ عارفوں۔ عاشقوں۔ طالبوں
مجنوں۔ واصلوں۔ غوث۔ قطب۔ اہل حال۔ مومن مسلمان کے دلوں کو صفائی فیض
رحمت اور فضل بیچون بخشتا ہے۔ اس سرود سے قرب رحمانی و ربانی حاصل ہوتا ہے

موت سے ڈرتا ہے، وہ عاشق نہیں بن سکتا۔ وہ خام ہے۔ دیدار کا یونہی دعوے کرتا ہے (یہ نفس) مردار سوائے مجاہدہ۔ مشاہدہ اور ریاضت کے نہیں مرتا۔ ہمیشہ کی عبادت و نماز سے اسرار الٰہی بے حجاب پردہ ظاہر ہوتے ہیں۔ فنا و بقا حاصل ہوتی ہے مشق وجودیہ مرقوم سے فنا و بقا۔ ایمان باحیا۔ معرفت باللقا۔ تصرف گنج بے رنج۔ علم علوم حی القیوم۔ الہام۔ مطالعہ لوح محفوظ۔ حکمت فبیظیر۔ مرتبہ روشن ضمیر۔ بے لشکر بادشاہ ہونا۔ اور تمام عالم کا حاکم غنا حاصل ہوتا ہے۔ اور قطب الاقطاب۔ غوث الوحدت۔ ولی الفرد۔ نور الجامع ہدایت الفقر فیض البرکات بنتا ہے اور فضل اسم حاصل ہوتا ہے۔ جس سے مردے کو زندہ کر سکتے ہیں۔ روحانیوں سے ملاقات حاصل کر سکتے ہیں۔ اسم اللہ ذات نقش وجودیہ سے تمام علوم معلوم ہو جاتے ہیں +

نقش حسب ذیل ہے جو عارفانِ حق اور محبانِ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بالیقین حاصل ہے :۔

سرّ نور

الله هُوْ الله

وحدت قدرت

لِلّٰهِ

الله الله الله الله الله الله الله الله

محمدؐ

ھ

هُوْ

ھو

چوں تو بے سر شیوی بشنو آواز | خوش آواز ہے سر ال اُرد راز
یاہو با سرود سامع شد با خدا | ایں مراتب یافتم از مصطفےٰ

تمرود ایک وجد ہے جو خوش آوازی کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھنے سے فیض فضل اور وحدت بخشتا ہے۔ مجھے کلمہ طیبہ کی کنہ سے خاص بھید حاصل ہوا ہے +

اے احمق نادان سُن! فقرا ہر علم سے واقف ہوتے ہیں۔ ان کی گویائی فیض معانی۔ ہمزبانی نفسانی اور ہمزبانی روحانی ہوتی ہے۔ بلکہ کامل فقرا ورد خدا خوانی کے سبب اللہ تعالےٰ سے حاضر ہوتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا +

فقیر کامل کی انتہا یہ ہے کہ اسے تمام علوم کا مطالعہ ہو۔ اور خلقت کا تمام مطالعہ اس کے فیض تصرف کی قید میں ہو +

کامل وہ شخص ہے جو مطالعہ سے طالب کا نصیبہ کھول دے۔ اور نصیبہ سے علم مطالعہ اسے سکھا دے۔ جو شخص ان دونوں خزانوں کا تصرف بغیر محنت و مشقت عطا کرے اور بخشدے وہی کامل مرشد ہے سہ

با مطالعہ طالباں بکشاید ترا | مرشد کامل بود عارف خدا

افسانہ چھوڑ معرفت کی طرف رُخ کر اے طالب! اگر تجھے سولی پر چڑھ جانے والے کا مرتبہ حاصل ہے، تو ضرور پروردگار کے دیدار کے لائق ہو جائیگا +

طالب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ طالب خدا۔ طالب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو نفس کو قید میں لے آتے ہیں۔ اور طالب حق پرست عالم فاضل اور دانشمند ہوتا ہے +

سنو! بعض مرشد راہزن اور مفلس ہوتے ہیں۔ جو نظر سے مٹی کو سونا بناتے ہیں۔ لیکن بعض نیک ہوتے ہیں جو سونے چاندی کو مٹی بنا دیتے ہیں اور طالبوں کو حضور میں پہنچا دیتے ہیں۔ پس جو طالب لائق و نالائق مرشد میں تمیز نہیں کر سکتا، وہ خود احمق ہے اور ایسا طالب آخر کار کام سے محروم رہ جائیگا۔ طالب ہونا بڑا مشکل کام ہے۔ بے حیا اور بے ادب طالب سے ایک دن کا آشنا کتا بہتر ہے +

مجھے ایسے طالبوں پر تعجب آتا ہے کہ زبان پر تو حضرت موسےٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر ہے، اور دل میں فرعون کا سا نفاق۔ زبان پر تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سا کلام

اور اس سے عارف عیانی ہر مقام کا تماشا دیکھتے ہیں +

سرود کئی طرح کا ہے ۔ چنانچہ حالی بھی ہوتا ہے اور وصالی بھی ۔ شیطانی بھی ہوتا ہے اور رحمانی بھی ۔ یہ اپنی اپنی تاثیر سے پہچانے جاتے ہیں ۔ چنانچہ جو نیک سرود ہے وہ انسان کو نیکی کی طرف لیجاتا ہے ۔ اور جو مردود ہے ۔ وہ انسان کو مردودیت تک پہنچاتا ہے +

سرود ، عارفوں کے لئے حالت ۔ محبوں کے لئے طعام ۔ عاشقوں کے لئے وسیلہ ۔ اور واصلین کے لئے بمنزلہ شوق ہے +

سرود کا سننا بعض پر فرض ہے ۔ بعض پر سنت ۔ اور بعض کے لئے بدعت ۔ چنانچہ واصلوں کے لئے فرض ہے ۔ طالبوں کے لئے سنت ۔ اور عارفوں کے لئے بدعت ہے ۔ تو یہ دیکھ کہ تو کن میں سے ہے +

سرود تین قسم کا ہے ۔ ایک میں تو اللہ تعالے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدح ہوتی ہے +

دوسرے میں اصحاب کے شعر +

تیسرے میں آیات اسم اعظم ہوتے ہیں ۔ اور جو وجود کا قائل اور نفس بود کو فنا کرنے والا ہے +

پس سننے کے لائق وہ سماع ہے کہ شروع ہوتے ہی ہیجان کر دے ۔ گویا کہ مردہ اپنے آپ کو حضور میں لے گیا ہے ۔ یعنی نفسانی چھوڑ کر روحانی جسم سے حاضر ہو اور پھر سرود سنکر زندہ ہو جائے +

یہ باتیں بھی خام ہیں ، دراصل سرود کا سننا یہ ہے کہ جب آواز کانوں میں آئے تو یکبارگی فنا فی اللہ کو پہنچ جائے ۔ اور یہ بات اُس شخص کو حاصل ہوتی ہے جس کا دل تسلیم ہو اور جان سے بیجان ہو کر بحق تسلیم ہو جائے قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رَضِیْنَا بِقَضَآءِ اللّٰہِ ۔ اُنہوں نے کہا کہ بیشک ہم اللہ تعالے کے واسطے ہیں اور ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ۔ ہم اُس کی قضا پر راضی ہیں ۔ ایسے باطن آباد پر خاتمہ ہو ۔

آں سرودے را کہ شنوند عاشقاں   عاشقاں کے بود اندر جہاں
راگ تیغ قاتل است سرپیش نہ   گر تو عاشق وصلی سرا بدہ

جاری ہے، اور دل میں نمرود کا سا حسد بھرا ہے۔ اور زبان پر تو حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ہے، اور دل میں ابوجہل کی سی غیرت۔ فِی قُلُوْبِھِمْ مَرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا۔ اُن کے دلوں میں بیماری ہے جسے اللہ تعالٰے نے اور بھی بڑھا دیا ہے ٭

اس مرض کو دُور کرنے کے لئے طبیب القلوب عارف مرشد یہ علاج کرتا ہے کہ طالب کو دریائے وحدت میں غوطہ دیکر مشاہدہ کرا دیتا ہے جس سے طالب کا مرض [illegible] دُور ہو جاتا ہے ؎

طالباں را بس بود ایں یک سخن　　طالب آں باشد بود در طلب کُن

اس پر تو تعجب نہ کر کیونکہ رحمت فیض و فضل الٰہی عطائے الٰہی۔ کونین۔ کل مخلوقات۔ لامکاں۔ مکان جہان اور نفس حدیث اور قرآن کا بیان دل میں سماتا ہے۔ اور روشن ضمیر دل ہر ایک پر غالب ہے۔ یہ سارے مراتب مالک الملکی فقیر کے ہیں ؎

دل کہ جنبد بالیقین قربِ خدا　　فرش سازد عرش را بیند لقا
دل کہ با دیدہ شود نے بے بصر　　صاحبِ دل کے بود ایں گاؤ خر
دل کہ دل را بر دبا رُوحِ قلب　　شد مشرف اہل دل با راز رب
ایں مراتب ما دری را دل بیاں　　کم بود دل قادری اندر جہاں

یہ راہ جان پر کھیل جانے سے حاصل ہوتی ہے ٭

اسم اللہ ذات کے تصور سے معرفت قرب الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ مکمل فقر سے دونوں جہان قدموں تلے ہوتے ہیں۔ اور جن و انس کی روحیں سب کی سب حلقہ بگوش غلام کی طرح ہو جاتی ہیں۔ حدیث حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ فقراء کی محبت بہشت کی چابی ہے ؎

از دل بروں بکش غم دنیا و آخرت
یا خانہ جائے رخت بود یا خیالِ دوست

یہ مراتب "ہمہ اوست" کے ہیں۔ "ہمہ اوست" بمنزلہ مغز ہے۔ باقی سب بمنزلہ پوست ہے ٭

واضح رہے کہ اسم اللہ پاک، پاک فرشتے کی طرح ہے۔ اور دنیا پلید، کُتے کی طرح جس دل میں دنیاوی محبت ہو۔ وہاں اللہ تعالٰے کی محبت کا گذر نہیں۔ حدیث

حدیث مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا فَھُوَ طَالِبُ الدُّنْیَا وَمَنْ طَلَبَ الْعُقْبٰی
فَھُوَ طَالِبُ الْعُقْبٰی وَمَنْ طَلَبَ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ جس نے دنیا طلب کی وہ
دنیا کا طالب ہے جس نے آخرت طلب کی وہ آخرت کا طالب ہے۔ لیکن جو
مولا کا طالب ہے اُس کے لئے سب کچھ ہے۔

اگر وجود میں اسم اللہ ذات مقام کر جائے تو تصفیہ قلب حاصل ہو جاتا ہے
اور دل میں مستغرق ہو جاتا ہے جس سے دل میں لقائے الٰہی کی رویت حاصل ہو جاتی
ہے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ یہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے پہلے
مرجاؤ، کا ادنےٰ سا کرشمہ ہے ؎

دل یکے نظرگاہ است ربانی — خانہ دیو را چہ دل خوانی

حدیث رَاَیْتُ فِیْ قَلْبِیْ رَبِّیْ میں نے اپنے دل میں اپنے پروردگار
کو دیکھا ؎

دل کعبۂ اعظم است بکن خالی از بتاں
بیت المقدس است مکن جائے بتگراں

حدیث اِنَّ اللہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ
اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ۔ اللہ تعالےٰ تمہاری صورتوں اور اعمال کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ تمہارے
دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

اسم اللہ ذات سے آئینے کی طرح دونوں جہان کا مشاہدہ کر اور ہر ایک حال کا
معائنہ کر ؎

دادۂ خود سپہر بستاند — اسم اللہ ذات جاوداں ماند

دل اور قلب کی ولایت ملک لایزال ہے۔ اور دونوں جہان دل کے مقابلے میں بمنزلہ
جزو ہیں ؎

قلب قالب روضۂ رضوان پاک — لحد قبرش نور چوں گویند پاک
باہو از ہو یافتہ وحدت خدا — بر سر باہو کہ ہو آید چہ را

راہِ فقر کے لئے فخر گواہ ہے کہ فقر کو فنا فی سے ذائقہ کی لذت حاصل ہوتی ہے فقیر
اگرچہ ظاہر میں محتاج معلوم ہوتا ہے، لیکن اصل میں اللہ تعالےٰ کے خزانوں پر قابض۔

کو طے کر لینے سے مفہوم ہوتا ہے۔ فقیر کو تکلیف اور تقلید کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ
اس کے بدن کا لباس نور ہوتا ہے۔ اور اس کے دل کو دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے ؎

گر نبودے ایں مراتب اولیا ٭ کس ندیدے وحدت روئے خدا

رستگاری کا مرتبہ راستے کی رہتی ہے۔ اور کم آزاری راہبر اور راہبری کا وسیلہ
اور دل آزاری سراسر گناہ ہے۔ اہل حضور ہر مرتبہ سے آگاہ ہے ؎

ہر کہ مے بیند بود دائم خموش ٭ نا دیدہ احمق شود مطلق فروش

نفس پرست عام ہیں اور خدا پرست کم۔ حدیث اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ
مَظْلُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنِیْ ظَالِمًا ۔ اے پروردگار مجھے مظلوم بنا، ظالم نہ بنا۔ سارے
زندہ دل مظلوم اور قرب الٰہی سے مشرف ہیں۔ اور سارے مردہ دل ظالم اور روسیاہ
ہیں۔ اور ان کے دل صغیرہ و کبیرہ گناہ کی وجہ سے تاریک ہیں ؎

معرفت نور است فقرش با حضور ٭ ہر کہ فقرش مے رسد شد جاں غفور
برد فقرش با حضور اشتغال ٭ جز خدا دیگر نہ بیند ہیچ حال

اس مقام میں صاحب نظر طالبوں کو فقر اعلیٰ حاصل ہوتا ہے ؎

عاشقاں را قوت دیدن خدا ٭ عین شوق ذائقہ لذت لقا
ہر اصل است ہر وصلش جمال ٭ آنچہ داند مے خورد برفے حلال
ہر تصرف در تصرف ملک او ٭ احتیاجے نیست آں را جستجو

مالک الملکی فقیر کے لئے تمام جہان بمنزلہ حلقہ بگوش غلام ہے ؎

ایں مراتب فقر را شد ابتدا ٭ ہم دم ہم صحبت با مصطفیٰ

یا تمام الٰہی خزانوں کو عنایت کی خاطر قبضے میں لانا بہتر ہے یا توفیق الٰہی کی عنایت سے
دنیا کی طرف دیکھنا بہتر ہے۔ ان میں سے تجھے کس عمل پر اعتبار ہے؟ بہتر تو یہ ہے
کہ با توفیق تصرف عمل حاصل ہو نہ کہ تحقیق کو اختیار کرے۔ کیونکہ آخر دنیا کی اصل فرعونی فخر
اور بیدینی کا مرتبہ ہے ٭

نفس، خلقت اور دنیا تینوں عام حجاب ہیں۔ اور دید طاعت و ثواب
خاص ہیں۔ جو ان عام و خاص حجابوں سے نکل آئے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ بنکر
عرش پر آ کر لوح محفوظ کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ ساری زمین کو تیمم کے کام میں لاتا ہے۔

عارف فی اللہ اور عالم باللہ ہوتا ہے ۔

فقر یک نور است با قدرت خدا ۔ فقر یک امر است با رحمت عطا

فقر یک گنج است از کان کرم ۔ ہر کہ بیند روئے فقرش نیست غم

فقر یک علم است با حکمت حکم ۔ مردہ را زندہ کند با سخن کن

فقر یک ذوق است یا باشد فضل ۔ واقف اسرار گردد زال ازل

بے ریا یا باریا طاعت بمنزلہ حجاب اکبر ہے ۔ جو قرب الٰہی سے باز رکھتی ہے اگر نقاش ہے تو اس کو نقش کرتا ہے ۔ اگر عالم و فاضل ہے تو ان مطالب کا مطالعہ کرتا ہے اگر عاشق ہے تو لقا پر جان فدا کرتا ہے ۔ اگر عاقل اور ہشیار ہے ، تو معرفت فقر سے فنا کو بقا میں اور بقا کو لقا میں لیجاتا ہے ۔ جو شخص یہ مراتب حاصل کر لیتا ہے ۔ اسے دنیا آخرت زندگی اور موت میں ذکر فکر اور مراقبہ سے لذت حاصل نہیں ہوتی ۔ اور دونوں جہان حور و قصور اور نعمت بہشت کا دیکھنا اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا ۔ جو کچھ دیکھتا ہے ، وہ لاھوت اور لامکان میں اپنے آپ کو ہی دیکھتا ہے ۔ اس مقام پر پہنچکر نہایت و بدایت ایک ہو جاتی ہے ۔ اور رسم و رسوم ۔ گفت و شنود ۔ کوشش و کشش ۔ جذب و توجہ ۔ وجد ۔ وجدان اور واردات اور الہامات میں تمیز نہیں رہتی ۔ اور قرب حق قرار نہیں لینے دیتا ۔ کیونکہ مشتاق کے دل میں اشتیاق کا نظارہ اور موت کا انتظار ہے ۔ جسے قرب ربانی کی رحمت کا لباس کہتے ہیں ۔ جو شخص اس مقام پر پہنچتا ہے ۔ وہ احوالات ۔ مشاہدہ خیالات وسوسوں اور وہمات سے گذر کر وصال سے لازوال مرتبہ حاصل کرتا ہے ۔ یہ فنا فی اللہ فقر کا انتہائی مقام ہے ۔ ان مراتب کو کن کہتے ہیں ۔ جو نہ تو عقلمندی اور ہوشیاری سے ہاتھ آتا ہے ۔ اور نہ ذکر ۔ فکر اور مراقبہ سے ۔ مگر پیشوا ئے کامل چاہیئے ۔ تو طالب کو کبھی حضور محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ۔ کبھی مقام فنا فی اللہ کی حضوری میں اور کبھی سلطان الفقر عرفان باللہ کی صحبت میں لیجاتا ہے ۔ جس شخص کے لئے یہ تینوں مراتب ایک ہو جائیں وہ فقر کی تمامیت کو پہنچ جاتا ہے ۔ فقیر وہ طالب ہے جسے تلقین حاصل ہو ۔

واضح رہے کہ علما تو مطالعہ کتب سے جواب دیتے ہیں لیکن فقرا علم نص حدیث کی حضوری سے جواب دیتے ہیں ۔ جو انہیں خدا اور رسول سے حاصل ہوتا ہے ۔ یہ مقام خلقیت

اور پانچوں وقت کی نماز باجماعت کعبۃ اللہ میں پڑھتا ہے۔ وہ ہر وقت توحید میں مستغرق رہتا ہے۔ اور ہمیشہ مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتا ٹھیک ہے۔

ایسا شخص طبقات ہوا پر کی سیر و طیر پر التفات نہیں کرتا۔ یہ مراتب عارف بے حجاب اللہ کے ہیں۔

حدیث إِنَّ اللّٰهَ يُجَرِّبُ الْمُؤْمِنِينَ بِالْبَلَاءِ كَمَا يُجَرَّبُ الذَّهَبُ فِي النَّارِ۔ اللہ تعالے مومنوں کی آزمائش مصیبت میں اس طرح کرتا ہے، جیسے سونے کی آزمائش آگ میں کی جاتی ہے۔

دُنیا آزمائش اور عبرت کے لئے ہے۔ اور بندے اللہ تعالے کے درمیان حجاب ہیں۔

خدا کرے وہ سر ہی نہ رہے۔ جو اللہ تعالے کے سوا مخلوق کو سجدہ کرے اور وہ آنکھ ہی نہ رہے جو اللہ تعالے کے سوا کسی اور کو دیکھے۔ اور وہ کان ہی نہ رہے جو اللہ تعالے کے غیر کا کلام سُنے۔ اور وہ زبان ہی نہ رہے جو اس کے غیر کا ذکر کرے اور وہ قدم ہی نہ رہے جو اس کے سوا اُٹھایا جائے۔ اور وہ ہاتھ ہی نہ رہے جس سے اس کے غیر کی دستگیری کی جائے۔ اور وہ کمر ہی نہ رہے جو اس کے سوا اور کسی کی خدمت کے لئے باندھی جائے۔ اور وہ سینہ ہی نہ رہے جو اس کے سوا کسی نجس نجاست سے بھرا ہو۔ اور وہ دل نہ رہے جو اس کے سوا غیر کے قرب کا خیال کرے ؎

علم با عین است میباشد قبول
زاں بود حاصل ترا وحدت رسول

پہلے ہی دن حضور انور
تمام کا مرتبہ بغیر رجعت و غم حسب ذیل
نقشے
حاصل ہوتا ہے

جو شخص عمر بھر میں ایک دفعہ اسم اللہ ذات کے اس نقش کی مشق وجود میں باتفکر و تصور کریگا۔ قیامت تک اسم اللہ ذات اس کے ہفت اندام سے جُدا نہ ہوگا۔ اور اس کے لئے زندگی اور موت یکساں ہوجائیگی ۔

جو شخص اسم اللہ ذات کے اس نقش کا داغ دماغ پر دیگا۔ وہ اسرار محبت مشاہدہ حضوری اور مراقبہ معراج سے واقف ہوجائیگا۔ یہ علم سینہ بسینہ ہے طور سینا میں نہیں رکھا ۔

اسم اللہ ذات کے تصور کے نقش سے تزکیہ نفس۔ تزکیہ قلب تجلیہ رُوح اور تجلی اسرار حاصل ہوتے ہیں اور ان کی تمیز کی جاسکتی ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ

اللہ للہ لہٗ ہو

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کل

خوف رجا سہر

اللہ للہ لہٗ ہو

حَسْبِيَ اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا

ہر تفکر خوش نویسد راز راہ — در وجودش یافتی قرب الٰہ
دو چشم خویش را بربند چوں باز — درونت تا دید گم گشتہ آواز
در سینہ من در رسد وحدت معرفت — ہر کہ میخواند شود عیسیٰ صفت
ہر کہ بنویسد بسینہ سر بسر — عامل و کامل شود صاحب نظر
ہر کہ خواند سطر حرف از خدا — عالم باللہ شود آں اولیاء

الله الله له هو

الله الله له هو

الله الله له هو

الله
الله
له
هو

[illegible]

اپنے پروردگار کو بقا سے سمجھا +

جب نفس قطعی طور پر فنا ہو جائے، تو طالب کو حضوری اور قربِ خدا کی توفیق حاصل ہو جاتی ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر فقر تمام ہو جاتا ہے۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰه جب فقر انتہائی مرتبے کو پہنچ جاتا ہے۔ تو ذات سے ذات مل جاتی ہے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس دائمی طور پر حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ مراتب طالب صادق اور باخبر کے ہیں +

مرشد وہ ہے، جو طالب کے وجود سے نفسانی خواہشات اور آفات کو نکال دے۔ جو کہ اسے اللہ تعالےٰ سے باز رکھتی ہیں۔ اور نیز دنیاوی رنج و تکالیف اور فقر و فاقہ دور کر دے۔ اور تمام قسم کی بلاؤں سے اسے محفوظ رکھے۔ اور بلا محنت طالب کو دنیاوی اور دینی خزانوں کا تصرف ایک ہفتے کے اندر اندر عنایت کر دے +

جو طالب مرشد سے ہرگز سوال نہ کرے اور اپنی مفلسی نہ جتائے۔ تو مرشد کو لازم ہے کہ فی الفور اسے صاحب حضوری کر دے۔ اور فرصت کا منتظر نہ رہے۔ اس قسم کا مرشد جہان میں شاذ و نادر ہے۔ مرشد طالب کو پہلے ہی روز معرفت قربِ خدا کا مشاہدہ کرا دیتا ہے +

جو مرشد طالب کو ظاہر و باطن سے توفیق نہ دے۔ طالب پر فرض عین ہے کہ اس ناقص مرشد سے بیزار اور الگ ہو جائے ؎

مرشداں را مرشدم من حق نما	بے پیر را پیرم رہبر با خدا
مفلساں را گنج بخشم باکرم	ہر کہ بیند روئے من زان فتنہ غم

پیری۔ مرشدی اور طالبی مریدی حضور سے طلب کر ؎

مرتضےٰ فرمود با مصطفےٰ	دست بیعت کرد ما را مرتضےٰ
پیشوائے پیر خود را ساختم	ہر دمے دیدار حق را یافتم
خواندہ فرزندم من آں فاطمہ	معرفت فقر است بر من خاتمہ
خاکپائیم از حسین و از حسن	ہر یکے اصحاب با ما انجمن
باھو از ھو یافتم وحدت لقا	تو نمیدانی کہ با ھو با خدا

قولہ تعالےٰ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے +

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے مشرف ہو جاتا ہے۔
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک میں نفس امارہ اور شیطان لعین داخل
نہیں ہو سکتے۔ یہ اسم اللہ ذات کے حاضرات کی راہ ہے۔ اس سے ازل۔ ابد
دنیا۔ حشر۔ قیامت۔ حساب گاہ۔ حضوری۔ قرب الٰہی۔ دوزخ۔ بہشت۔ اور حور و
قصور کا تماشا دکھائی دیتا ہے ٭

کامل مرشد وہ ہے۔ جو پہلے اسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے مرید کو ہر مقام کا
تماشا دکھلائے۔ اور غیب اس پر ظاہر کرے۔ اور پھر اسے تلقین کرے۔ تاکہ طالب
اس پر یقین اور اعتبار کر سکے۔ اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ درست ہے ؎

عمر را برباد دادی در نعم   مردہ دل واصل نشد اہل از صنم

سچا طالب وہ ہے کہ علم معرفت سے مطالعہ کے لئے مرشد کی برابری نہ
کرے۔ بلکہ یہ کہے کہ میرا مرشد کامل ہے۔ اور ہمیشہ ظاہر و باطن میں میرے ہمراہ
ہے۔ میرے احوال سے واقف ہے۔ لیکن اُسے غیب داں بھی قرار نہ دے۔
کیونکہ یہ حماقت شعار طالب کا کام ہے۔ جو معرفت دیدار سے محروم ہے۔ کیونکہ
غیب کا علم اللہ تعالےٰ ہی کو حاصل ہے، جسے چاہتا ہے۔ کچھ عنایت کرتا ہے البتہ
مرشدوں کے ذمّے یہ خدمت ضرور ہوتی ہے کہ جس طرح چاہیں طالب کو اللہ تعالےٰ
کے حضور میں پہنچائیں۔ انہیں کو سارے مراتب اور مقامات کی خبر ہوتی ہے پس
اگر غیب دانی کا دعوےٰ کرے۔ تو سمجھو کہ مرشد اور مرید دونوں مدعی اور مدعا علیہ
اور بغیر حضوری کے ہیں۔ کیونکہ طالبی اور مرشدی کا معاملہ اور اُس کے مراتب اُس
وقت تک مشخص نہیں ہوتے۔ جب تک مرشد طالب اللہ کو پہلے روز ہی لامکان
اور لاہوت میں غرق نہ کرے۔ اور تمام دور کر کے چار مراتب یعنی رسید۔ دید۔
یافت اور شناخت اسے عطا نہ کرے ٭

رسید (پہنچ) سے مراد توحید ہے۔ اور دید سے مشاہدہ قرب حضور اور
تجرید با تفرید ہے۔ یافت سے مراد تمام مطالب کے خزانوں کا تصرف ہے۔
جسے جمعیت کل بھی کہتے ہیں۔ اور شناخت سے اپنے نفس کو پہچاننا مَنْ عَرَفَ
نَفْسَهٗ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ جس نے اپنے نفس کو فنا سے سمجھا، اُس نے

جاں کنی ۔ حقیقتِ قبر ۔ سوال منکر و نکیر ۔ حساب گاہ ۔ اور قیامت اسے دکھائی دیتی
ہے ۔ اور پلصراط سے صحیح و سلامت گذر کر بہشت میں داخل ہو ۔ حور و قصور کو
دیکھتا ہے ۔ اور دیدار پروردگار سے مشرف ہوتا ہے ۔ دراصل مطلب بھی یہی ہے
حق الیقین مراقبہ سے انسان واصل بنتا ہے ۔ حدیث مُوتُوا قَبْلَ اَنْ
تَمُوتُوا مرنے سے پہلے مرجاؤ ۔ ایسا مراقبہ قرب خدا کی معرفت تک مشق وجودیہ
سے پہنچا دیتا ہے ؎

از دل بدر کن پیشہ خطرات را ۔ تا بیابی وحدتِ حق ذات را

مراقبہ اللہ تعالےٰ تک پہنچانے کا وسیلہ ہے ۔ اور مراقبہ ایک آگ
ہے جو شیطانی وسوسوں اور خطرات کو اس طرح جلا کر خاکستر کر دیتا ہے ، جس طرح آگ
خشک لکڑی کو ؎

گر بگویم شرح ایں احوال را ۔ ہر یکے عبرت خورد عارف خدا

مراقبہ ایمان کا جوہر ہے ۔ جس سے قرب رحمان حاصل ہوتا ہے ۔
مراقبہ کئی طرح ہے ۔ نفس بانفس ۔ قلب باقلب ۔ روح باروح ۔
سر باسر اور عیاں باعیاں ۔ ذکر باذکر یعنی وہ ذکر جو لازوال ہے ۔ اور فکر بافکر یعنی
وہ فکر جو باوصال ہے ۔ یہ راہ نص و حدیث کے مطالعہ اور بدعت اور نفس کو ترک
کرنے سے حاصل ہوتی ہے ۔ ان میں سے جو چاہو پسند کرو ۔

جو شخص حضوری فی اللہ فی التوحید سے مشرف اور مستغرق ہے ۔ قرب
الٰہی کے نور سے اس کی روح کو وہ لذت اور خوشی حاصل ہوتی ہے ، جس پر سارے
جہان کی جانیں قربان ہیں ۔ لوگ عاشق کو طعن اور ملامت کرتے ہیں لیکن وہ سارے
خیالات کو چھوڑ کر صرف اپنے دوست اور معشوق میں مگن ہے ۔ اور سب سے قطع تعلق
کئے ہوئے ہے ۔ یہی ہے "ہمہ اوست در مغز و پوست" ۔

جو شخص علم دعوت کو عمل میں لانا چاہے ۔ اور چاہے کہ ورد وظائف دائم
ہوں ۔ اور موکل فرشتے اس کے زیر فرمان ہوں ۔ اور کلام اللہ اس کے وجود میں تاثیر
کرے ۔ نفع دے اور جمعیت بخشے ۔ اور تمام مخلوقات اس کی مسخر ہو ۔ مجلس محمدی
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حاصل ہو ۔ تمام مشکلات آسان ہوں ، تو اسے چاہئے کہ جنگل میں

جو شخص مراتب فی اللہ میں غرق ہوتا ہے۔ اس پر لاہوت اور لامکان کی معرفت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور ان دیکھی چیزیں دیکھنے لگتا ہے۔ جسے توفیق محمدی حاصل ہے۔ وہ تحقیق محمدی سے ان مراتب پر پہنچتا ہے ؎

اولیار اعلم باشد با حضور　　　آنچہ خواند علم وحدت فات نور

تو اس بات پر تعجب نہ کرے ؎

ما جسم گم با اسم چوں الف بسم　　　غرق فی التوحید فی جسم و اسم
شد روا دیدن بر و رویت خدا　　　معرفت قرب است محمد حق عطا

جسے باطن حاصل ہے، ظاہر خود اس کے تصرف میں ہے ❊

شرح مراقبہ

جو شخص علم مراقبہ کا مطالعہ شروع کرتا ہے۔ اس کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس محبت سے سات مجلسیں منکشف ہوتی ہیں یعنی حضرت آدم ؑ سے لیکر جناب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ آلہ وسلم تک علم مراقبہ کے ابتدائی سبق سے ہی رقیب دُور ہوتا ہے، اور حبیب مل جاتا ہے لیکن جو شخص مردود۔ مرتد۔ بے یقین اور بے دین ہے وہ شیطان لعین کی قید میں پھنسا ہوا ہے ❊

جو شخص مرشد اہل خانوادہ کے فرمان پر اعتبار نہیں کرتا۔ اس کا یہ علاج ہے کہ اُس کے ہفت اندام کو مشاہدات نوری اور مشاہدات حضوری میں جلا کر پاک کیا جائے تاکہ ساری عمر اسے مجاہدہ اور ریاضت کی ضرورت ہی نہ رہے۔ اور مشاہدات حضوری سے حضوری میں پہنچ جائے۔ اور بعد ازاں اسے رجعت لاحق نہ ہو۔ اور پیر و مرشد کی قید سے باہر نہ جائے۔ ایسے مراقبے کو محرم اسرار کہتے ہیں۔ اس کے ذریعے طالب نفس و شیطان کی قید سے نکل آتا ہے۔ اور لاہوت و لامکان میں آمد و رفت نصیب ہوتی ہے اس سے قرب رحمان حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص ذکر و فکر میں حیوان کی طرح دم بستہ حیران و پریشان ہے۔ وہ مراقبہ کی قدر نہیں جانتا ❊

مراقبہ موت کے متعلق اور قریب ہے۔ جو شخص اسم اللہ ذات کے تصور میں توجہ کے ساتھ مراقبہ کرے اس پر موت کے حالات کا مشاہدہ منکشف ہوتا ہے چنانچہ

مر وضہ مبارک کی دعوت کا نقش حسب ذیل ہے :-

رسول اللہ
لا الٰہ الا اللہ محمد
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرشد کامل ازیں نقش روضۂ اقدس می بخشد مجلس عظیم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکبر باسوئے فنا ہو بس
با معرفت قرب حضوری اللہ ہ ہ

یا محمد ابن عبد اللہ از برائے مقام کہ روضہ رضوان است
و ہر دو جہان خاکپائے این غلام است حاضر شو
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
للہ فی اللہ

مرشد ناقص میکناند چلہ و ریاضت ، پس طالب تباہ بر کلام نظر گاہ است

جاکر سکونت اختیار کرے۔ وہاں پر مٹی اور ریت ملاکر جناب سرورِ کائنات
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی عمارت مبارک بنائے۔ اور اس کے
گرد حرم کا سا نقشہ بنائے پھر اس میں قبر مبارک بنائے۔ اور قبر پر انگلی سے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک لکھے۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُ اللّٰهِ۔ اور شروع
کرتے وقت پہلے اس کے گرد اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا لکھے اور تین مرتبہ یہ کہے۔
عِنْدَ اللّٰهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ حَاضِرْ شُو، تو بلاشک وشبہ
رُوحِ مبارک حاضر ہوگی۔ پھر سورۂ ملک پڑھے اور
کلمۂ طیبہ کی تین مرتبہ دل پر ضرب لگائے
پھر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھ
کر آنکھ بند کر کے مراقبہ

کرے۔

تو خواب اور ہشیاری
یکساں ہو جائیگی۔ كُلُّ بَاطِنٍ تُخَالِفُ
الظَّاهِرَ فَهُوَ بَاطِلٌ، جو باطن ظاہر کے مخالف ہو وہ باطل ہے
پھر صاف طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مع لشکرِ صحابہ رضی اللہ
عنہم
تشریف لائینگے۔ اور عامل کا
ہاتھ پکڑ کر اُٹھائینگے اور اس کی مہمات کو سرانجام
فرمائینگے

اس دعوت کو تیغِ برہنہ کہتے ہیں؀

۵ٰ تحقیق اللہ اور اس کے تمام فرشتے درود و رحمت بھیجتے ہیں حضرت نبی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر۔ اے مسلمانو
(تم بھی) درود بھیجو اس نبی پاک پر اور سلام ؏ سورۂ احزاب رکوع ۷ پ ۲۲

مدنظر رکھتا ہے۔ نہ یہاں پر آسمان ہے نہ زمین۔ نہ حیرت ہے نہ حرص۔ صرف نور وحدانیت ہے۔ جو شخص حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت سے اس دریا میں غوطہ لگائیگا۔ دنیا کا تارک ہو جائیگا۔ اور تمامیت فقر کے مرتبے پر پہنچ جائیگا اور اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (کیا ہم نے تیرے لئے تیرے سینے کو نہیں کھولا) کے مطابق اسے سینے کی صفائی حاصل ہوگی۔ اور اللہ تعالےٰ کے اس قول کے موافق کہ لَا یَمْلِکُوْنَ مِنْہُ خِطَابًا[1] خطاب کی راہ حاصل ہوگی۔ اور اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً[2] کے مطابق اسے خلعت ملیگی۔ اور فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ[3] کے مطابق وہ اپنی خودی کو چھوڑ دیگا۔ پس سمجھے ان میں سے کونسی بات پسند ہے۔ آیا طلب حرص یا طلب خدا ۔

شرح حاضرات باسم اللہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ تصور کے شروع میں طالب وسواس خناس سے سینے کو صاف کرے اور پھر آنکھ بند کر کے مراقبہ کی نظر سے پرواز کرے۔ تو اسے دل کے گرداگرد ایک وسیع میدان دکھائی دیگا جس سے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوگا۔ اس وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے تو مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آواز آئیگی کہ اے صاحب تصور! یہ مجلس محمدی ہے۔ اس میں شیطان کے آنے کی جرات نہیں۔ پھر طالب حق اور باطل میں تمیز کرے۔ اور مجلس محمدی میں کا حضور بطور دوام حاصل کرے۔ اور یہ کیفیت ہو جائے کہ گو ظاہر میں لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہو لیکن باطن میں مجلس محمدی میں ہو۔ اگر یہ حالت ہو جائیگی۔ تو اس کا وجود سراسر نور ہو جائیگا۔ اور اس کی ہر بات حضوری سے ہوگی لیکن نعم البدل کو تحقیق کرے۔ نعم البدل اُسے کہتے ہیں کہ جو حکم مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوتا ہے، باطن میں ہوتا ہے ظاہر میں نہیں ہوتا۔ اگر یہ حالت ہو تو طالب ابھی طے مقامات میں ہے۔ ابھی تمامیت کو نہیں پہنچا جب ظاہر و باطن ایک

---

[1] قدرت نہیں کہ کوئی اس سے بات کرے ۔
[2] تحقیق میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں ۔ [3] اللہ تعالیٰ کی طرف بھاگو ۔

تو اس راہ میں قرب الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔ اور بعض اس کے ذریعے سیدھی راہ سے
بھٹک جاتے ہیں۔ پس طالب کو پہلے ہی دن مرشد معراج دوام کا مشاہدہ کراتا
ہے جس کا اثر بعض پر تو سال بھر رہتا ہے۔ اور بعض پر عمر بھر۔ اور بعض پر زندگی
اور موت دونوں حالتوں میں بلکہ قیامت تک رہتا ہے ٭

وصال جمعیت باجمال ربانی قدرت کا ایک بھید ہے جس کی شرح دل
سے ہو سکتی ہے۔ نہ کہ دفتر سے۔ وہاں پر نہ علم ہے۔ نہ عقل۔ نہ مطالعہ ہے۔
نہ دانش۔ نہ عقل نہ شعور۔ نہ وہم نہ خیال اور نہ ذکر نہ مذکور بلکہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہے
اس مقام پر ہدایت و نہایت ایک ہو جاتی ہے۔ روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے۔
صفات قلبی حاصل ہوتی ہیں۔ اور ممات سے حیات ابدی نصیب ہوتی ہے کہ اگر کسی
دنیادار دولتمند مثلاً بادشاہ یا امیر کو تلقین کرے۔ تو اسم اللہ اس طرح پڑھتا ہے کہ پھر
عمر بھر اسے دنیاوی لذتیں اور حرص و ہوا بھول جاتی ہے۔ یہ مراتب وجودی سیر میں مشق
مرقوم کے سبب مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہوتے ہیں ؎

گر بگویم شرح لذت حق لقا ہیچ کس زندہ نماند جاں فدا
شد نصیبے عاشقاں را ہر دوام قوت قوت معرفت فقرش تمام

اصل مقصود یہ ہے۔ واصل کو کلام ہی پیغام ہے ؎

گر شوی عاشق بشو زندی صفت بگذری از ہر مقام معرفت
با وصال و باجمال لازوال از خدا غافل نباشد ہیچ حال

عاشق کی دو صفتیں ہوتی ہیں۔ اول معشوق پر سے آنکھ نہیں اٹھاتا۔ دوسرے مخلوقات
کی ملامت کا خیال تک نہیں کرتا ؎

دم زدم دیدار بینم ہر دوام روح و قلبم نور شد مطلب تمام
ہر چہ میگویند حسد اگویم ترا درمیان خود نماندہ چوں چرا
نیست آں بجا جثہ نے جسد و تنم فرد توحید است فقرش شد ختم

جو شخص اس مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ قدم شریعت میں اور نظر طریقت پر رکھتا ہے۔ اور
اسے جمعیت باحقیقت حاصل ہوتی ہے۔ اور معرفت کا قرب حاصل ہوتا ہے اور مجلس
محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محرم اور خادم ہوتا ہے۔ جو لوگ خلاف شرع ہیں و معرفت

سے محروم ہیں۔ دیوانہ سب سے بیگانہ اور ہشیار شریعت شہسوار اور عارف نظار رہتا ہے ✦

قولہ تعالےٰ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو۔ تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریگا ✦

پس معلوم ہوا کہ فقیر جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معشوق ۔ اللہ تعالیٰ کا عاشق ہوتا ہے ۔ اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عاشق ہوتے ہیں ۔ یہاں پر عاشق معشوق اور عشق تینوں ایک ہو جاتے ہیں ۔ یہاں پر جب وصل کی گنجائش نہیں ، تو ہجر کا کیا دخل ۔ یہ مراتب اُن کے ہیں جو فنا فی اللہ ، فنا فی الرسول اور فنا فی الشیخ ہیں ۔ جو شخص ان تینوں کو با توفیق طے کرے ، اس کے وجود میں نفس کشتہ ہو جاتا ہے ۔ اور قلب زندہ ہو جاتا ہے ۔ اور روح بحق رفیق ہو جاتی ہے ۔ یہ مراتب جان فدا کر دینے والے عاشقوں کے ہیں ۔ عاشق لوگ کبھی نہیں ڈرتے ۔ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے ✦

جو طالب پیر و مرشد کے پاس جائے ۔ اور اُسے بزرگوں کی تلقین پر یقین ہو تو سمجھ لو کہ اس کے وجود میں نفس امارہ بطور رقیب موجود ہے ۔ ایسے شخص کو سارے لوگ ہی بے نصیب کہتے ہیں ۔ دوست گھر میں ہے ۔ لیکن اس اندھے کو دکھائی نہیں دیتا ۔ اس اندھاپن کا علاج یہ ہے کہ ایسے مردود الطریقت ، مرتد الحقیقت اور معرفت سے بے خبر طالب کو مرشد کامل توجہ سے اخلاص اور تصور سے یقین تصدیق اور اعتبار کرا دے ۔ اس کے جثے کو اسم اللہ ذات کے تصور میں لپیٹ کر تجلی انوار کے شعلے میں پھینک کر دیدار پروردگار سے مشرف کر دے ۔ جب یہ حالت ہو جائے تو طالب کو خود بخود اعتبار آ جاتا ہے ۔ مرشد دنیا وی بیشمار خزانے بخشتا ہے ۔ ایسا مرشد کامل ، طالب کے لئے قرب الٰہی کے واسطے وسیلہ اور گواہ ہوتا ہے ۔ اور ایسے مرشد کا طالب مجلس محمدی میں حاضر رہتا ہے ۔ اور روشن ضمیر ہو کر فقیر کے مرتبے کو پہنچ جاتا ہے ۔ نفس امارہ پر حکمراں ہو جاتا ہے ۔ اور صاحب واقفیت ہو جاتا ہے ۔ پس مرشد میں یہ صفت ہونی چاہیئے کہ گمراہ ۔ مردود ۔ اور مرتد طالب کو جمعیت بخشے ۔ اور حق

حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے طریقوں میں طالب دم بند کرتا ہے۔ اور ہمیشہ خطرات میں
پڑا رہتا ہے۔ اور وہ خام خیال ہوتا ہے۔ کیونکہ دوسرے طریقے بمنزلہ چراغ ہیں
اور طریقہ قادری بمنزلہ آفتاب ہے۔ سو چراغ کی کیا ہستی ہے کہ آفتاب کے
رُوبرُو دم مارے۔ اگر دم ماریگا تو بجھ جائیگا ؎

دل کہ جُنبد مے جہاند عرش را — دل کہ جنبد مے رساند با خدا
دل کہ جُنبد نفس را گردد فنا — دل کہ جنبد با ایمان شد باحیا
دل کہ جنبد مے نماید کبریا — دل کہ جنبد شد مشرف با لقا
دل کہ جنبد نور رحمت جان صفا — دل کہ جنبد یافت مجلس مصطفےٰ
دل کہ جنبد باز دارد از ہوا — دل کہ جنبد با رفاقت رہنما
نیست جُنبش دل کہ تو فہمیدہ — اہل دل با عین اللہ دیدہ
ذکر توفیق است توحید از خدا — ذاکراں دایم بمجلس مُصطفےٰ

جس طریقے یا خانوادے کو جو دولت و نعمت نصیب ہوئی ہے۔ وہ حضرت شاہ
عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے وسیلے ہوئی ہے۔ جو شخص قادری
طریقہ کا منکر ہے۔ وہ دُنیا اور آخرت میں مردُود ہے ؎

ہر طریقہ خانوادہ شد غلام — با مریدے جاں فدا ایشں بردام
نقشبندی چہ قدرت دم زند — واز طریقہ قادری طالب شود
اہل چشتی خواجگان خاک پا — سہروردی از غلاماں با وفا
ہر کہ از بندہ خدا اُمت نبیؐ — خاکبوسی میکند با قادری

شاہ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ تعالےٰ اسرارہ فرماتے ہیں۔ قَدَمِیْ ھٰذِہٖ
عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہے ؎

پائے حضرت پیر ہر گردن ولی — مثل سجدہ آورد حکم از نبیؐ

حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کا خاص طریقہ فنا فی اللہ ذات ہونا ہے۔ جس کی ابتدا
انتہا زندگی اور موت میں نجات کا حاصل ہونا ہے۔ آنجناب کے مرید اولیاء اللہ ہوجاتے
ہیں۔ آپکے متبرکات۔ کرامات اور خوارق عادات تا قیامت جاری رہینگے۔ جو کرامات
کسی کو حاصل ہوتی ہیں۔ وہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خزانے سے حاصل

بھی مرشد کامل سے حاصل ہوتی ہے۔ فقیر کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی بُری بات نہیں
کہ لوگوں کے ساتھ نیک و بد اور شور و شر کے بارے میں گفتگو کرے۔ کیونکہ ایسا کرنے
سے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔ اس کا کلام بے تاثیر ہو جاتا ہے۔ اور اسے غم۔ کدورت
حجاب اور خطرات معرفت دیدار قرب الٰہی سے باز رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ
کامل فقرا ہمیشہ خلوت گزیں ہوتے ہیں۔ اور خلقت کو چھوڑ کر تنہا جنگلوں میں بسر کرتے
ہیں۔ اور ہمیشہ مسافر ہی رہتے ہیں۔ اور اپنے تئیں لوگوں سے پوشیدہ رکھتے ہیں
اور اگر شہر میں رہتے ہیں۔ تو بعض دیوانے بن جاتے ہیں۔ اور بعض ظاہر میں مجذوب
لیکن باطن میں محبوب بنے رہتے ہیں۔ یار کے ساتھ ہی انہیں بہار ہوتی ہے دیدار
سے ہی انہیں جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ دیدار بغیر تو بہشت بھی بمنزلہ خار ہے *

واضح رہے کہ جو طالب اللہ دل کا مرتبہ حاصل نہیں کرتا۔ اور ریاضت اور
چلّہ سے واصل نہیں بنتا۔ وہ مردہ دل اور بے حاصل ہے۔ دل وہ نہیں جسے تم گوشت
کا ایک ٹکڑا خیال کئے ہوئے ہو۔ بلکہ معرفت محبت میں مشاہدہ نور کا نام دل ہے۔
صاحب دل ہمیشہ دیدار حضوری میں مستغرق رہتا ہے۔ پس سوچنا چاہئے کہ دل کیا چیز ہے
اور دل کس علم عقل اور دانش سے حاصل ہو سکتا ہے *

سنو! جس طالب کو دل، جان سے بھی عزیز ہے۔ اسے صفحہ۔ لفظ یا حرف یا
نظر سے ہی علم حاصل ہے۔ اور تمام غیبی اور لاریبی علوم اس علم کے آگے دست بستہ
ہیں۔ جو شخص اس علم دل سے سبق پڑھتا ہے۔ وہ روز قیامت تک مست رہتا ہے
اور دلی علم سینے میں ہوتا ہے۔ پس جو شخص دل سے علم پڑھتا ہے۔ وہ جاہل بے تصدیق
نابینا۔ با نفاق اور باحسد و کینہ ہے *

دل ایک لطیفہ الٰہی ہے، جو فنافی اللہ کے کپڑے میں لپٹا ہوا ہے۔ جسے
نور ذات کی تجلی حاصل ہے۔ صاحب دل کو ہمیشہ مشاہدہ کی پیاس رہتی ہے۔ اور پروردگار
کے دیدار کا متوجہ رہتا ہے۔ زندہ دل۔ بالیقین با اعتبار اور عیاں میں ہوتا ہے ؎

دل براق دُلدل ست معراج بر　　　ہر کہ دل را یافت شد صاحب نظر

دل ایک ایسا وسیع ملک ہے جس میں باقی تمام ملک سما سکتے ہیں۔ لیکن یہ بلحاظ عظمت
کسی ملک میں نہیں سما سکتا۔ قادری مرید کو اسم کی جنبش سے حضوری اور مشاہدہ جمال

محروم رہتا ہے ۔ جو مرید پیر کی خدمت کا شمار کرے ۔ وہ طامع ہے ۔
اور مرشد کے حق میں بمنزلہ عزرائیل ہے ۔ ایسا شخص نفس کی قید میں پھنسا ہوا ہے حکایت
با شکایت پس پشت ہے ؎

طالبا گر صافی از من بخواہ ۔ تا ترا بخشش کنم قرب الٰہ

کامل اور صاحب منصب مرشد توجہ سے علم معرفت الٰہی اور حضوری سینہ بسینہ ۔
نظر بہ نظر ۔ قلب بہ قلب ۔ رُوح بہ رُوح اور سر بہ سر عطا کر سکتا ہے ۔ اس توجہ تلقین
بالیقین سے طالب روشن ضمیر اور دونوں جہانوں سے لاپرواہ ہو جاتا ہے ۔ اور فقر کے
انتہائی مقام اور فنا فی اللہ کے درجے پر پہنچ جاتا ہے +

شرح انتقال

طریقت میں ایک مرتبہ ہے ۔ جس میں ایک حال سے دوسرے حال میں آتے
ہیں ۔ جس کو انتقال احوال کہتے ہیں اور وہ مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے
پہلے مر جاؤ ہے +

بعض طالب تو انتقال کی وجہ سے عارف باللہ بن جاتے ہیں ۔ اور بعض
مردود ہو جاتے ہیں ۔ اور شرک و کفر میں جا پڑتے ہیں +

اگر بہشتی حور و غلمان یا بے ریش لڑکوں کے خط و خال سے دیدار پروردگار کو
متمثل کیا جائے ، تو درست نہیں ۔ کیونکہ دیدار پروردگار بے مثل ہے ۔ جو کہ اسم اللہ ذات
کے تصور سے حاصل ہوتا ہے ۔ جس کو اس بات پر یقین نہیں ۔ اگر اُسے تمام قرآن
احادیث ۔ تفسیر اور اقوال مشائخ بھی بتائے جائیں ۔ اور ہر قسم کی نصیحت بھی کیجائے
تو بھی اس بے دین کو اعتبار نہیں آتا +

اس بے اعتباری کا علاج یہ ہے کہ پیر و مرشد توفیق باطنی سے یا اُسے
مجلس محمدی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میں حاضر کرے ۔ یا حضرت شاہ محی الدین ولی اللہ
قدس سرہٗ کی مجلس میں لیجائے ۔ تاکہ ان صاحبین میں سے کوئی صاحب اسے تلقین
فرمائیں ۔ ایسا کرنے سے وہ مردود طالب محمود و مقبول ہو جائیگا ۔ اور اس کے تمام
مقاصد حاصل ہو جائینگے ۔ کامل مرشد میں ایسی ہی توفیق ہونی چاہئیے ، جیسی کہ اوپر بیان

ہوتی ہیں۔ رباعی۔

نے زخود من گفتم از سترِ ہوا ۔ ایں حقیقت یافتم از مصطفٰے
قادری را سہ مراتب سہ نشاں ۔ با عیان و لامکان و جاں فشاں

واضح رہے کہ جو عارف عقلمند۔ قادری اور باشعور ہے۔ اسے بے شک اس کتاب کے مطالعہ سے حضوری حاصل ہوگی۔ اگر طالب مرید قادری کو موکل فرشتے چشمہ آبِ حیات پر ظلمات میں لیجائیں۔ تو وہ پانی پیکر خلق سے گم ہو جاتا ہے اور ہمیشہ سیر و سفر میں مشغول رہتا ہے۔ جیساکہ فقیر عارف ولی اللہ رہا کرتے ہیں *

فقر معرفت توحید میں چار تصرف کی توفیق کے چار مراتب ہیں۔ ایک علم وعوت کا منصب جس سے ایک ہی دم میں تمام مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ دوسرا دایم ذکر و فکر اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری۔ جس سے پیغام لانا اور لیجانا حاصل ہوتا ہے۔ تیسرا باطن میں مشاہدہ معرفت الٰہی کرنا۔ اور رحمت الٰہی کو مدنظر رکھنا۔ جس کے ذریعے ہر بات با ذکر و مذکور ہوتی ہے۔ کبھی غرق فنا فی اللہ اور ایسا مست ہوتا ہے کہ مستی ہشیاری، سونا اور جاگنا سب کچھ انوار کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ اَلْعَمَلُ وَالتَّعْظِیْمُ لِاَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالشَّفْقَتُ عَلٰی خَلْقِ اللّٰہِ عمل و تعظیم حکم الٰہی بجا لانے کی خاطر اور شفقت خلق خدا پر۔ چنانچہ اس منصب میں تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کا مصداق ہو جاتا ہے۔ چوتھے تلقین ارشاد کا منصب جو منزل کسوٹی ہوتا ہے سو طالب صادق کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ حق کا طالب ہے۔ اور جھوٹے طالب کو چھوڑ دینا چاہئیے۔ کیونکہ وہ باطل کی طلب میں ہے *

یہ چاروں منصب طریق قادری میں پہلے چار دنوں میں حاصل ہوتے ہیں۔ کامل مرشدان چاروں پر پورے طور سے متصرف ہوتا ہے۔ اسے تصور اور جمعیت بیشمار حاصل ہوتی ہے۔ اس میں توجۂ کلی اور تفکر تمامیت حد سے زیادہ درکار ہے اگر یہ بات حاصل ہے۔ تو وہ عاشق کے مرتبے میں ہو کر نظارہ کرتا ہے ؎

طالبے گردن زنم سر پیش نہ ۔ دم مزن گر صافی و سر جاں بدہ
طالبا بے سر بیا جانب خدا ۔ خوش ببیں دیدار اللہ شد لقا

خود پسند طالب سالہا سال بھی مرشد کے حضور میں رہکر بسبب بے ادبی کے وصال سے

شرح انتقال

طریقت میں بعض طالب تجلی شیطانی جو کہ نار مُردار ہے، دیکھ کر کہتے ہیں کہ ہم نے دیدار دیکھ۔ سو یاد رہے کہ معرفت کا وسیلہ دیدار موت ہے۔ کیونکہ موت کی پلصراط سے صحیح وسلامت گذر کر دوست دوست سے جا ملتا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے۔ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ لَایَخَافُ الْحَبِیْبُ مِنَ الْحَبِیْبِ وَلَا یُعَذِّبُ الْحَبِیْبُ لِلْحَبِیْبِ موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے۔ حبیب حبیب سے نہیں ڈرتا اور حبیب حبیب کو عذاب نہیں کرتا۔ ان مراتب کو مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مرنے سے پہلے مر جاؤ، کہتے ہیں ✤

بعض انسان کے مر جانے کو انتقال کہتے ہیں۔ اور بعض اس حالت کو کہتے ہیں۔ جب کہ موت کے بعد زندگی حاصل ہو کر از سر نو روح داخل ہوگی۔ اور بعض چولا بدلنے کو انتقال کہتے ہیں۔ ایسوں کو اوتار کہتے ہیں۔ لیکن یہ رسم کفار اہل زنار اور اہل نار کی ہے۔ ان بدمذہبوں کی رسم رسوم سے ہزار بار استغفار ✤

دراصل انتقال سے مراد وہ وصال ہے۔ جو فقیر اولیا اللہ کو موت کے بعد حاصل ہوتی ہے بعض کا انتقال بذریعہ موت ہوتا ہے۔ بعض کا بذریعہ مراقبہ۔ بعض کا باعیاں۔ بعض کا بوسیلہ خواب۔ اور بعض کا بذریعہ استغراق۔ اولیا اللہ ایک دم میں ہزارہا احوال سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ کبھی وہ لاالٰہ، کے مرتبے میں ہوتے ہیں۔ کبھی الا اللہ، کے مرتبے میں۔ کبھی محمد رسول اللہ، کے مرتبے میں۔ اور کبھی نور حضور کے مرتبے میں ہوتے ہیں۔ اس فانی وجود کا مرکز قبر میں انتقال ہونا اور بات ہے۔ اور بالتصور ذاتی اور باقرب انتقال اور ہے۔ اور نفس۔ قلب۔ روح۔ اور سر کا انتقال اور ہے ؎

انتقالش مے شود صد انتقال	کے شناسا ایں مراتب را خیال
بگذرد از انتقال وہم زقال	نور برسد ذات نور لازوال
ذکر حق باحق بود حق حق نما	روز اول از ذکرش اولیا

ہو چکی ہے۔ ناقص مرشد سے کچھ کام نہیں نکل سکتا۔

جہاں پر لاہوت کا دیدار اور لامکان کا راز ہے۔ وہاں پر نہ سرود ہے۔ نہ آواز ہے۔ نہ صوم ہے۔ نہ صلوٰۃ ہے۔ نہ حج نہ کعبہ نہ زکوٰۃ ہے۔ نہ مکان و درجات ہے۔ وہاں پر فنا فی اللہ بعینہٖ نور عین اللہ ذات لازوال ہے۔ یہ مرتبہ اُسے حاصل ہے۔ جو معرفت میں فنا فی اللہ بقا باللہ اور وصال لازوال کے مرتبے پر پہنچا ہوا ہے ؎

ہر کہ طالب حق لقا یا بد لقا	ہر کہ منکر حق لقا کفر انسر ہوا

سنو! مردان خدا کی راہ با توفیق ہے۔ طالب دیدار بے سر ہونا چاہیئے تاکہ اسرار کا سر حاصل کر سکے ؎

گر تو خواہی دیدن دید خدا	سرز گردن کن جدا بینی لقا
بے زباں ہم سخن باشی باعیاں	مرتبہ لاہوت این ست لامکاں
سر بریدہ بے سر اے طالب بیا	بعد ازاں دیدن خدا بر تو روا

یہ مراتب صاحب غرق کے ہیں۔ قولہ تعالےٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ جب تو باقی خیالات بھول جائے تو پھر اللہ تعالےٰ کو یاد کر۔

حدیث يَمْشِيْ عَلَى النَّاسِ بِدُوْنِ الْأَقْدَامِ قدموں کے علاوہ سر کے بل چلتا ہے۔

یہ مراتب فقر تمام کے ہیں کہ إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللهُ جب فقر اپنی تمامیت کو پہنچتا ہے تو اللہ ہی اللہ ہے۔

دیدار الٰہی کے لئے کس علم سے راہ حاصل ہوتی ہے۔ اور کونسا علم اس کا گواہ ہے۔ یہ بات اسم اللہ ذات کے تصوّر سے حاصل ہوتی ہے جس میں اللہ تعالےٰ سے وحی نفس۔ وحی قلب۔ وحی رُوح اور وحی سر کے ذریعے الہام ہوتا ہے۔ اسم ذات کے تصوّر سے نفس۔ قلب۔ رُوح اور سر سب کے سب نور ہو جاتے ہیں۔ اور طالب دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ یہ مراتب اس شخص کے ہیں، جن کا باطن معمور ہو اور جن کا وجود مغفور ہو۔ قولہ تعالیٰ لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اللہ تعالےٰ تیرے پہلے اور پچھلے گناہ بخشدیگا۔

ازطالبانِ صادقاں قوت تمام ہر یکے طالب خدا را ایں اعلام

طالبِ حق کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم ہے کہ جو کچھ اس کا مطلب ہے مجھ سے طلب کرے۔ اور مجھے بھی قسم ہے کہ مَیں اسے پورا نہ کروں یعنی مَیں ضرور پورا کرونگا۔ کیونکہ طریقہ قادری میں مجھے ساری توفیق اور قدرت حاصل ہے ؎

ہیچ طالب را ندیدم در جہاں ہر کہ طالب میشود دشمن بجاں
اوّلاً طالب بود مثل غلام بعد ازاں دشمن شود شیطان تمام

قولہٗ تعالیٰ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ کیا مَیں نے تم سے عہد نہیں کیا تھا۔ اے آدم کی اولاد تم شیطان کی عبادت نہ کرو۔ کیونکہ وہ تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔ اگر یہ صورت نہیں تو طالب بمنزلہ کُتّے کے ہے۔ حدیث لَا تُنْثِرُوا الدُّرَّ فِيْ اَفْوَاهِ الْكِلَابِ کُتّے کے مُنہ میں موتی نہ دو۔

اہلِ حضور قادری طالبوں پر حضوری کی راہ صاف کرتا ہے۔ اور حضور دکھا دیتا ہے ؎

ہر کہ مے بیند بود دایم حضور ہر طعامے در شکم زو گشتہ نور
راہ دیدار است وگر گمراہ تر چشم از برائے دید دیدارش نگر
چشم بینا ے بود چشم گواہ با گواہی شد روا چشمے نگاہ
گر کور را صد یار بنمائم لقا کور مادر زاد کے بیند خدا
ہر کہ مے بیند نیاید زو آواز گونگی کہ از جاں مردہ او پردہ راز

حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ اُس کی زبان گونگی ہوگئی ؎

فرض و واجب سنّت و ہم مستحب جملہ را کردم حضوری راز رب
ایں نماز دائمی را نگہدار تا ہر نماز وقت باشد برقرار

حدیث مَنْ لَّمْ يُؤَدِّ فَرْضَ الْوَقْتِ الدَّائِمِ لَمْ يُقْبَلِ اللّٰهُ فَرْضَ الْوَقْتِ وَمَنْ لَّمْ يُؤَدِّ فَرْضَ الْوَقْتِ لَمْ يُقْبَلِ اللّٰهُ فَرْضَ الدَّائِمِ جو شخص فرض دائمی کو ادا نہیں کرتا

کو وہ کچھ سکھا دیا جو اُسے معلوم نہ تھا۔ اس قول اور نیز اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن رحمٰن نے سکھایا قرآن۔ سے ظاہر ہے کہ انسان عالم ہے۔ اور وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ ہم نے بنی آدم کو معزز بنایا۔ سے ظاہر ہے کہ انسان کو مرتبہ عطا کیا گیا ہے اور نیز نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ہم شہ رگ سے بھی بڑھ کر اُس کے نزدیک ہیں۔ سے بھی یہی بات ثابت ہے۔ اور عالم بھی انسان ہے جیسا کہ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ تمہارے نفسوں میں ہے کیا تم اُسے نہیں دیکھتے۔ سے ظاہر ہے ✦

صاحب عبارت۔ صاحب خبر اور عالم و عارف بھی انسان ہے۔ اسم اعظم اور تمام علوم ایک ہی اسم میں شامل ہیں اور ایک ہی اسم سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور وہ اسم اسم اللہ ذات ہے کہ کلمۂ طیبہ کو اسم اعظم اَللّٰهُ، اِلَّا اللّٰهُ، لَهٗ، اَللّٰهُ، لِلّٰهِ، لَهٗ، هُوْ سے آشنائی ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ جو شخص کلمہ طیبہ کو کنہ کُن سے پڑھتا ہے، وہ ہر علم سے واقف ہو جاتا ہے۔ اور اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ انسان اور حیوان میں صرف علم کا فرق ہے۔ علم کے ذریعے عین با عین پڑھتا ہے اور عین جانتا ہے ؎

گر بخوانی علم و کتب صد ہزار　　تا انتہا سے معرفت پروردگار

بے معرفت علم کا عالم شیطان ہے اور با معرفت علم کا عالم حضرت آدم علیہ السلام انسان ہے ✦

شرح علم دعوت و عامل دعوت

کامل عامل ایک دم میں ساری مشکلات کو بغیر رجعت سلب اور زوال حل کر سکتا ہے۔ عالم باللہ ولی اللہ۔ صاحب دعوت حضوری اللہ سے با تصور و با توجہ پڑھتا ہے۔ اور اسے قرب و وصال کا تصرف حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ ماضی حال اور مستقبل کے حالات سے بخوبی واقف ہو جاتا ہے۔ جو کچھ وہ دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہتا ہے۔ اس کی زبان موذیوں کو قتل کرنے کے لئے بمنزلہ ننگی تلوار ہے اُقْتُلُوا الْمُؤْذِيَاتِ قَبْلَ الْاِيْذَاءِ موذی کو ایذا پہنچانے سے پہلے ہی قتل کر دو ✦

نیز ایسا شخص حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے خالی نہ ہوگا ٭

حضوری کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ حضوری نفس۔ حضوری قلب۔ حضوری روح۔ حضوری سر۔ حضوری الہام و آواز۔ حضوری معرفت۔ حضور غرق جان باز۔ حضوری باعیاں حضوری باشتغال وہم دآگاہ۔ حضوری فنا فی اللہ بقا باللہ۔ تجلیات کے مشاہدے میں عین باعین۔ رمز با رمز۔ توجہ با توجہ۔ شعلہ باشعلہ۔ تصور با تصور۔ تفکر با تفکر ہوتا ہے ان تمام حضوریات کو مرشد کامل قادری سکھا سکتا ہے۔ اور اہل تلقین کو یقیناً دلاسکتا ہے ؎

ایں علم دیگر بود وسیلہ حضور	واں علم دیگر بود عقل و شعور
عقل یک گنج ہست با قرب خدا	آں عالمے بے عجب و کبر و ریا

پہلے مرشد کو طالب۔ پیر کو مرید اور استاد کو شاگرد کے ساتھ منصفانہ برتاؤ کرنا چاہیئے۔ اور انسانیت اور آدمیت سے کام لینا چاہیئے۔ انسان کی یہ صفات ہونی چاہئیں کہ با جمعیت۔ حلم سے حلیم۔ حکمت سے حکیم۔ علم سے علیم۔ عظمت میں عظیم۔ کرم میں کریم۔ سلیم القلب۔ با صراط مستقیم اور وعدہ ازل پر قایم ہو۔ یعنی اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ تم میرے عہد کو پورا کرو۔ تو میں تمہارے عہد کو پورا کرونگا۔ صدق قدیم رکھتا ہو نفس شیطان اور دنیا پر غالب ہو۔ نعمت منعم میں نعیم ہو۔ ہمیشہ حق کی طرف متوجہ و مستغرق ہو۔ باطل اور تفرق سے بیزار رہو۔ بلحاظ وجود مستغرق ہو۔ اور اس میں غضب۔ غیر۔ غیریت۔ غلیظ اور غلاظت نہ ہو۔ جو شخص ان صفات سے متصف ہے۔ وہ اشرف الانسان ہے۔ اور جو نہیں وہ انسان صورت حیوان سیرت اور طامع اور پریشان ہے ؎

آدمی با عقل و ادب دو گواہ	آدمی با معرفت قرب الٰہ
با حضوری آدمی کشف القبور	عقل تم این ہست با ختم شعور

جو انسان ہے۔ اس کی ایک ہی بات کی قیمت سونے چاندی سے بہتر ہے۔ آدمی میں جو قدرت ہے تو اس واسطے ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا ایک بھید ہے۔ جیسا کہ اس حدیث قدسی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّهٗ انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں۔ قولہ تعالےٰ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ انسان

کامل دعوت کو دعوت و ورد و وظائف کے شروع ہی میں جو کچھ لوح محفوظ میں لکھا ہے، فرشتہ موکل اس کی آگاہی دیتا ہے۔ اور اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ پھر لوح محفوظ کے علم کے موافق فرشتہ موکل آواز دیتا ہے۔ اگر یہ حالت ہو تو اہل دعوت کو خام اور علم دعوت میں ناتمام سمجھنا چاہئے۔

علم دعوت میں کامل عامل اور عالم باللہ وہ شخص ہے کہ دعوت اور ورد و وظائف کے شروع ہی میں روشن ضمیر ہو۔ اور تمام انبیا اور اولیا کی پاک روحیں آموجود ہوں اور اسے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لیجائیں۔ اور گرد اگر حلقہ باندھ کر وہ اس سے مل کر علم دعوت پڑھیں۔ اور قرب الٰہی سے الہام حاصل ہو۔ اور وہ منظور نظر ہو۔ جو کچھ باطن میں حکم ہو وہ مقصود کے موافق ظاہر ہو جائے۔ یہ مراتب غالب الاولیا اور شہسوار فقیر کے ہیں ؎

ہر کرا شد قرب قرآں در خبر ہر حروف آں گنج آں را در نظر
عامل دعوت بود صاحب وصال لا سلب لا رجعت شد لازوال
یا دنت عزت باہو از ہو باخدا یک دمے یک ہو کند عالم فنا

اس قسم کے مراتب اولیا اللہ کی قبروں۔ قرآن شریف اور قرب فنا فی اللہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان کے حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عامل منہ کی زبان سے دعوت نہ پڑھے۔ کیونکہ زبان نیک و بد گفتگو سے عموماً آلودہ ہوتی ہے۔ اور اس لئے قرآن پڑھنے کے لائق نہیں۔ بلکہ وہ دل کی زبان سے پڑھے۔ اور صاحب دل سنے یا سر کی زبان سے پڑھے اور صاحب سر قلب اسے سنے ؎

شد وجود گنج کانے حق کرم ہر کہ واقف معرفت آں اہل دم

قولہ تعالےٰ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي اور میں نے اس میں اپنی روح میں سے پھونکا۔

اس قسم کی دعوت کا کامل عامل بمنزلہ کشتیبان ہے اور قرآن شریف بمنزلہ سمندر ہے۔ وہ اس طرح پڑھتا ہے کہ کعبہ۔ مدینہ۔ عرش۔ کرسی۔ اور لوح وقلم سب کو عرش سے فرش تک ہلا دیتا ہے۔ اور تمام روحانیات کو دیکھتا ہے۔ بشرطیکہ وہ جلالیت سے پڑھے۔ اور اگر جمالیت سے پڑھے تو تمام انبیا اولیا اور فرشتے دست حیرت وحسرت ملتے ہیں۔ اور تمام جن دیو پری وغیرہ اس کے گرد جزع وفزع کرتے ہیں۔ یہ

ان کا مرشد خام اور رُو سیاہ ہوتا ہے۔ اگر مرشد کی تقلید مرید کرے۔ تو یہ پیر کے لئے کبیرہ گناہ ہے۔ مرشد خام اپنے طالب کو ذکر۔ فکر۔ مراقبہ اور بادشاہوں اور امرا کو مسخر کرنے کے لئے نقوش کے پُر کرنے اور وظائف عدد بتلاتا ہے۔ اور اسے قرب الٰہی اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی مطلق خبر نہیں ہوتی۔ دنیا اور آخرت میں ایسا مرید اور طالب رُوسیاہ رہتا ہے۔ سو مرید کو لازم ہے کہ ناقص مرشد کو پہلے ہی دن تین طلاق دیکر کسی کامل مرشد کی خدمت میں حاضر ہووے۔ جو کہ اسے پہلے ہی روز محرم راز اور واصل معرفت پروردگار کرے ✤

واضح رہے کہ حسب ذیل نقش اما العلم والعلوم ہے۔ کیونکہ ہر ایک علم و معرفت کی حقیقت اس نقش پر توجہ کرنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جس نے اسم اللہ جلشانہ کی کنہ دریافت کر لی وہ غالب الاولیأ ہو گیا اور مخدوم بن گیا۔ اور جو اسم اللہ کا منکر ہے اور اسے اس اسم کا کچھ تصرف حاصل نہیں وہ محروم ہے

جل جلالہ

اللہ

اسم اللہ جلشانہ ذات حاضرات

یہ ایسی راہ ہے جس کی ابتدا میں حضوری اللہ سے مشرف ہوتا ہے۔ اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوتا ہے۔ اور لاہوت و لامکان کو عیاں دیکھتا ہے۔ جیسا کہ کوہ طور سے حضرت موسےٰ علیہ السلام نے نور کو دیکھا تھا۔ وہاں پہ نہ جسم ہے نہ جان ہے۔ ان

مراتب کو احمق حیوان کیا جانے ✤

نقش اسم محمّد صلے اللہ علیہ آلہ وسلم حسب ذیل ہے۔ اس پر اگر جان نثار فدا اور تصدق ہو۔ تو ایک ہی دم میں اُسے اس نقش سے ہزارہا روے محمدی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم دکھلائی دیتے ہیں۔ لیکن یقین کا ہونا ضروری ہے۔ یہ راہ فیض بخش اور متقی ازل کا فضل اور هُدًى لِلْمُتَّقِيْنَ یعنی متقیوں کے لئے ہدایت ہے ✤

قبض البرکات

جمعیت با جمال محمدی صلے اللہ علیہ وسلم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

گنج الفضل

وصال الازوال

واضح رہے کہ اسم محمّد صلے اللہ علیہ وسلم میں چار حرف ہیں۔ یعنی م ا ح م، د پس حرف میم کے تصور سے مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور ح کے تصور سے حضوری حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور میم اور د سے حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا ہمنفس۔ دم بادم اور سر سے باسخن ہوجاتا ہے ✤

واضح رہے کہ اہل محبت محبت کے آئینے سے دیکھا کرتے ہیں۔ اور آئینۂ محبت شرف حضور ہے۔ جس سے اہل حضور کو جمعیت حضور بامراد حاصل ہوتی ہے۔ جو دیدار حضور کو پہنچ چکا اسے مذہب ملت سے کیا سروکار۔ یعنی اس کا نفس فانی قلب صافی

اس توجہ سے انسان تیغ برہنہ بنجاتا ہے۔ اور اس کے تفکر سے تمامیت فیض حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے تصور سے ترحم اور تصرف سے سخاوت نصیب ہوتی ہے جو شخص اس دائرے کو ہمیشہ مدنظر رکھتا ہے۔ وہ ابتدا اور انتہا والوں سے بازی جیت جاتا ہے۔ اور دونوں جہان میں زندہ ہے، کبھی نہیں مرتا۔ اس دائرہ سے مفتاح الارواح کلید توحید وتجرید وتفرید۔ نورِ حضور۔ قدر قرب اور فنا وبقا حاصل ہوتی ہیں۔ دعوت قبور کے علم سے کامل فقیر کو حضور کا تصور حاصل ہوتا ہے ✣

دعوت تین طرح کی ہوتی ہے:۔

ایک تو دعوت پڑھنا عظیمت وغیرہ کا جن سے جنوں کو قابو میں لایا جاتا ہے

دوسرے دعوت پڑھنے سے موکل فرشتے کو قابو میں لانا۔ اس دعوت والے جنونی ہیں۔ وہ تمام حیوانات کا گوشت جمالی۔ جلالی اور کمالی والے نہیں کھاتے۔ اور بڑی احتیاط کرتے ہیں۔ اگر غسل ٹوٹ جائے تو فوراً انہیں غسل کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کی دعوت جن اور فرشتوں وغیرہ کے مسخر کرنے کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اور یہ سراسر کفر۔ شرک۔ نفاق اور استدراج ہے ✣

تیسرے تمام انبیاء اولیاء شہدا غوث قطب اور ابدال کی روحوں کو اپنے قبضے میں لانا۔ جو شخص اسے پڑھتا ہے اسے اسم اللہ ذات کی حضوری سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اس کا عمل قیامت تک باز نہیں رہیگا۔ بلکہ دعوت قبور اور کشف الارواح کا عامل بمنزلہ شہسوار اور نظار کے ہوتا ہے۔ جو ایک ہی ہفتے میں مشرق سے مغرب تک کے ملک کو اپنے قبضے میں لے آتا ہے۔ اور تمام آدمی اس کے فرمانبردار ہوتے ہیں۔ نیز عالم۔ عامل۔ صاحب دعوت قبور کے ساتوں اعضا اسم اللہ ذات کے تصور سے سراسر نور ہوجاتے ہیں۔ اور اولیاء اللہ کی قبروں پر تیغ برہنہ لیجا کر کہتا ہے اُحْضُرُوْا لِلْمُسَخَّرَاتِ یَا مَلِكُ الْاَرْوَاحِ الْمُقَدَّسِ اور نیز قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ کے جذب سے روحانی بمعہ وجود ظاہر قبر سے نکلکر السلام علیکم کہتا ہے اور دعوت کا پڑھنے والا وعلیکم السلام کہتا ہے۔ اور اہل قبور سے مصافحہ کرتا ہے۔ اور ایک دوسرے سے ظاہری آنکھوں سے ملاقات کرتا ہے۔ اور روحانی اسے اللہ تعالے کے غیبی لاریبی خزانوں کا تصرف بخشتا ہے۔ اور ظاہری آنکھوں سے غیب کو دیکھتا ہے۔ اور جب خزانے دیکھ لیتا ہے

الله
لا اله الا الله محمد رسول الله
ھو
سر
خرطوم
تفکر
نور الله
توجہ حضور
ومشاہدہ
عالم الغیب والشہادة
ھو الرحمن الرحیم
محمد صلی الله علیہ وسلم
الله محمد
الله محمد
علم من لدنی
الله
وصال
الله
کشائش حواس باطن
الله
مجمل حواس ظاہر

تصور تصرف یَا مُجِیبُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا وَاسِعُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا وَدُودُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا مَجِیدُ کلید حاضرات
تصور تصرف یَا بَاعِثُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا شَہِیدُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا حَقُّ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا وَکِیلُ کلید حاضرات
تصور تصرف یَا قَوِیُّ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا فَتَّاحُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا قَابِضُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا عَالِمُ کلید حاضرات
تصور تصرف یَا بَاسِطُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا حَفِیظُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا رَبُّ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا رَافِعُ کلید حاضرات
تصور تصرف یَا مُعِزُّ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا مَنَّانُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا سَمِیعُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا بَصِیرُ کلید حاضرات
تصور تصرف یَا حَکَمُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا عَدْلُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا خَبِیرُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا حَکِیمُ کلید حاضرات
تصور تصرف یَا عَظِیمُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا عَلِیمُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا غَفُورُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا مُبِینُ کلید حاضرات
تصور تصرف یَا وَلِیُّ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا حَمِیدُ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا حَیُّ کلید حاضرات	تصور تصرف یَا بَدِیعُ کلید حاضرات

تصور تصرف کلید حاضرات
یا صانع یا رافع یا نور یا ہادی
یا باقی یا رشید یا صبور لیس
کمثلہ شیء وھو السمیع
العلیم وعلام الحق انک
لا تخلف المیعاد محمد محمود
احمد حامد فقر فیض
فیض فضل جمعیت کل
بسم

تصور
تصرف
کلید
حاضرات
یا محیی
یا ممیت
یا حی
یا قیوم
یا قابض
یا احد
یا صمد
یا قادر
یا مقتدر
یا مقدم
یا موخر
یا اول
یا آخر
یا ظاہر
یا باطن
یا والی
یا متعالی
یا بر
یا تواب
یا منعم
یا منتقم
یا عفو
یا رؤف
یا مالک
یا ذوالجلال والاکرام
یا مقیت
یا جامع
یا غنی
یا مغنی
یا معطی
یا مانع

اے طالب! ذیل میں اسماء الحسنیٰ کی شرح - فوائد مع علامت اسم جمالی و جلالی اور عدد معتبر کتابوں سے منتخب کر کے لکھے گئے ہیں - ان کا وظیفہ طالبوں کے لئے ایک لا انتہا خزانہ اور بے بہا موتی ہے - اور دنیا کے شر سے بچنے اور عاقبت کی نیکی حاصل کرنے کا وسیلہ ہے +

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا اَللّٰهُ — اے معبود - اے خدائے بزرگ — اسم ذات — ۶۶

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

خاصیت - جو شخص ہزار مرتبہ پڑھے وہ صاحب یقین ہوجاتا ہے - جو شخص ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے وہ صاحب باطن اور کشف ہو جاتا ہے - اگر کوئی شخص چالیس روز ہر دن تین ہزار مرتبہ لکھ کر آٹے میں گولیاں باندھ کر دریا میں پھینکے - تو انشاء اللہ تعالےٰ اس کی مراد پوری ہوگی +

یَا رَحْمٰنُ — اے بہت بخشنے والے — جمالی — ۲۹۸

خاصیت - جو شخص فجر کی نماز کے بعد ۲۹۸ مرتبہ پڑھے اللہ تعالےٰ اس پر بہت رحم کرتا ہے - اور جو شخص ہر نماز کے بعد الرحمٰن الرحیم کا وظیفہ مقرر کرتا ہے - اللہ تعالےٰ اُس کے دل سے غفلت نسیان اور قساوت دور کر دیتا ہے - اور اس کے دل کو نور باطنی سے روشن کرتا ہے +

یَا رَحِیْمُ — اے مہربان — جمالی — ۲۵۸

خاصیت - جو شخص اس کو پانسو مرتبہ پڑھے - اسے دولت ملتی ہے - اور ساری خلقت اس پر مہربان ہوتی ہے - اور اگر اکتالیس مرتبہ اکتالیس روز تک یا رحمٰن و رحیم ملا پڑھے تو اس کی ضروری حاجتیں کبھی نہ رکیں +

یَا مَالِکُ — اے بادشاہ — جمالی — ۹۰

خاصیت - جو شخص اس اسم کو قدوس کے ساتھ ملا کر پڑھے - اگر صاحب ملک ہو - تو اللہ تعالےٰ اس کے ملک کو ہمیشہ رکھے نہیں تو اس کا نفس اس کا فرمانبردا[ر] اور تابعدار بنجائے +

اسم	معنی		عدد	خاصیت
یا جبّار	اے نقصان کے پورا کرنے والے	جلالی	۲۰۶	**خاصیت**۔ جو شخص مسبّعات عشر کے بعد اکتالیس مرتبہ یہ اسم پڑھے۔ وہ طاعون کے شر سے امن میں رہے۔ اور اگر ہمیشہ پڑھا کرے تو خلقت کی بدگوئی اور غیبت سے نڈر رہے۔ اور اگر نقش لکھوا کر انگوٹھی کے طور پر پہنے تو خلقت کے دلوں میں اس کی ہیبت و شوکت پیدا ہو ✤
یا متکبّر	اے بزرگ و بے مثل	جلالی	۶۶۲	**خاصیت**۔ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے ہم بستر ہونے وقت دخول سے پہلے دس مرتبہ یہ اسم پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیک اور پرہیزگار لڑکا عطا کرے۔ اگر ہر کام کی ابتدا میں بکثرت پڑھے تو مراد کو پہنچے۔ اگر اکیس مرتبہ پڑھے تو خواب میں ہرگز نہ ڈرے ✤
یا خالق	اے ہر چیز کو پیدا کرنیوالے	جمالی	۷۳۱	**خاصیت**۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اس کے لئے قیامت تک عبادت کرتا ہے۔ اور قیامت کے دن اس شخص کا چہرہ روشن اور منوّر ہوگا۔ اور اگر لڑائی میں بکثرت پڑھے تو دشمن پر غالب آئے ✤
یا بارئ	اے خلقت کے پیدا کرنیوالے	جلالی	۲۱۳	**خاصیت**۔ جو شخص اس اسم کو ہفتے میں سو بار پڑھیگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبر میں نہ چھوڑیگا بلکہ بہشت کے باغ میں لیجائیگا۔ اگر ہر جمعہ کو دس مرتبہ پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے نیک فرزند عطا فرمائیگا ✤
یا مصوّر	اے خلقت کی صورت بنانے والے	جلالی	۳۳۶	**خاصیت**۔ جو عورت بانجھ ہو۔ وہ اگر سات روزے رکھے اور افطار کے وقت اکیس مرتبہ یہ اسم پڑھ کر پانی پر دم کرکے پیا کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے نیک فرزند عطا کریگا۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھیگا اُس کے سارے مشکل کام آسان ہو جائینگے ✤
یا غفّار	اے گناہوں کے بخشنے والے	جمالی	۱۲۸۱	**خاصیت**۔ جو شخص جمعہ کی نماز کے بعد سو مرتبہ اِغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ یَا غَفَّارُ پڑھے اللہ تعالیٰ اُسے اپنے بخشے ہوؤں میں سے بنائیگا۔ اور آخرت میں اُسے اپنی مغفرت اور عنایت کا امیدوار بنائیگا۔ اللہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صاحب فضل عظیم ہے ✤

اسم	معنی	قسم	عدد	خاصیت
یَاغَفُوْرُ	اے بخشنے والے	جمالی	۱۲۸۶	خاصیت۔ جو شخص مریض یا غمناک ہو۔ وہ اس اسم کو لکھ کر روٹی میں رکھ کر کھا جائے۔ انشاءاللہ صحت پائیگا۔ اس اسم کو کثرت سے پڑھنے سے دل کی سیاہی دُور ہوتی ہے۔ جو شخص سربسجود ہو کر تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ پڑھے۔ اس کے جرم بخشے جاتے ہیں ❖
یَاشَکُوْرُ	اے شکر کرنیوالوں کا قدر کرنیوالے	جمالی	۵۲۶	خاصیت۔ جس شخص کو کسی قسم کی تنگی ہو۔ وہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی جائے۔ اور دل اور آنکھ پر ملے شفا پائیگا اور جو ہر روز پانچ ہزار مرتبہ پڑھیگا۔ قیامت کے دن اس کا مرتبہ بلند ہوگا ❖
یَاعَلِیُّ	اے سب سے بلند	جلالی	۱۱۰	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے اور اپنے پاس رکھے تو اگر بے عزت ہے تو معزز بنجائیگا۔ اگر فقیر ہے تو دولتمند ہوجائیگا۔ اگر سفر میں مبتلا ہے تو وطن میں آجائیگا۔ اگر تین مرتبہ پڑھ کر ورم پر دم کرے تو ورم دُور ہوجائے ❖
یَاکَبِیْرُ	اے سب سے بڑے	جمالی	۲۳۲	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو بہت پڑھیگا۔ عالی قدر ہوجائیگا اگر حاکم یا بادشاہ اس کی مداومت کرے تو اس کی عیش زیادہ ہوگی اور اُس کی مہمات سرانجام ہونگی۔ اگر نو مرتبہ پڑھ کر بیمار پر دم کریگا تو شفا پائیگا ❖
یَاحَفِیْظُ	اے خلقت کو نگاہ رکھنے والے	جمالی	۹۹۸	خاصیت۔ جس شخص کو جلنے۔ غرق ہونے۔ زخم لگنے یا جن و پری کا وہم ہو۔ یا اسے نظر حرام اور نظر بد کا اندیشہ ہو۔ وہ اس اسم کو لکھ کر بازو پر باندھے۔ تو انشاءاللہ امن میں رہیگا۔ اور اگر ہیضہ کی بیماری میں دم کرے تو شفا پائیگا ❖
یَامُقِیْتُ	اے قوت دینے والے	جلالی	۵۵۰	خاصیت۔ جس کی آنکھ درد کرتی ہو۔ یا سُرخ ہوگئی ہو تو دس مرتبہ پڑھ کر دم کرنے سے شفا ہوگی۔ اور اگر کوئی شخص مفلس و مسکین ہو یا کسی مسکین کو دیکھے یا لڑکا بدچلن ہو تو خالی آبخورے پر سات بار پڑھ کر پھونکے اور اس میں پانی ڈالکر خود پیئے یا پلائے تو اللہ تعالیٰ فضل کریگا ❖

اسم	معنی		عدد	خاصیت
یا وکیل	اے کام بنانے والے	جمالی	۶۶	خاصیت۔ اگر کسی کو بجلی گرنے۔ آندھی۔ طوفان یا آگ کا ڈر ہو۔ وہ اسم کا ورد کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ امن میں رہیگا۔ اگر کسی خوفناک مقام پر پڑھیگا تو بیخوف ہو جائیگا۔ جو شخص ہر روز عصر کے وقت سات مرتبہ پڑھیگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حفظ و امن میں رہیگا۔
یا قوی	اے طاقت ور	جلالی	۱۱۶	خاصیت۔ جس کا دشمن قوی ہوا اور اُس کے دفع کرنے سے عاجز ہو۔ تو تھوڑا آٹا لیکر اس کی ایک ہزار ایک گولیاں بنالے۔ اور ایک ایک گولی اُٹھا کر دفع دشمن کی نیت سے یا قوی پڑھ کر مرغ کو ڈالتا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن مقہور ہوگا۔
یا متین	اے مضبوط	جمالی	۵۰۰	خاصیت۔ اگر بچے کا دودھ چھڑانے میں تکلیف ہو۔ یا دودھ میں کمی آگئی ہو۔ تو اس اسم کو لکھ کر اس بچے کو پلائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بچہ صبر کریگا۔ یا دودھ زیادہ ہو جائیگا۔ ہر مہم کیلئے آدیت وار کے روز پہلی ساعت میں سات مرتبہ پڑھے انشاء اللہ مہم سرانجام ہوگی۔
یا ولی	اے دوست مومناں	جمالی	۴۶	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھیگا وہ لوگوں کے دل سے واقف ہو جائیگا۔ اور جس کی عورت یا لونڈی بدمزاج ہو وہ اس کے روبرو آتے وقت اس اسم کو بکثرت پڑھے۔ انشاء اللہ وہ نیک ہو جائیگی۔
یا حمید	اے اپنی ذات کا وصف کرنے والے	جمالی	۶۲	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو بکثرت پڑھے وہ پسندیدہ فعال ہو جائیگا۔ اور فحش اور بدزبانی سے امن میں رہیگا۔ اگر اس کو پیالے میں لکھکر پانی میں ڈالکر پئے گا۔ یا نوّے بار پڑھیگا۔ وہ نیک ہو جائیگا۔
یا محصی	اے احاطہ کرنے والے	جلالی	۱۴۸	خاصیت۔ جو شخص جمعہ کی رات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیگا وہ عذاب قبر سے نجات پائیگا۔ اور جو ہر روز دس مرتبہ پڑھیگا۔ وہ رات کو نہیں ڈریگا۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہیگا۔

اسم	معنی	قسم	عدد	خاصیت
یَا مُبْدِئُ	اے پیدا کرنے والے	جلالی	۵۶	خاصیت۔ جس شخص کو اسقاط حمل کا ڈر ہو۔ وہ سحر کے وقت نوّے مرتبہ پڑھ کر عورت کے شکم پر انگشت شہادت لگائے انشاء اللہ تعالے حمل ساقط نہیں ہو گا ❖
یَا مُعِیْدُ	اے دوسری بار پیدا کرنیوالے	جمالی	۱۲۴	خاصیت۔ اگر کسی غائب کے آنے کے لئے پڑھنا چاہے تو گھر کے چاروں کونوں میں ستر ستر مرتبہ پڑھے اور بعد ازاں کہے اے پروردگار! غائب شدہ کو لا۔ یعنی یَا مُعِیْدُ غائب شدہ آجائے۔ سات روز نہیں گذرنے پائینگے کہ غائب یا اُس کی خبر آجائیگی ❖
یَا مُحْیِیْ	اے زندہ کرنیوالے	جلالی	۵۸	خاصیت۔ جو شخص درد و رنج یا چیز کے گم ہونے سے ڈرے وہ اس اسم کو سات مرتبہ پڑھے۔ تو اس کا ڈر جاتا رہیگا۔ ہفت اندام کے درد کے لئے سات روز تک ایک سو سات مرتبہ پڑھ کر دم کیا کرے تو انشاء اللہ تعالے شفا پائیگا۔ اگر اس اسم پر مداومت کرے تو اس کا دل زندہ ہوجائیگا ❖
یَا مُمِیْتُ	اے مردہ کرنیوالے	جلالی	۴۹۰	خاصیت۔ جس کا نفس سرکش ہوجائے اور اللہ تعالیٰ کی متابعت نہ کرے۔ وہ سوتے وقت ہاتھ سینے پر رکھ کر اس اسم کو پڑھتا پڑھتا سو جائے۔ تو اللہ تعالے اُس کے نفس کو فرمانبردار بنا دیگا۔ اگر سات مرتبہ پڑھ کر اپنے اُوپر دم کرے تو جادو کا اثر ہرگز نہ ہو ❖
یَا حَیُّ	اے زندہ و قایم	جلالی	۱۸	خاصیت۔ اگر کوئی بیمار ہو۔ تو وہ خود اس اسم کو بکثرت پڑھے یا دوسرا پڑھ کر اس پر دم کرے تو شفا پائیگا۔ اگر لکھ کر اپنے روبرو رکھے تو بہت جلدی شفا پائیگا۔ اگر ہر روز ستر مرتبہ پڑھے۔ تو اُس کی عمر دراز ہوگی ❖
یَا قَیُّوْمُ	اے قایم رہنے والے	جلالی	۱۵۶	جو شخص سحر کے وقت اس اسم کو پڑھیگا۔ لوگوں کے دل پر قابض ہوجائیگا یعنی خلقت اسے محبت کریگی۔ اور اُس کی مہمات حسب دلخواہ پوری ہونگی۔ اور اس کا دل ہمیشہ خوش رہیگا ❖

اسم	ترجمہ	جلالی	خاصیت
یَا مُقْتَدِرُ	اے قدرت ظاہر کرنیوالے	۷۴۴	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھے۔ اس کے سارے کام آسان ہوجائیں اور اس کے وجود سے غفلت نکلجائے۔ اگر صبح اٹھتے وقت اس اسم کو اکیس ۲۱ بار پڑھے تو اس کے سارے کام اللہ تعالیٰ سنوار دے ✤
یَا مُقَدِّمُ	اے پیشتر	۱۸۴	خاصیت۔ جو شخص میدان جنگ میں اس اسم کو پڑھیگا۔ اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچیگی۔ اور جو اس اسم کا وظیفہ کرے اس کا نفس مطمئنہ ہوجائیگا۔ اور طاعت الٰہی میں فرمانبردار بنجائیگا۔ جو شخص نو مرتبہ پڑھ کر مٹھائی پر دم کرکے کسی کو کھلادے وہ اس کا فریفتہ ہوجائے ✤
یَا مُؤَخِّرُ	اے دشمنوں کو پیچھے ڈالنے والے	۸۴۶	خاصیت۔ جو شخص اس اسم مبارک کی ایک تسبیح پڑھیگا۔ اس کے دل میں کسی کی محبت نہ رہیگی۔ اگر اس کو سو مرتبہ پڑھیگا تو اسکے سارے کام سرانجام ہوجائینگے۔ اگر اکتالیس مرتبہ پڑھیگا تو اس کا نفس فرمانبردار ہوجائیگا ✤
یَا اَوَّلُ	اے سب سے اول	۳۷	خاصیت۔ جس کے اولاد نہ ہو وہ اگر چالیس دن پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے نیک فرزند عطا کریگا۔ اگر چالیس جمعرات کو ہزار بار پڑھے تو اس کی تمام مرادیں برآئیں۔ اگر ہر روز تسخیر کی نیت سے پڑھے تو خلقت مسخر ہوجائے ✤
یَا آخِرُ	اے سب سے آخر	۸۰۱	خاصیت۔ جس کی آخری عمر آگئی ہو اور کوئی عمل نیک نہ کیا ہو وہ اس اسم کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اُس کا خاتمہ بالخیر کریگا۔ جو شخص اس اسم کو پڑھ کر کہیں جائیگا عزت و وقعت پائیگا ✤
یَا ظَاهِرُ	اے اپنی صفات سے ظاہر	۱۱۰۶	خاصیت۔ جو شخص اشراق کی نماز کے بعد اس اسم کو پانسو مرتبہ پڑھے اس کی آنکھ روشن ہوجائے۔ اگر ہوا یا مینہ کا خوف ہو تو بکثرت پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ حفظ و امن میں رہیگا۔ اگر کمزور دیوار پر لکھدے تو دیوار نہیں گریگی۔ اگر سرمے پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرکے آنکھ میں لگائے تو خلقت اس پر مہربان ہو ✤

اسم	معنی		عدد	خاصیت
یَا غَنِیُّ	اے بے پرواہ	جلالی	۱۰۶۰	خاصیت۔ جو شخص طمع میں مبتلا ہو۔ وہ اس اسم کو ہر عضو پر پڑھے اور ہاتھ پھیلا دے۔ تو حق تعالےٰ اُس کی مصیبت کو دور کریگا۔ اور جو ہر روز ستر مرتبہ پڑھے اُس کے مال میں برکت ہو ✤
یَا مُغْنِیُ	اے بے پرواہ کرنیوالے	جمالی	۱۱۰۰	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کو دس جمعے تک ہر جمعہ کو ہزار بار پڑھیگا خلقت سے بے نیاز ہو جائیگا۔ مفید عالم کتاب میں لکھا ہے۔ جو شخص جماع کرتے وقت ستر مرتبہ پڑھیگا۔ امساک زیادہ ہو جائیگا ✤
یَا مَانِعُ	اے منع کرنے والے	جلالی	۱۶۱	خاصیت۔ جب عورت خاوند میں باہم نارضگی ہو تو پاس جانے سے پہلے بیس مرتبہ پڑھ لے۔ تو غصہ جاتا رہیگا۔ حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ جو یا معطی پڑھیگا لا یحتاج ہو جائیگا ✤
یَا ضَارُّ	اے ضرر پہنچانیوالے	جلالی	۱۰۰۱	خاصیت۔ جس کو کوئی حال یا مقام میسر نہ ہو۔ وہ اس اسم کو ہر جمعہ کی رات کو سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالےٰ اُسے شاہی عنایت فرمائیگا۔ اور اس کا مرتبہ اہل قرب کے برابر بنا دیگا۔ اس کے ظاہری کمال کی کوئی انتہا نہ ہوگی ✤
یَا نُوْرُ	اے روشنی بخشنے والے	جمالی	۲۵۶	خاصیت۔ جو شخص ہر جمعرات کو سات مرتبہ سورہ نور پڑھ کر ایک ہزار ایک مرتبہ یہ اسم پڑھیگا۔ اس کے دل میں نور پیدا ہوگا۔ اگر فجر کے وقت روز پڑھیگا۔ تو اُس کا دل منور اور روشن ہو جائیگا ✤
یَا نَافِعُ	اے نفع دینے والے	جلالی	۲۰۱	خاصیت۔ جو شخص کشتی میں بیٹھ کر اس اسم کو بکثرت پڑھے وہ ہر آفت سے بچیگا۔ اگر ہر کام کے شروع میں اکتالیس مرتبہ پڑھیگا۔ تو اس کا کام حسب دلخواہ ہوگا ✤ جو ماہ رجب میں ورد کریگا۔ اسرار الٰہی سے مطلع ہوگا ✤

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ

اہل جہان کے لئے ہم نے تجھے باعث رحمت بنا کر بھیجا

اے طالب! سید المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تمام اسما کا ورد گنجینۂ سعادت ہے۔ اس کا پڑھنے والا ہمیشہ خوش حال رہتا ہے انسان ضعیف البنیان سے ان اسمائے شریف کے فضائل کا بیان ہونا محال ہے۔ دونوں جہان کی سعادت حاصل کرنے کے لئے یہی ورد وظیفہ کافی ہے کہ یہ پڑھتا رہے:-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنِ اسْمُہٗ سَیِّدِنَا

اسم	معنی / عدد	خاصیت
مُحَمَّدٌ	تعریف کیا گیا ۔ ۹۲	خاصیت۔ جو شخص ہر روز چار سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ پڑھے ظاہر و باطن میں غنی ہو جائے +
مَحْمُوْدٌ	تعریف کیا گیا ۔ ۹۸	خاصیت۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے۔ خلقت اس پر مہربان ہو جائے +
اَحْمَدُ	سراہا گیا ۔ ۵۳	خاصیت۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھے۔ خلقت اُس کی مطیع ہو جائے +
حَامِدٌ	حمد کرنے والے ۔ ۵۳	خاصیت۔ اس کا پڑھنے والا ہمیشہ خوش رہتا ہے اور قیامت کے دن تعریف کرنیوالوں میں اس کا حشر ہوگا +
سِرَاجٌ	صاحب نورانیت ۔ ۲۶۴	خاصیت۔ جو شخص ہر روز پڑھیگا۔ اس کا دل نورانی ہو جائیگا +
عَاقِبٌ	سب سے پیچھے آنے والا ۔ ۱۷۳	خاصیت۔ جو شخص ہر روز چالیس مرتبہ پڑھیگا۔ دولت پائیگا۔ اور خلقت کی نگاہوں میں عزیز ہو جائیگا +
مُنِیْرٌ	روشن کرنے والا ۔ ۳۰۰	خاصیت۔ جو شخص ہر روز چالیس مرتبہ پڑھیگا۔ دولت پائیگا اور معزز ہو جائیگا +
قَاسِمٌ	بانٹنے والا ۔ ۲۰۱	خاصیت۔ جو شخص ہر روز دس مرتبہ پڑھیگا۔ اس کا علم زیادہ ہوگا۔ اور دونوں جہان کی مرادیں بر آئینگی +

اسم	معنی	کیفیت	عدد	خاصیت
یَاھَادِیُ	اے راہ دکھلانے والے	جمالی	۲۰	خاصیت۔ جو شخص ہاتھ اُٹھا کر آسمان کی طرف رُخ کر کے یہ اسم بکثرت پڑھیگا۔ اور ہاتھ آنکھوں پر ملیگا وہ اہل معرفت کا مرتبہ پائیگا۔ اور معارفت اسرار اس پر ظاہر ہونگے ✤
یَابَدِیعُ	اے چیزونکی پیدا کرنیوالے	جلالی	۸۶	خاصیت۔ جس کو کوئی غم پیش آئے وہ ستر ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور ایک روایت کے مطابق ایک ہزار مرتبہ یا بدیع السموٰت والارض پڑھے تو وہ مہم سرانجام ہوگی۔ اگر باوضو قبلہ رُخ ہو کر اس قدر پڑھے کہ سو جائے تو خواب میں اُسے کچھ ملیگا ✤
یَابَاقِیُ	اے ہمیشہ رہنے والے	جلالی	۱۱۳	خاصیت۔ جو شخص جمعہ کی رات کو سو مرتبہ پڑھے اس کے تمام عمل قبول ہو جائینگے۔ اگر ہفتے کے دن دشمن کی مقہوری کی نیت سے سو مرتبہ پڑھے۔ تو اس کا دشمن مطیع اور فرمانبردار ہو جائیگا
یَاوَارِثُ	اے خلقت کے فنا ہونے کے بعد قائم رہنے والے	جمالی	۷۰۷	خاصیت۔ جو شخص طلوع آفتاب کے وقت اس اسم کو سو مرتبہ پڑھیگا اُسے کوئی رنج نہ ہوگا۔ اور جو اسے ہمیشہ پڑھتا رہیگا اس کے سارے کام درست ہو جائینگے اور ہمیشہ امن امان میں رہیگا ✤
یَارَشِیدُ	اے جہان کے رہنما	جمالی	۵۱۴	خاصیت۔ جو شخص کسی کام کی تدبیر نہ سوچ سکے۔ وہ نماز مغرب کے بعد سونے تک ہزار مرتبہ یہ اسم پڑھے جو کچھ اس کے حق میں بہتر ہوگا اس پر ظاہر ہو جائیگا۔ اگر کوئی اس اسم کو ہمیشہ پڑھتا رہیگا۔ تو اس کے کام خود بخود سرانجام ہوتے رہینگے ✤
یَاصَبُورُ	اے بردبار	جلالی	۲۹۸	خاصیت۔ جسے کوئی رنج مصیبت۔ درد یا مشقت پیش آئے۔ وہ تینتیس ۳۳ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اسے دلی اطمینان حاصل ہوگا۔ اگر آدھی رات کو یا زوال کے وقت پڑھا کرے۔ تو دشمنوں کی زبان بندی کے لئے مفید ہوگا ✤

اسم	معنی / عدد	خاصیت
حَمِیْدٌ	نیک خصلت ۶۲	خاصیت۔ اس اسم مبارک کا پڑھنے والا نیک خصلت ہو جائیگا +
نَصِیْرٌ	مددگار ۳۵۰	خاصیت۔ جو شخص سفر کے وقت اس اسم کو پڑھیگا وہ جلدی سفر طے کریگا +
یٰسٓ	اے سید البشر ۷۰۲۰	خاصیت۔ جو شخص آدھی رات کو ننگے سر پڑھیگا مراد پائیگا +
طٰہٰ	طالب ہدایت ۱۴۲۱	خاصیت۔ جو شخص نیا لباس پہنتے وقت پڑھیگا برکت زیادہ ہوگی +
مُزَّمِّلٌ	گودڑی پوش ۱۱۷	خاصیت۔ جو شخص سفر کے وقت اس اسم کو پڑھیگا غنی ہو جائیگا +
مُدَّثِّرٌ	بدن پر لحاف لپیٹنے والا ۷۴۴	خاصیت۔ جو شخص اس اسم کا ورد کریگا شیطان ہرگز اس کے پاس نہ آئیگا +
حَبِیْبٌ	دوست ۲۲	خاصیت۔ جو شخص یَا حَبِیْبَ اللہِ کا ورد کریگا۔ اس کی مشکلیں حل ہو جائینگی +
کَلِیْمٌ	کلام کرنے والا ۱۰۰	خاصیت۔ جو شخص ہر روز سو مرتبہ پڑھیگا صاحب دولت ہو جائیگا +
مُصْطَفٰی	قبول کیا گیا ۲۲۰	خاصیت۔ جو شخص ہر روز دو سو مرتبہ پڑھیگا۔ اسے عبادت کی توفیق حاصل ہوگی +
مُرْتَضٰی	قبول کرنے والا ۱۴۵۰	خاصیت۔ جو شخص عصر کے وقت سو مرتبہ پڑھیگا وہ آفتوں اور فتنوں سے بچا رہیگا +
مُخْتَارٌ	اختیار دیا گیا ۱۲۴۱	خاصیت۔ جو شخص یہ اسم پڑھیگا۔ عنایت ایزدی سے مسرور رہوگا +
قَائِمٌ	قائم رکھنے والا ۱۵۱	خاصیت۔ جو شخص آدھی رات کو ہزار مرتبہ پڑھیگا باران رحمت نازل ہوگی +

اسم	معنی / عدد	خاصیت
اَمِینٌ	امانت دار ۱۰۱	خاصیت۔ جو شخص اکتالیس مرتبہ پڑھیگا۔ ذلیل نہ ہوگا ✦
وَاعِظٌ	نصیحت کرنے والا ۹۷۶	خاصیت۔ جو شخص ماہ رمضان میں ہر روز پڑھیگا۔ اسکی عبادت قبول ہوگی اور ثواب زیادہ ہوگا ✦
صَاحِبٌ	سردار ۱۰۱	خاصیت۔ جو شخص بیمار ہر روز پڑھیگا۔ صحت پائیگا ✦
نَاطِقٌ	کلام کرنیوالا ۱۶۰	خاصیت۔ جو شخص ہر روز دس مرتبہ پڑھیگا۔ اس پر خنجر اور تلوار کا اثر نہ ہوگا ✦
صَادِقٌ	سچ کہنے والا ۱۹۵	خاصیت۔ جو شخص آسیب زدہ کو سو مرتبہ پانی پر دم کرکے پلاوے صحت پاوے ✦
مَکِینٌ	مکان رکھنے والا ۱۲۰	خاصیت۔ جو شخص ہر روز دس مرتبہ پڑھیگا۔ اس کی بینائی تیز ہوگی ✦
مَدَنِیٌّ	مدینے کا رہنے والا ۱۰۴	خاصیت۔ جو شخص سانپ کے ڈسے ہوئے پر ہزار بار پڑھ کر دم کریگا۔ اس کو زہر اثر نہیں کریگا ✦
یَتِیمٌ	جس کا والد فوت ہوگیا ہو ۴۶۰	خاصیت۔ جو شخص نو مرتبہ پڑھ کر زخم پر دم کرے انشاء اللہ شفا پاوے ✦
غَرِیبٌ	مقرر کرنے والا ۱۲۱۲	خاصیت۔ جو شخص چالیس بار پڑھ کر کتے پر پھونکے وہ پھر نہ بھونکیگا ✦
حَرِیصٌ	دین کی حرص کرنیوالا ۳۰۸	خاصیت۔ جو شخص پیٹ درد کے لئے دس مرتبہ پانی پر دم کرکے دیگا صحت پائیگا ✦
قُرَیشِیٌّ	قریشی لقب نسب ۶۲۰	خاصیت۔ یہ اسم نسبی ہے ✦
هَاشِمِیٌّ	ہاشمی نسب ۳۵۶	خاصیت۔ یہ اسم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا ہے ✦

اسم	معنی / عدد	خاصیت
شَافِعُ	شفاعت کرنیوالا ۴۵۱	خاصیت۔ جوشخص ہرروز سو مرتبہ یاشافع الامۃ پڑھیگا آخرت کے غم سے نجات پائیگا ✦
شَکُوْرُ	شکر کرنے والا ۵۹۶	خاصیت۔ جوشخص اس اسم کو ہمیشہ پڑھیگا وہ دولتمند اور روشن دل ہوجائیگا ✦

جوشخص ان اسمائے مُبارک کا وظیفہ کرنا چاہے۔ اُسے لازم ہے کہ اوّل و آخر درود پڑھے۔ کیونکہ بزرگوں کا یہی دستور چلا آیا ہے۔ ورنہ کام میں فتور پڑیگا ✦

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہونے کے لئے یہ ترکیب ہے کہ جمعرات کو دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے۔ اور سلام کے بعد ہزار بار یہ درود پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اور سوجائے۔ انشاء اللہ تعالےٰ زیارت سرور کائنات سے مشرف ہوگا ✦

نیز منقول ہے کہ جوشخص جمعے کے دن یہ درود شریف ہزار بار پڑھیگا رات کو زیارت سے مشرف ہوگا۔ اگر ایک دفعہ نہ ہو۔ تو پانچ جمعے تک متواتر کرے ضرور بالضرور زیارت سے مشرف ہوگا۔ مجرّب ہے ✦

پس حیف ہے اُس مسلمان پر جو ایسی سعادت سے غفلت کرے۔ یہ راہ جان کے پاؤں سے چلکر طے ہوتی ہے۔ اور اس پر جان ومال اور دونوں جہان صدقے ہیں۔ اس کے حاصل کرلینے سے ایمانی نور حاصل ہوتا ہے شیطان پر غالب آتا ہے۔ اور نفس کو مطیع کرلیتا ہے ✦

واضح رہے کہ جس شخص کے وجود میں اسم اللہ ذات یا بار نبعالے کے نوے نام یا کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ یا اسم محمد سرور کائنات۔ یا اسم حضرت ابوبکر رضؓ یا اسم حضرت عمر رضؓ یا اسم حضرت عثمان رضؓ یا اسم حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ۔ یا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے حروف اثر کریں۔ تو اُسے جمعیت بخشتے ہیں۔ اور وہ لایحتاج ہوجاتا ہے۔ اور معرفت سے مشرف اور مقرب الٰہی بن جاتا ہے۔ اس کے ہفت اندام۔ قلب۔ قالب۔ کھانا۔ پینا۔ سونا۔ جاگنا سب نور ہوجاتے ہیں۔ خود روشنضمیر ہوجاتا ہے۔ اگر ایسا شخص دوزخ میں آئے تو اس کے

تک کی ہر ایک چیز ہے۔ ولی اللہ ظل اللہ ہوتا ہے۔ قادری عارف اور فقیر کے واسطے یہ مرتبہ بالکل آسان ہے۔ وہ جمعیت کے لئے کوئی کام نہیں کرتا۔ کیونکہ ایک دم کی حضوریٔ خدا، ہزار بادشاہیوں سے بہتر ہے ؎

بادشاہاں از غلاماں شد غلام　　زانکہ من دارم حضوری حق دوام

بادشاہ بننا ذلت ہے تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؂

فقیر کو عزت کا مرتبہ حاصل ہے۔ کیونکہ فقر میں معرفت ہوتی ہے تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ ؂

حدیث حُبُّ الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ مُجَالَسَتُهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُتَّقِيْنَ وَالْفِرَارُ مِنْهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُنَافِقِيْنَ

فقیروں اور مسکینوں سے محبت کرنا رسولوں کا اخلاق ہے اور اُن کا ہمنشین بننا متقیوں کا کام ہے۔ اور ان سے بھاگنا منافقوں کا فعل ہے ؂

واضح ہے کہ سمندر کے کنارے یا اولیاء اللہ کی قبر پر تنہا شہسوار غالب اولیا ایسی دعوت پڑھتا ہے کہ دونوں جہان کو ہلا دیتا ہے۔ چنانچہ انبیاء اور اولیاء اللہ کی تمام روحیں حیرت و غم میں پڑ جاتی ہیں۔ اور تمام موکل فرشتے عبرت میں آجاتے ہیں۔ اور اٹھارہ ہزار عالم اس کی قید میں آجاتے ہیں۔ جناب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابہ کبار۔ امام حسن و حسین اور حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ تعالے علیہم اجمعین، سب کے سب پڑھنے والے سے علانیہ مصافحہ کرتے ہیں۔ اور اس کی ہر مشکل کو حل کرتے ہیں۔ اگر دعوت پڑھنے میں فرشتہ موکل ظاہر ہو۔ تو سمجھو کہ اس نے ٹھیک ٹھیک توجہ سے دعوت نہیں پڑھی ؎

باہو مرد را منصب بود اہل تمام　　دعوت از دم مے برآید شد تمام

کامل عامل اس قسم کی دعوت پڑھتا ہے کہ اسی دم دشمن کو فنا فی النار کر دیتا ہے اہل دعوت کا دم سانپ کے دم کی طرح ہے کہ ایک دم میں فنا کر دیتا ہے ؂

کامل قادری ایسے دم سے محرم ہے۔ اس ایک دم سے تمام جہان کو طے کر لیتا ہے۔ جیسا کہ حاکم کا حکم تمام روئے زمین پر پھیل جاتا ہے ؂

کامل قادری کی نگاہ لاریبی غیبی خزانوں پر ہوتی ہے۔ اسے روزی کے لئے

اب علم حق اور علم باطل میں تمیز کرنی چاہئے۔ علم حق تو حقیقت اور معرفت کے حقائق ہیں یعنی بنائے اسلام کا حاصل کرنا جو علم کی مکمل بنیاد ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے۔ وہ ناشایستہ۔ کفر۔ شرک۔ بدعت۔ آفات نفسانی و شیطانی اور دنیاوی پریشانی اور مردود ہے۔ یہ علم حق سے رفع ہو سکتی ہیں۔ یہ حق اور عین العلم ہے۔ جو محققان حق کو حق سے حاصل ہوتا ہے ۔

واضح رہے کہ علم پڑھنا بندگی کرنے کے لئے ہے نہ کہ زندگی اور شکم پری کے لئے۔ قولہ تعالےٰ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ کھاؤ پیو لیکن فضول خرچی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ فضول خرچوں کو دوست نہیں رکھتا ؎

تا گلو پر مخور کہ دیگ نہ ۔۔۔ آب چنداں مخور کہ ریگ نہ

حضرت شیخ عطار قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں ؎

گرچہ خدا گفت كُلُوْا وَاشْرَبُوْا
لیک نہ فرمود گلوا تا گلو

علم اس واسطے ہوتا ہے کہ وعظ و نصیحت کی جائے۔ امر معروف بجا لایا جائے۔ اور نفس کو قید کیا جائے۔ نہ کہ دنیاوی روزگار کی تلاش اور بادشاہوں سے روزی حاصل کی جائے۔ قولہ تعالےٰ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا کوئے زمین پر کوئی ایسا ذی روح نہیں جس کے رزق کا ضامن اللہ تعالےٰ نہ ہو ؎

فرزند بندہ ایست خدا را تو غم مخور
تو کیستی کہ بہ ز خدا بندہ پروری

علمائے بے عمل جو اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ لوگوں کو نیک کام کی ہدایت کرتے ہو لیکن اپنے تئیں بھول جاتے ہو، کے مصداق ہیں بے شمار ہیں۔ لیکن وہ عالم جو فقیر ولی اللہ ہیں۔ ہزار میں سے ایک ہیں، جو راستی پر چلتے ہیں اور اس راہ میں جان قربان کر دیتے ہیں ۔

علم بارگاہ الٰہی کا وسیلہ ہے۔ جو عالم قرآن و رحمان کا مخالف اور نفس و شیطان کا موافق ہے اور علم پر عمل نہیں کرتا وہ عاق ہے ۔

علم کے تین حرف ہیں ع ل م۔ عین سے مراد عین پانا اور عین بننا ہے

ہے۔ اور اس کی ابتدا اس کی انتہا ہے۔ عالم باللہ اولیا کی نظر میں ابتدا اور انتہا یکساں ہے
وہ غیب ہی سے پڑھتا ہے اور غیب ہی سے جانتا ہے جس کے لئے ظاہر و باطن عیاں
ہو اُسے غیب نہیں کہ سکتے۔ ایسے واردات غیبی کا لاریبی علم ہوتا ہے ؎

ہر کہ غیب را در غیب بیند غیب نیست
ظاہر و باطن یکے شد غیب نیست

علمِ غیب اور خاصکر اس علم کا خاصہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص بندوں
اولیاء اور انبیا کو سکھایا، جیسا کہ وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا سے ظاہر ہے۔ یقین لانا
مفید ہے۔ لیکن علم عوام اور علم ظاہر پر یقین کرنا غیر مفید ہے۔ کیونکہ اس قیل و قال سے نفس فربہ
اور خوش حال ہوتا ہے۔ خاموشی میں معرفت وصال ہے ٭

خاموشی میں تین ہزار حکمتیں ہیں اور پھر ہر حکمت میں اور بیشمار حکمتیں ہیں۔ جو
شخص مشاہدۂ حضوری میں خاموش ہے نفس اُس کی قید میں ہے۔ بے حضوری کی خاموشی
سراسر خود فروشی ہے۔ خاموشی عارفوں کی خلوت ہے ؎

در قربِ قبلہ بدیدم حق لقا   سر بسجدہ مے نہادم با خدا
نیست آنجا قبلہ نے منزل مقام   نور فی اللہ نور مے بینم دوام
در نماز با جوابم باصواب   ایں مراتب عارفاں را بے حجاب
بگذرم از عرش و کرسی ہر مقام   عارفاں را شد مراتب ایں تمام
من نمازِ با حضوری خواندہ ام   حسبی اللہ حیرت اندر ماندہ ام
دل بہر کارے رود تو در نماز   ایں نماز کے روا شد بے نیاز

حدیث لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ دل حضور سوا نماز نہیں ہوتی ٭
حدیث اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ نماز مومنوں کا معراج ہے۔ جو
شخص نماز میں اللہ تعالےٰ کے حضور میں جواب باصواب نہیں لیتا۔ اور شیطانی خطرات
سے خالی نہیں وہ مومن مسلمان کہلانے کا کس طرح مستحق ہو سکتا ہے۔ وہ تو ڈھور
ڈانگر کی طرح ہے۔ با حضوری نماز اُس اہل دل کا حصہ ہے جو ظاہر و باطن میں اپنے
تئیں حضوری میں پہنچائے اور حضوری میں نماز ادا کرے ؎

نیست دل پُرخون نہ مضغہ لحم   دل یکے نور است اللہ با کرم

بلکہ معرفت کے چار مراتب ہیں :-

(۱) محبت (۲) مودت (۳) مشاہدہ (۴) اولیاء کے ارواح سے ملاقات +

نیز معرفت کے چار گواہ ہیں :-

(۱) آگاہ (۲) نگاہ (۳) مرشد ہمراہ (۴) رفیق اللہ +

معرفت کے چار علم ہیں :-

علم اعلے - عاقبت بالخیر اور عفو +

معرفت کے چار سر ہیں :-

(۱) نور (۲) مع اللہ حضور (۳) ذکر مذکور (۴) وجود مغفور +

قولہ تعالےٰ لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ

اللہ تعالےٰ تیرے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیگا +

معرفت کے چار مکان ہیں :-

(۱) مکان عیان (۲) مکان لاہوت (۳) مکان لامکان (۴) مکان فنا فی اللہ +

عارف جو کچھ دیکھتا ہے حضور سے دیکھتا ہے - جو کچھ کہتا ہے حضوری کنہ کن سے کہتا ہے - جو کچھ سنتا ہے حضور سے سنتا ہے - عارف کی توجہ ہمیشہ قرب الٰہی پر ہوتی ہے اور سارا جہان عارف کی قید میں ہوتا ہے +

معرفت شناخت کو کہتے ہیں - جس نے پالیا اس نے دیکھا جس نے دیکھا وہ خود بیچ میں نہ رہا ؎

بے سر و بے چشم بینم ہر دوام
بے زباں ہم سخن فقر شش بالتمام

اس مقام پر عارف قدرت نفس سے نفس کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے - قدرت قلب سے قلب کے ساتھ - قدرت روح سے روح کے ساتھ - قدرت سر سے سر کے ساتھ - قدرت نور سے نور کے ساتھ اور قدرت دم سے دم کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے - اس کے نفس کو نفس سے الہام ہوتا ہے - قلب کو قلب سے خبر - روح کو روح سے پیغام - سر کو سر سے ادنام - جب یہ حالت ہو جائے تو سمجھو کہ معرفت ختم ہو گئی +

اگر رستہ چلنے والوں کا ظاہر و باطن اس طرح نہ ہوتا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے

تو سمجھو کہ وہ فنا و فقر اور معرفت کے مرتبے کو پہنچیگا +

دیدار پروردگار کی چار علامتیں ہیں۔ اور اس علم کی چار راہیں ہیں +

اول ۔ جو شخص دیدار دیکھتا ہے وہ ہمیشہ بیدار رہتا ہے۔ اور اسے دنیا اور اہل دنیا سے اس طرح بدبو آتی ہے ۔ جیسے مردار اور گندگی سے +

دوسرے ۔ یہ کہ جو شخص دیدار کرتا ہے وہ کشف و کرامت کے تمام مقامات سے بیزار ہوتا ہے اور ہزار بار استغفار کرتا ہے +

تیسرے ۔ یہ کہ جو شخص دیدار سے مشرف ہوتا ہے وہ مستی میں ہوشیار ہوتا ہے ۔ پہلے وہ لقا سے مشرف ہوتا ہے اور پھر اُسے ولی کا خطاب ملتا ہے جس نے دیکھا ۔ اس نے بیان نہ کیا ۔ اور جس نے بیان کیا اُس نے نہ دیکھا ۔ اور بعضوں کے لئے کہنا یا نہ کہنا برابر ہے +

حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا اُس کی زبان گونگی ہوگئی +

حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُهٗ جس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا اُس کی زبان لمبی ہوگئی +

یہ دونوں مراتب اولیا کو حاصل ہیں ۔ قولہ تعالے وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ اللہ تعالے کے اولیا متقی ہی ہوا کرتے ہیں +

قولہ تعالے الٓمّٓ ، ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الم ، یہ کتاب ایسی ہے جس میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں اور یہ پرہیزگاروں کے لئے باعث ہدایت ہے +

متقی ہمیشہ دیدار کو دیکھنے والا اور نفس کو دنیاوی حرص و ہوس سے باز رکھنے والا ہوتا ہے ۔ بعض قلب سے دیکھتے ہیں ۔ بعض روح سے ۔ بعض سر سے ۔ لیکن بعض عارف خود بخود علی نور ہوتے ہیں ۔ وہ ہر وقت حضوری میں دیدار سے مشرف رہتے ہیں ۔ ایسے شخص کو عارف باللہ کہتے ہیں +

معرفت یہ نہیں کہ آنکھوں سے دیکھ لے یا از روئے عقل سمجھ لے ۔ یا بذریعہ گفتگو معلوم کر لے یا مخلوق ہی سے لذت چکھ لے یا ہر ایک منزل اور مقام کی حکایت سن لے

تو سا بے سالک گمراہ ہو جاتے - جو فقیر کا رفیق ہے اُس کے ساتھ ظاہر و باطن میں شہیدوں
کا لشکر ہمراہ ہوتا ہے جو بلحاظ بدن مُردہ ہیں - لیکن بلحاظ جان زندہ ہیں - نیز غوث قطب
اوتاد - ابدال - فرشتوں - موکلوں - جنوں اور تمام اولیاء انبیاء کی رُوحوں کا بیشمار لشکر اس
کے ہمراہ ہوتا ہے - اسی واسطے فقیر جہان کے بادشاہ پر غالب ہوتا ہے - اس کی نگاہ
ہمیشہ قیامت اور حساب گاہ پر ہوتی ہے - وہ بادشاہی مرتبے کو اختیار نہیں کرتا - جس
قدر زیادہ عارف ہے اُسی قدر زیادہ عاجز ہے - کبھی اُمید میں ہوتا ہے کبھی خوف میں +

قولہ تعالےٰ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور تحقیق
آئے تم ہمارے پاس اکیلے جیسا پیدا کیا تھا ہم نے تم کو پہلی بار - قولہ تعالےٰ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ
الْمَوْتِ ہر نفس ذائقہ موت کا چکھیگا - قولہ تعالےٰ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ بھاگو طرف اللہ کی +
یہ مراتب کشف الارواح القبور کے ہیں - انہیں طالب نفسانی، نفسانی ذکر و فکر
سے - طالب قلبی، دوامی ذکر و فکر اور حضور نور سے - طالب روحانی، غرق فنا فی اللہ ہونے
سے حاصل کرتا ہے - اور طالب سری، عین با عین اور نور با نور ہوتا ہے - یہ مراتب
باطن معمور قادری کے ہیں - جو شخص ان مراتب پر پہنچتے ہیں، ان میں سے بعض قُمْ
بِاِذْنِ اللّٰهِ کہتے ہیں - تو روحانی قبر سے نکل کر مصافحہ اور ملاقات کرتا ہے - اور ماضی
اور مستقبل کے حالات بتاتا ہے - بعض اولیا ان مراتب کو سُکر کے مراتب کہتے ہیں
بعض اس حالت میں قُمْ بِاِذْنِیْ کہتے ہیں جس سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے لیکن
ایسا کہنا کفر ہے +

قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ یا قُمْ بِاِذْنِیْ کہنے کی اصل یا تو حضرت عیسےٰ روح اللہ
کے قرب دم سے ہے یا حضرت آدم صفی اللہ سے یا حضرت موسےٰ کلیم اللہ سے
یا حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے یا حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ سے یا حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے قرب دم سے ہے +

دم ایک دم ہے اور نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ ایک دم ہے یا الا اللہ
کے سِر کی ایک قدرت ہے ؎

دم نہ باشد نہ ہوا نہ نظر — دم یکے قدرت بود از حق امر

قولہ تعالےٰ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً روئے زمین پر میں ایک

بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی طرح عنایت کرے۔ تاکہ طالب بالیقین اور بہرہ ور ہو ؎

طالبِ حق حق طلب و صدقِ فقر   طالبِ باطل بباطل سیم و زر

سنو! ایسی حضوری سراسر رہزنی اور فتنہ و گناہ ہے۔ جب کہ دل دنیاوی محبت سے سیاہ ہے۔ عمارت۔ باغیچہ۔ روضہ۔ اور خانقاہ وغیرہ اصل توحید اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دُور ہے ✤

فقیر اسے نہیں کہتے جسے نہ دنیاوی عزت و مرتبے کی خواہش ہو۔ اور نہ عمارات روضہ و خانقاہ کی طلب کرے۔ نہ سجادے پر بیٹھے اور نہ ہمیشہ اپنے تئیں زندہ سمجھے۔ بلکہ فقر وہ ہے کہ نہ موت سے ڈرے اور نہ زندگی سے خوش ہو۔ کیونکہ فقیران دونوں مرتبوں سے نجات یافتہ ہوتا ہے۔ اور نور با نور ہو کر فنافی اللہ ذات ہوتا ہے۔ فقیر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور حضور ذات کی توحید کے نور کا عالم ہوتا ہے۔ اس کو دَور بدَور حافظ ربّانی کہتے ہیں۔ یا دَور بدَور حافظ محمدی حقائق کہتے ہیں۔ ایسے فقیر کا قدم۔ رُوح۔ سر اور حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم رُوح۔ سر اور حضور کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ ایسا عارف نظارۂ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان قربان کرتا ہے۔ اسے قبر جسم اور نفس سے کیا سروکار۔ جو شخص ان صفات سے آنحضرت صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاک بوس ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یار ہے ؎

ہر مطالب طالبان را بالقا   ہر مطالب طالبان اشد لقا

حدیث مَنْ لَهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ جس کا خدا اُس کا سب کوئی ✤

اہل حیا یار ہے اور بے حیا اغیار ہے۔ عالم با معرفت یار ہے اور جاہل بے معرفت اغیار ہے۔ دین محمدی یار ہے اور کفر۔ کافر دشمن اور اغیار ہے۔ قلب و روح یار ہیں اور دنیا و نفس امّارہ اغیار ✤

دوست و دشمن کی پہچان ضرورت کے وقت ہُوا کرتی ہے۔ نانی اور زبانی دوستوں کا کیا اعتبار ہے۔ صرف ربّانی اور جانی دوست ہی ہمدرد اور ہمدم ہوتے ہیں یار اور ہوتے ہیں اور اغیار اَور۔ گلزار اور چیز ہے اور خار اور چیز ہے۔ عمر ریت کی طرح ہے۔ اور وجُود شیشے کی مانند اور سانس کی آمد و رفت ریت کی آمد و رفت کی طرح ہے۔

گر نبودے دیدنِ رویت خدا | از خدا محروم ماندے اولیا
ہر کسے بیند عیاں گرد و جہاں | عین تنہا کم بود اندر جہاں

دیدار الٰہی - دیدار معرفت الا اللہ - قرب اللہ - شوق و اشتیاق اللہ - فکر - ذکر - مراقبہ - فنا فی اللہ - بقا باللہ - تصور - تصرف - توجہ اور تفکر کی لذت - جس کی بابت یہ حدیث وارد ہے - تَفَکُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ - ایک ساعت کی سوچ بچار دونوں جہان کی عبادت سے اچھی ہے ❖

یہ سب لذتیں دیدار ربانی کے مشاہدے اور حضور کے سبب سے حاصل ہوتی ہیں ان کے مقابلے میں نفسانی لذت بالکل ہیچ ہے - کیونکہ اگر سلیمانی ملک بھی ہاتھ آجائے تو بھی فانی ہے - پس مرد وہ ہے جو کُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ وہ ہر روز ایک خاص حالت میں ہوتا ہے کے مراتب پر یا يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وہ دن جب کہ انسان اپنے بھائی اپنے باپ اور اپنی ماں سے بھاگے گا، پر نظر رکھے ❖

اس قسم کا ناظر عارف ہمیشہ روتا رہتا ہے - کبھی کبھی ہنستا ہے - سو لازم ہے کہ ہر مرشد کامل پہلے طالب اللہ کو ہر ایک لذت کا تصرف بذریعہ حاضرات اسم اللہ دکھائے اور دلائے - تاکہ طالب کے دل میں افسوس اور غم باقی نہ رہے ❖

اہل غنی اور لا یحتاج فقیر کی نگاہوں میں ہشت ہزاری امرا بلکہ بادشاہ تک حقیر ہیں - کیونکہ بادشاہی کی لذت معرفت الٰہی سے باز رکھتی ہے ❖

اگر بادشاہ ہو تو ابراہیم ادہم کا سا ہو کہ یکبارگی بادشاہت چھوڑ کر قرب معرفت اور فقر ہدایت حاصل کرے اور پھر بادشاہی کا رُخ تک نہ کرے ❖

حدیث تَرْكُ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ دنیا کا چھوڑ دینا تمام عبادتوں کی اصل ہے اور دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے ❖

جو لوگ اللہ کی عبادت کو ترک کر کے باطل دنیاوی خطرات کو اخلاص سے کرتے ہیں وہ مسلمان کیسے کہلا سکتے ہیں وہ تو چوپائیوں سے بھی بدتر ہیں ❖

کامل پیر و مرشد پر فرض عین ہے کہ جو تصرف اس سے مرید مانگے وہ سلطان العارفین

اُسے چھوڑ دے +

دل۔ قلب۔ رُوح۔ نفس اور شیطان میں سے ہر ایک طالب کے وجود میں
اس طرح ملے ہوئے ہیں جیسے خون اور جان +

پس معلوم ہوا کہ آدمی کا وجود دودھ کی طرح ہے جس طرح دودھ سے دہی۔
چھاچھ۔ مکھن اور گھی الگ الگ ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح مرشد کو لازم ہے کہ مرید کے طالب
سے ساری چیزیں الگ کر کے دکھا دے۔ مطلب یہ کہ وجود میں نفس بادشاہ اور شیطان اُس کا
وزیر ہوتا ہے۔ پس نفس اور شیطان میں اس قسم کی جدائی ڈالنی چاہئے کہ پھر وجود میں شیطان
نہ آسکے۔ اور جب نفس سے شیطان جدا ہوتا ہے تو طالب اُسی وقت اولیا کے مرتبے
کو پہنچ جاتا ہے۔ اور اُسے معرفت حاصل ہو جاتی ہے

فقر ز فرض است سنت ز طلب   اہل بدعت مرشد صفت از کلب

اللہ تعالیٰ کے سوا جو نقش تیرے دل پر ہیں ان سب کو اسم اللہ۔ اسم
للہ۔ اسم لہٗ۔ اسم ھُو اور اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
کے ذریعے مٹا۔ اور ان اسمار کو دل پر اس طرح جما، جیسے کاغذ پر حرف کہ نہ حرف کاغذ سے
جدا ہو اور نہ کاغذ حرف سے۔ یہی حالت اسم اللہ ذات اور طالب کے وجود کی ہونی چاہئے
یکتا طالب کا وجود اور اسم اللہ ذات اس طرح ملنے چاہئیں جیسے پانی میں دودھ۔ یا
کھانے میں نمک۔ یا انگاری میں آگ۔ یا جسم میں جان۔ یا کٹھالی میں سونا۔ اس قسم کے مراتب
اس شخص کو حاصل ہوتے ہیں جو اسم ذات کی مشق یا تفکرات کرتا ہے +

مختصر یہ کہ اگر روئے زمین کے سارے عالم۔ عامل۔ فقیر کامل۔ فرشتے۔ عابد
زاہد۔ جن اور انسان جس قدر کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر قیامت تک ہونگے
اُن سب کے اعمال۔ ثواب اور تمام ظاہری و باطنی عبادتیں جمع کی جائیں۔ تو اسم اللہ
ذات کے تصوّر والے کے تفکر والے کے برابر نہیں ہو سکتیں۔ عبادت سے یقیناً
بہتر ہے +

قولہ تعالیٰ۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اَىْ
لِيَعْرِفُوْنِ اور نہیں پیدا کیا میں نے جن کو اور آدمی کو مگر تو کہ عبادت کریں یعنی پہچانیں +
تفکر کی معرفت ہی مکمل عبادت ہے۔ حدیث تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ

ان مراتب میں اہل چشم کو آنکھ کھولنی چاہیئے۔ یہ رمز ہے۔ جسے اولیا اللہ ہی پہچانتے ہیں ؎

خاکپا بت گاہ درین است مارا گاہ دراں
منفصل چوں شیشہای ساعت ریگ رواں

؎ باھو ہر کیے را مے شناسد با آگاہ　　　اختیا جے نیست کامل را نگاہ

کامل فقیر کی ابتدا اور انتہا تمامیت ہے۔ پس کامل فقیر اور درویش سے وہی چیز طلب کر جس کی تجھے ضرورت ہے۔

طالب کی نگاہ قرب اللہ پر ہونی چاہیئے نہ کہ مرشد کے نیک و بد افعال پر۔ مرشد بمنزلہ دوکان دار ہوتا ہے۔ سوگاہکوں کو سودا درکار ہے۔ انہیں دوکان کے کفرو اسلام سے کیا کام۔ حدیث اَلْحِکْمَۃُ ضَآلَّۃُ الْمُؤْمِنِ فَیَطْلُبُہَا وَلَوْ کَانَتْ عِنْدَ الْکَافِرِ۔ جو مرشد دنیا۔ نفس اور شیطان کا مغلوب ہے۔ اُس کا طالب سراسر گنہگار اور شرمندہ ہے ؎

طالب باشد بود دل و جاں صفا　　　پیر مرشد یک بود نے جابجا

ہر ایک در وا زے پر جانا کتوں کا کام ہے۔ جو طالب بے اعتقاد۔ بے نصیب اور بے جمعیت ہو اُس کا یہ علاج ہے کہ پہلے اُسے دنیا کے تصرف میں غرق کیا جائے۔ تاکہ وہ مثل مردہ ہو جائے۔ پھر اسے غسل دیکر پاک کرے اور معرفت دیدار میں لیجائے جس مرشد کو اس قسم کی توفیق حاصل نہیں۔ اُسے در اصل فقیری راہ سے مس نہیں۔ مرشد ایسا ہونا چاہیئے جو طالب کے عقیدے کو درست اور اُس کی ہر مشکل کو ایک لحظہ میں حل کر سکے۔ مرشد یقیناً مرید کو ایسی قوت عنایت کر سکتا ہے جس کے سبب وہ ہر روز جمعیت میں بسر کر سکے۔ اور بے اعتقاد نہ ہوئے ؎

بر در مرشد برو تا صبح و شام　　　تا ترا حاصل شود مطلب تمام
گر ترا بر سر زند سر پیش نہ　　　آنچہ داری در رہ مرشد بدہ
گنج بخشند مرشد از فضلش عطا　　　شد نصیب طالباں حدت خدا

مرشد شہباز صفت ہونا چاہیئے۔ یہ اہل بدعت روباہ باز جیلیں مرشد ہونے کے لائق نہیں۔ حدیث خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدَرَ جو کچھ صاف ہے لے لے اور جو میلا ہے

ایک گھڑی کی سوچ بچار دونوں جہان کی عبادت سے بڑھ کر ہے ✤

تفکر تین قسم کا ہوتا ہے (۱) مُبتدی کا تفکر ستر سالہ عبادت کے برابر ہوتا ہے ✤ (۲) متوسط کا ہزار سالہ عبادت کے برابر (۳) منتہی کا تفکر تمام جنوں اور انسانوں کی عبادت کے برابر ✤

اس قسم کا صاحبِ تفکر صاحبِ حضوری ۔ تجلیٔ انوار کے مشاہدہ میں غرق اور فنا فی اللہ ہو کر مشرفِ دیدار ہوتا ہے ۔ ذات و صفات کے تفکر کو زمین و آسمان کے طبقات سے اوصاف نہیں پہنچ سکتے ✤

اگر روئے زمین کے سارے دریا اور سمندر بلکہ جس قدر پانی ہے سب سیاہی بنجائے اور آسمان و زمین کے چودہ طبق کاغذ بنجائیں ۔ اور تمام نباتات قلم بنجائیں ۔ اور سارے جن ۔ انسان اور فرشتے اور ساری مخلوق کاتب بنکر قیامت تک اسم اللہ ذات اور اسم محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شرح لکھنے بیٹھیں ۔ تو بھی نہیں لکھ سکتے ۔ ان مراتب کی قدر اس بات سے آسانی کے ساتھ سمجھ میں آسکتی ہے ✤

کہ کامل مرشد اسم اللہ سے توحید معرفت منکشف کر دیتا ہے اور طالب کو اسم اللہ ذات کے ذریعے لاہوت اور لامکان دکھلا دیتا ہے ؎

چناں کن جسم را در بسم نہاں ۔۔۔ کہ بیگر و والف در بسم نہاں

قولہ تعالےٰ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا کہدے کہ اگر میرے پروردگار کے کلمات لکھنے کے لئے تمام سمندر سیاہی بنجائیں تو پیشتر اس کے کہ کلمات ربی ختم ہوں سمندر ختم ہو جائینگے ۔ خواہ ایسے ایسے کئی اور سمندر بھی بطور سیاہی استعمال کئے جائیں ✤

جو شخص اسم ذات پڑھتا ہے ۔ اسم اللہ اُس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے کامل مرشد کے نزدیک کیمیا اکسیر کا ہر ایک تصرف ۔ حضور کا تصور ۔ قرب الہٰی حاصل کرنا ۔ اور توجہ سے امیر کر دینا کچھ بھی مشکل نہیں ۔ جس طرح کہ پارہ جب تک کشتہ نہیں ہوتا کھانے کے لائق نہیں ہوتا ۔ اور اُسے سوائے عامل کیمیا گر کے کوئی کُشتہ نہیں کر سکتا خواہ مہوّس جو اکسیر کے عمل سے ناواقف ہے سارا گھر ہی کیوں نہ برباد کر دے ✤

اور اُس کی حالت اَلْمُرِیْدُ لَایُرِیْدُ کے مصداق ہو جائے ٭
جس کو معرفت الٰہی کا خزانہ ملا۔ فقر سے ملا۔ اور اُس نے فقر کو اپنی تحقیق بنایا نہ کہ فقیر کو ٭

فقر اور فقیر میں یہ فرق ہے کہ صاحب مرتبہ فقر کو ہمیشہ حضوری کا مشاہدہ اور ذائقہ حاصل ہوتا ہے۔ اور فقیر ہر وقت فاقے سے رہتا ہے۔ اور مجاہدہ حیاتی سے حیات النبی زندگی اُسے نصیب ہوتی ہے جس کی تاثیر یہ ہے کہ اس کے ذریعے تمام مُت زندہ ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرتبہ ھمہ اوست کا ہے۔ جو شخص حیات النبی کی زندگی کو زندگی خیال نہیں کرتا بلکہ موت جانتا ہے، اُس کے منہ میں خاک وہ خود دونوں جہان میں روسیاہ ہے۔ وہ ضرور شفاعت محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم رہیگا۔ ایسا شخص جھوٹا اور منافق شخص امتِ محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی نہیں۔ حدیث اَلْکَذَّابُ لَا اُمَّتِیْ جھوٹے میری اُمت ہی نہیں۔ جو علم تصور و تصوف سے بے خبر ہے۔ وہ شقی اور بیدین ہے۔ اولیا، اور انبیاء علیہم السلام کو مشاہدہ حضوری کا مرتبہ بمنزلہ معراج ہے۔ جس میں وہ ہر حالت میں دونوں جہان کے اندر زندہ ہیں ٭

جو شخص اخلاص اور یقین سے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ عرض کرے کہ یا رسول اللہ! میری فریاد سُننا۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع لشکر صحابہ اور امام حسن و حسین رضی اللہ عنہم اسی وقت تشریف لاکر ظاہری آنکھوں سے زیارت کراتے ہیں۔ اور فریادی آنجناب کی خاکِ پا کو سُرمہ بناتا ہے۔ لیکن بے اخلاص و بے یقین اگر دن رات پنج دوگانہ ادا کرتا ہے تو بھی خود بخود حجاب میں رہیگا ٭

مرشد کامل باطنی طریق پر جناب سرور کائنات کی مجلس میں پہنچا سکتا ہے۔ اس حقیقت کو احمق اور مردہ دل کیا جانے۔ خواہ وہ عمر بھر علم کا مطالعہ ہی کیوں نہ کرتا رہے ٭

واضح رہے کہ جو طالب مردود اور مرید مرتد کی طرح بھی اپنے پیر و مرشد کے کہنے پر اعتبار نہ کرے۔ اور معرفت الٰہی اور وصال حضور کا یقین نہ کرے۔ اس کا یہ علاج ہے کہ اس بیدین و بے یقین کو حضوری اور شرف لقا کی دوائی دی جائے۔ تاکہ یقیناً دیکھ لے اور صاحب وصال ہو جائے۔ اگر ایسا نہیں ہوگا۔ تو رجعت میں پڑ کر معرض زوال یا طلب دنیا میں پھنس جائیگا۔ یا زن مرید اور نفس پرست ہو جائیگا ٭

صاحب نظر عارف جو طالب اللہ کو ایک لحظہ میں فقر و ہدایت بخش دیتا ہے۔ وہ صرف تصور نور اور قرب حضوری کے سبب بخشتا ہے۔

اب دیکھنا چاہیئے کہ تصور کی ابتدا کیا ہے؟ اور انتہا کیا؟ تصور کیا ہوتا ہے؟ اور متوسط تصور کسے کہتے ہیں؟

تصور میں یہ توفیق ہے کہ جس طرف متوجہ ہو اُسے خدا رسیدہ بنا دیتا ہے اگر غیب الغیب پر تصور کیا جائے۔ تو بلا شک و شبہ حضوری حاصل ہوتی ہے۔ یا کم از کم اللہ تعالےٰ صاحب تصور پر مہربان ضرور ہو جاتا ہے۔ تصور سے قرب و حضوری الٰہی حاصل ہوتے ہیں۔ صاحب تصور کو وسیلہ۔ طریقہ اور راہ کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ راستے میں سراسر آفات و راہزنی ہوتی ہے۔

آہ! اے احمق، مرشد سے ناظرات حاضرات طلب کر کیونکہ تصور باطنی سے کسی شخص کی صورت اپنے تصرف میں لا کر خواب یا مراقبے یا استخارے میں اس سے مدد لی جاتی ہے۔ جس سے یقین زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور باطنی تصرف بڑھتے بڑھتے ظاہری تصرف کی نوبت آ جاتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ تصور میں عامل صاحب تصور یا صاحب توجہ ہوتا ہے۔ جو درمیانی حجابات کو اُٹھا دیتا ہے۔

یقین بمنزلہ علم ہے۔ جس کا محروم جاہل بے دین ہے۔ یقین تین قسم کا ہوتا ہے۔

اوّل۔ علم الیقین۔ جیسا کہ علما کو علم پر یقین ہے۔

دوم۔ عین الیقین۔ جو مجذوبوں کا مرتبہ ہے کہ عین کو عین سے دیکھ کر اپنے تن بدن سے بے خبر ہو جاتے ہیں اور زیر و زبر کے تماشے میں اپنے تئیں نہیں دیکھتے۔

سوم۔ حق الیقین۔ یہ محبوب عجائب مرغوب کا مرتبہ ہے۔ اس کے ذریعے طالبوں کا ہر ایک مطلب سنور جاتا ہے۔ کیونکہ حق الیقین میں حق سے حق کو پہنچتا ہے۔ اسے دیکھتا ہے۔ پا لیتا ہے اور بُلاتا ہے۔ لیکن اپنے تئیں بیچ میں نہیں دیکھتا۔ اپنے تئیں فنا کرتا ہے۔

کامل مرشد کی پہچان اور آزمائش یہ ہے کہ طالب مرید کی جمعیت کے لئے اسم اللہ کے حاضرات کے ذریعے زندہ۔ مردہ۔ جن و انسان اور فرشتوں کو مسخر کر کے اُن کے حالات اسے دکھائے۔ تا کہ طالب تجلیات کے انوار دیکھ کر درست یقین پہنچائے

جو شخص علم دعوت پڑھتا ہے وہ لا یحتاج ہو جاتا ہے ۔ اور دونوں جہان کی چیزیں اس کے قبضے میں آ جاتی ہیں ؎

علم دعوت کی انتہا عامل کے لئے بمنزلہ معراج ہے اور ناقص کے لئے استدراج جو شخص مرشد کامل سے عنایت کا گنجِ غیبی اور ہدایت کی معرفت لا یہی حاصل کرنا چاہتا ہو اُسے مرشد کامل توجہ ہی سے حضور میں پہنچا دیتا ہے ۔ اور پھر تصرف سے واپس لے آتا ہے حالانکہ زبان سے کچھ بھی نہیں کہتا ۔ بعض تو بسبب حرص ہوا خاموش رہتے ہیں ۔ لیکن یاد رہے کہ اہل مکر کا مراقبہ مردود ہے ۔ یعنی اس کی جڑ پُر خطر ہے ۔ مگر اہل معرفت کا مراقبہ نیک ہے یعنی وہ ذات سے ملا ہوا ہوتا ہے ۔ اس راستے میں ایسی آنکھ ہونی چاہئے جو جھٹ تیز کر جائے ۔ کیونکہ لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ نہ ڈر اور نہ غم کر ۔ صرف اُن عاشقوں کے لئے ہے ۔ جو ہدایت کی انتہا پر پہنچے ہوئے ہیں ۔ جو شخص فنا فی اللہ کے مرتبے پر پہنچتا ہے ۔ اُسے ہدایت و بدایت یاد نہیں رہتی ۔ زاہد دوزخ کے خوف سے ڈر رہا ہے ۔ لیکن عاشق ہمیشہ اشتیاق میں مسرور رہتا ہے ۔ عالم علم پر مغرور ہے ۔ اور فقیر تو حضور میں غرق ہے یہ اُس عالم و فاضل کی توحید ہے جس نے علما کے علم کو حاصل کر لیا ہے ۔ اس مرتبے پر وہی شخص پہنچتا ہے ۔ جس پر جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حکم سے کسی کامل ولی اللہ کی ظاہری و باطنی توجہ ہو ؎

پس معلوم ہوا کہ فقیر اور ولی اللہ سے علما کو فیض حاصل ہوا کرتا ہے لیکن علما کا یہ حال ہے کہ وہ فقیروں کو دیکھ کر سخت ناراض ہوتے ہیں ۔ اور حسد کے مارے انہیں دیکھنا تک پسند نہیں کرتے ۔ خواہ فقیر صاحب علم و حلم ہی کیوں نہ ہو اور قرآن و حدیث ہی کیوں نہ پڑھتا ہو ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علما کہتے ہیں کہ ہم دریا کی لہریں ہیں ۔ اور فقرا کہتے ہیں کہ ہم عین دریا ہیں ع

نہ خودیم نے خدائیم نے از خدا جدائیم

پس علما اور فقرا دونوں حق بجانب ہیں ۔ ابتدا میں علما اور انتہا میں فقرا ۔ بغیر علم کے کوئی بھی خدا رسیدہ نہیں بن سکتا ؎

اَے جاہل ! احمق بے حیا !! جاہل اُس شخص کو کہتے ہیں ۔ جو کسی چیز کو اللہ تعالےٰ سے بہتر جانے ؎

جو شخص راہ فقر میں قدم رکھ کر پیر و مرشد کو وسیلہ اور یقین کو توشہ بناتا ہے۔ تو پیر و مرشد بھی ہر وقت اس کا اس طرح نگہبان رہتا ہے۔ جس طرح ماں شیر خوار بچے کی۔ یقیناً لڑکا لڑکا ہی ہے خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔ جس شخص کو اس راہ میں درد حاصل نہیں وہ مرد ہی نہیں ✣

حدیث طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ دنیا کا طالب مخنث ہے اور عاقبت کا طالب مؤنث ہے اور مولٰے کا طالب مذکّر ہے ✣

قادری طالب یا مرید جب سات دن کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی ضرب دل پر لگاتا ہے۔ تو اُس کے ساتوں اعضا سر سے قدم تک ذاکر اور منوّر ہو جاتے ہیں۔ اور ایک ہفتے کے بعد ہمیشہ کے لئے اسے مشاہدہ حضوری حاصل ہو جاتا ہے ؎

طالبانِ مدعی شیطاں صفت در شکایت یا حکایت معرفت

جب مرشد کامل طالب کو علم دعوت تلقین کرتا ہے تو اُسے پورا یقین ہو جاتا ہے کیونکہ علم دعوت طالب کے لئے عین نما ہے۔ اور ہر مشکل کام کو حل کرنے والا ہے اس واسطے کہ علم دعوت امر غالب ہے۔ اس سے جمعیت حاصل ہوتی ہے ✣

جو شخص علم دعوت پڑھتا ہے۔ تمام مخلوق اس سے گفتگو کرنے لگتی ہے چنانچہ اگر جنگل میں جائے تو تمام نباتات اُسے کہتی ہے کہ اے ولی اللہ! مجھے لے لے، کیونکہ کیمیا اکسیر کی بوٹی ہوں مجھے پگھلے ہوئے تانبے میں ڈالنا تو سارا تانبا سونا بنا دونگی۔ اگر قرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے۔ تو اسم اعظم آواز دیتا ہے کہ اے ولی اللہ! میرا ورد کرتا کہ تیرے سارے مطالب بر آئیں۔ کیونکہ میں جمعیت کل ہوں۔ اور مجھے کی نیک اور سعد گھڑی آواز دیتی ہے کہ اس وقت جو مانگے سو پائے۔ اگر پہاڑ پر جائے تو ہر پتھر کے ٹکڑے سے آواز آتی ہے کہ اے ولی اللہ! میں سنگ پارس ہوں۔ چونکہ سنگریزوں میں پڑے ہوئے میری کچھ قدر و منزلت نہیں۔ اس لئے مجھے اُٹھا کر لوہے سے لگا۔ تاکہ میں اسے سونا بنا دوں ✣

جو شخص اس طرح کا علم دعوت پڑھتا ہے اور تصرف تصوّر نہیں جانتا۔ وہ سراسر احمق ہے ✣

حدیث سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَاءِ قوم کا سردار فقرا کا خادم ہوتا ہے
جب سرداروں کی یہ کیفیت ہے کہ فقیروں کے خادم ہوتے ہیں۔ تو دوسروں کی کیا ہستی ہے کہ فقیروں اور درویشوں کے آگے دم ماریں +

واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ قدیم ہے اور قدیم کو زبان قدیم سے یاد کرنا چاہیئے چشم قدیم سے دیکھنا چاہیئے۔ قدیمی کانوں سے سننا چاہیئے۔ قدیمی زبان۔ آنکھ اور کان دل۔ قلب۔ سر اور رُوح ہیں کہ علم بالتصدیق پڑھتا ہے۔ اور قرآنی آیات پر زبان سے اقرار کرتا ہے۔ تو نہ اقرار میں ثابت قدم ہے۔ نہ تصدیق میں زندہ دم۔ ایسے بے معرفت علم پڑھنے سے بجز دنیاوی روزگار کے اور کیا فائدہ ہو سکتا ہے +

علم تعلق گوشت کے ٹکڑے یعنی زبان سے اقرار کرنا ہے۔ اور علم تصدیق باعیان نفس فنا۔ قلب زندہ۔ رُوح بقا حضوری با ادب وحیا ہے۔ جو شخص ان مراتب پر پہنچتا ہے۔ وہی عالم باللہ اور عالم ولی اللہ ہو جاتا ہے +

واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ قدیم ہے۔ قدیم کو قدیمی زبان سے یاد کرنا چاہیئے اور قدیمی زبان سے اس سے ہمکلام ہونا چاہیئے۔ قدیمی آنکھ سے دیکھنا اور پہچاننا چاہیئے اور قدیمی کانوں سے سُننا چاہیئے +

زبان قدیم دل ہے۔ اور قلب چشم قدیم رُوح ہے۔ اور گوش قدیم سر ہے پس غفلت کی روئی گوش قدیم میں نہیں بھرنی چاہیئے۔ اور قدیمی مراتب کو اس آیت سے دیکھنا چاہیئے۔ قولہ تعالےٰ وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اور وہ تمہارے اندر ہے کیا تم نہیں دیکھتے +

یہ آیت صادقوں۔ عارفوں۔ اہل توفیق۔ اہل تحقیق اور اہل تصدیق کے بارے میں ہے۔ عالم زبانی جو نفس کی قید میں مبتلا ہے اور خطرات شیطانی میں پھنسا ہوا ہے اُسے علم باطنی کی کیا خبر۔ وہ تو مادر زاد اندھا ہے۔ جو قیل و قال اور شور و شر کے مرتبے میں ہے۔ ان مردہ دلوں۔ بے حیاؤں۔ بے معرفت اشخاص سے ہم صحبت و ہمکلام ہونے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جو کہ بظاہر انسان اور بہ باطن حیوان ہیں۔ اور معرفت الٰہی سے محض نابلد ہیں۔ جب آخری زمانہ ہوگا تو اولیاء اللہ اور عاشق و طالب بہت نہیں ہونگے۔ جو درویشوں کا منکر ہے۔ وہ بے نصیب اور پریشان ہے +

غرق فی التوحید گشتم ذات نور گم شدم زاں غلغلہ شد ذوظہور
تاتوانی خویش را از خلق پوش عارفاں را کے پسند ایں خو و فروش

فقیر کے سر پر اللہ تعالٰے کا اسم ہے۔ پس اس اسم کی تعظیم و تکریم کر۔ خواہ فقر کی صورت دیوار پر بنی ہو۔

اور علما کے سر پر علم کا نام ہے۔ اور علم سے مراد اسم اللہ ذات کا جاننا اور پالینا ہے۔

قرآن شریف کی سب سے پہلی آیت جو نازل ہوئی وہ یہ تھی:۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھ جس نے (مخلوقات) کو پیدا کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ سارا قرآن شریف اسم اللہ کی شرح اور تفسیر ہے جو شخص بات کی کنہ سے اسم اللہ پڑھتا ہے۔ اس سے کسی قسم کا علم بھی مخفی نہیں رہتا یقین ہے کہ ایسا شخص تمام جہان کو نظری توجہ سے توفیق فیض۔ باطنی تحقیق حضور اور معرفت۔ الا اللہ کی معرفت اور مجلس محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کرا سکتا ہے۔ لیکن حضوری معرفت۔ قرب با جمعیت اور الٰہی خزانوں کی ہدایت و ولایت۔ کم حوصلہ خادم خام اور مرید نا تمام کے وجود میں نگاہ رکھنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ خام کا وجود کچی برتن کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ سو مرشد کو چاہئے کہ پہلے اس کے کچے وجود کو توجہ نظری سے پختہ کرے۔ اور پھر اسے حضوری میں پہنچائے تاکہ ٹوٹ نہ جائے ؎

شادگی است ز فرزند ہر کہ خورسند است
پدر و مادر را ایام غم فرزند است

علم سراسر قیل و قال اور گفت و شنید اور حجاب اکبر ہے۔ جو معبود کی معرفت سے باز رکھ کر وجود میں غرور پیدا کرتا ہے۔ جو شخص یہاں پہنچ کر نفس کو چھوڑ دے۔ اس میں خودی اور خود پرستی نہیں رہتی۔ جو شخص اس رتبے پر پہنچتا ہے۔ اسی کو معلوم ہوتا ہے۔ اور جو عین کو عین سے پڑھتا ہے۔ پھر اسے اسی علوم کی ضرورت نہیں رہتی ؎

اے عالم ناداں کہ تو از علم غروری نزدیک تو معبود تو از شے دوری
کشاف و ہدایہ گرچہ ہمہ مے خوانی تا خدمت خاصاں نکنی ہیچ ندانی

فقیر کے تین مراتب ہوا کرتے ہیں۔ پہلا مرتبہ علم جس سے العلماء ورثۃ الانبیاء کا خطاب ملتا ہے۔

دوسرا مرتبہ اولیا اللہ کا۔

تیسرے مرتبے میں زندہ جان اور فرحت الروح کا خطاب ملتا ہے۔ اس وقت وہ لامکان میں ہوتا ہے۔

پیر و مرشد کے پاس دن رات شکوہ و شکایت اور گفتگو و حکایت نہیں کرنی چاہیے۔ مرشد اہل نفس طالب کو اس شکوہ شکایت سے نکال کر لانہایت میں لے جاتا ہے۔ اور جب نفس تمام نور میں پہنچتا ہے۔ تو سو سو شکر بجا لاتا ہے۔ اور طرح طرح کی نعمتیں کھاتا ہے اور شہد اور دودھ پیتا ہے۔ اطلس زیب تن کرتا ہے۔ ان باتوں کو عجیب نہ خیال کرو ایسے لوگ ظاہر میں غافل لیکن باطن میں ہوشیار رہتے ہیں ؎

آں علم نور است زاں کلی شعور آں علم دیگر بود با شد حضور

وہ لوگ بڑے ہی غافل ہیں کہ جو تھوڑا سا علم اور عقل حاصل کر کے اہل کل ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔

کامل فقیر کو ظاہری و باطنی علم کی توفیق بھی حاصل ہوتی ہے۔ اور قرب الٰہی اور حضوری بھی۔ وہ کل میں جزو کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یہ مراتب لایحتاج فقیر کے ہیں جو ایک ہی نگاہ سے زمین کی ساری مٹی کو سونا چاندی بنا دیتا ہے ؎

مرا ز پیر طریقت نصیحتے یاد است
کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است

دولت بسگان داد نعمت بخراں من امن ابراہیم تماشا نگراں ؎

واضح رہے کہ مراتب بھی آسان ہیں کہ جسم جسم سے نکلے اور پھر جسم میں آ جائے۔ اور اپنی صورت خود دکھائے اور اپنے آپ سے آپ نکل آئے لیکن اس صورت و شکل کو تحقیق کرنا مشکل کام ہے۔ کیونکہ یہ صورت حسب ذیل ہو سکتی ہے:۔

صورتِ نفس۔ صورتِ شیطان۔ صورتِ دُنیا۔ صورتِ خناس۔ صورت وسوسہ و خطرات۔ صورت وہم خیال۔ صورت مشاہدہ احوال۔ اور صورتِ استدراج جنونیت۔ ان میں سے یا تو وہ صورت جمال الٰہی کی ہوگی۔ یا صورت قلب و روح کی۔

زندگی میں بیدار رہے۔ اور رُوح دیدار کی طلب کرتا ہے۔ پس تجھے ان تینوں میں سے کونسی چیز درکار و پسند ہے ❖

قرآن شریف میں حکم ہے کہ نفس و دنیا کو چھوڑ دو۔ اور شیطان کو اپنا دشمن سمجھو۔ اور اس سے چوکنے اور چوکس ہو ❖

فقیر اس واسطے کامل اور حق شناس ہے کہ وہ شریعت اور قرآن کے موافق دُنیا۔ نفس اور شیطان کے مخالف ہے۔ تجھے ان میں سے کونسا پسند ہے؟ اس کا جواب یہ دو کہ اللہ بس باقی ھوس ؎

طالب وصل شدن غائت کوتہ نظری ست

دوست در دل چو مقیم است چہ ہجراں چہ وصال

جو مرشد حاضرات اسم اللہ ذات سے فنافی اللہ۔ حاضرات اسم محمد سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے فنافی الرسول اور حاضرات فقیہ و شیخ سے فنا فے اللہ اور ولی اللہ ہے۔ اور قرب معرفت اور حضوری ظاہرا طور پر دکھا دینے والا ہے۔ وہ ہرگز ذکر۔ فکر۔ مراقبے اور ورد و وظائف میں مشغول نہیں کرتا۔ صرف ایک ہی توجہ سے یکبارگی حضور الٰہی میں پہنچا دیتا ہے۔ اسے حضوری کے سوا اور کوئی راہ ہی نہیں آتی ؎

بے حضوری ہر طریقت راہزن | مرد مرشد برد خاطر انجمن
گر تو خواہی معرفت اہل از وصال | چشم نہاں و ارسم کن لازوال
در مقام لی مع اللہ میرسید | میشود تجرید و تفرید و توحید
فیض فضلش یافتم از مصطفےٰ | شد وجودم نور از اسم خدا
ہر کہ منکر از خدا و از نبی | آں شود مرتد و مردود و شقی
باھو، بہر از خدا ایں راہ نما | گر بیابی طالبے چشم لقا

طالبوں میں سے سب سے بدبخت۔ بے اخلاص اور بدکار وہ ہے۔ جو آخرکار مرشد کی خدمت میں بے ادب اور مدعی ہو۔ خدمت کے سال مہینے اور دن گنے۔ اور عمر بھر باادب نہ رہے۔ ایسا شخص تمام مراتب و مطالب سے محروم رہتا ہے ❖

مرشد اسم اللہ ذات کے تصور یا عمل دعوت قبور سے ہر روز طالب کو ایک خاص مقام حاصل کرا سکتا ہے۔ اور بغیر مجاہدہ و تکلیف تصرف معرفت عنایت کر سکتا ہے ❖

بطور توفیق حاصل ہوتا ہے۔ اور بعض کو باطن کی دید کی توفیق اور ظاہر میں مرتبہ تحقیق حاصل ہوتا ہے۔ اور بعض کے لئے ظاہر و باطن دونوں باعیاں ہوتے ہیں۔ جن کی یہ حالت ہوتی ہے وہ اللہ تعالے سے خواب مراقبہ اور موت کی طرح یکتا ہوتے ہیں۔ یہ مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کے ہیں۔ ان پر تعجب نہ کرا ور غیب پر انکار نہ کر۔ کیونکہ یہ غیب قرآن شریف سے ہے جس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں +

قولہ تعالے الٓمّٓ ۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ یہ ایسی کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں، یہ اُن پرہیزگاروں کے لئے سراسر ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں +

اسم اللہ ذات کے حاضرات کے آزمانے کی خاطر صاحب حاضرات جب قبرستان میں جاتا ہے۔ تو قبرستان کی تمام رُوحیں اُس کے سامنے آ حاضر ہوتی ہیں۔ اور اس سے ہم کلام ہوتی ہیں۔ اور اُسے قبروں کے حالات منکشف ہوتے ہیں۔ اور ان کا بدبخت یا نیک بخت ہونا اس پر واضح ہو جاتا ہے +

اس غیب پر تعجب نہ کرا ور نہ اس کو عیب خیال کر ورنہ تو شرمندہ اور خوار ہوگا۔ یہ غیب قرآن شریف سے ہے جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں +

قولہ تعالے اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ بیشک جو لوگ اپنے پروردگار سے غائبانہ ڈرتے ہیں۔ انہیں کے واسطے بخشش اور بڑا اجر ہے +

اسم اللہ حاضرات کے ذریعے تمام جہان کے علوم معلوم ہو جاتے ہیں۔ اور جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن نص اور حدیث پڑھتا ہے جس شخص کو اس کا اعتبار نہیں وہ نجس اور خبیث ہے +

نیز حاضرات اللہ کے وسیلے ازل سے ابد تک کی تمام روحیں مصافحہ کرتی ہیں۔ حاضرات کئی طرح کے ہیں۔ چنانچہ حاضرات ذات بھی ہوتے ہیں۔ اور حاضرات صفات بھی حاضرات حیات بھی ہوتے ہیں۔ اور حاضرات ممات بھی۔ حاضرات نفسانی بھی ہوتے ہیں اور حاضرات جنونیت باموکل بھی۔ حاضرات دفع شیطانی۔ حاضرات مشاہدہ طبقات قاب قوسین۔ حاضرات نفس قلب۔ روح اور سر بھی ہوتے ہیں۔ ان تمام اعلیٰ اور ادنےٰ

حاضرات کا منکشف ہونا۔ اس نقش کے طے کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ کامل شخص اِس نقش سے خزانے کا تصرف اور تمام مطالب بغیر محنت دکھلاتا ہے :۔

تصرف، حاضرات الله حاصل، جمعیت	علم غیب خدا صبید ہزاں بندگان خود را	معرفت لله جمعیت، حاضرات
لہٗ	عالم الغیب والشہادۃ ھو الرحمن الرحیم	ھو
تصرف، جمعیت الله معرفت، حاضرات	لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ	جمعیت، حاضرات لله معرفت، تصرف

اے طالب اللہ! جلدی آ کہ میں تجھے دیدار سے مشرف کروں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اور بندے کا درمیانی حجاب کوئی سدِ سکندری نہیں! اے نفس پرست و اہلِ حرص! سن۔ اس پر انکار نہ کرنا۔ اور معرفت الٰہی۔ قرب و حضوری اور دیدارِ خدا کا منکر نہ ہونا ؎

اللہ ز شہرگ نزدیک چوں گویند دُور — باعیاں بینم کہ دائم باحضور
غیر مخلوق است صوت بیمثال — معرفت توحید حاصل شد وصال

مجاہدہ اور ریاضت سے وصال کا حاصل کرنا نہ سالوں میں حاصل ہوتا ہے۔ نہ مہینوں میں نہ ہفتوں میں اور نہ دنوں میں۔ بلکہ حاضرات سے مرشد کامل ایک گھڑی میں کرا دیتا ہے +

فقر کی ابتدا اور انتہا سراسر معرفت۔ قرب اور حضوری ہے +

صادق طالب کی دو علامتیں ہیں :۔

ایک یہ کہ مرشد کے نیک و بد اعمال کا خیال نہ کرے +

دوسرے ثواب و گناہ کو نہ دیکھے +

ایسے طالب کو مرشد یکبارگی معرفت و قرب الٰہی کو پہنچا دیتا ہے +

واضح رہے کہ علم کیمیا اکسیر اور علم کیمیا دعوت تکثیر طالبوں کو گمراہ کرتا ہے۔ کیونکہ معرفت الٰہی سے باز رکھتا ہے۔ اگرچہ لوگوں کی نگاہوں میں یہ منفعت بخش اور موجب ثواب ہے لیکن عارفوں کے لئے بمنزلہ حجاب ہے۔ حدیث مَنْ لَّهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ جس کا خدا اُس کا سب کوئی۔ قولہ تعالےٰ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَكَفٰى بِاللّٰهِ ؎

پڑھتا۔ وہ جاہل مجہول احمق اور نادان ہے۔ مرشد کامل کی نگاہوں میں عالم و جاہل طالب یکساں ہیں +

کلمہ طیب میں چوبیس حروف ہیں اور ہر حرف میں ہزار علم حکمت اور تصرف کے گنج ہیں۔ مرشد کامل توجہ سے کلمہ طیبہ منکشف کرتا ہے۔ اور ہر علم کلمہ طیبہ سے ظاہر کرتا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کیونکہ حق سے حق ہے۔ مرشد کامل اس سے طالب کو ہر ایک مطلب حاصل کرا سکتا ہے۔ اسے صاحب حضوری اور ولی اللہ بنا دیتا ہے۔ کلمہ طیبہ اور اس کے حاضرات کے وسیلے اس طرح حضور میں پہنچا دیتا ہے کہ پھر اسے جمعیت و نصیب کی احتیاج نہیں رہتی +

پس معلوم ہوا کہ جاہل بے نصیب۔ بے معرفت اور کافر ہے۔ قولہ تعالیٰ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ یہ اس واسطے ہے کہ اللہ تعالےٰ مومنوں کا مولےٰ ہے جو ایمان لاتے ہیں۔ اور کافروں کا کوئی مولےٰ نہیں +

سنو! کامل عامل وہ ہے، جو ہر اسم اور اس کے حاضرات سے طالب کو ہم کلام اور صاحب حضوری بنا دے تاکہ طالب کے دل میں کسی قسم کا غم و افسوس باقی نہ رہے۔ وہ اسماء حسب ذیل ہیں :۔

اوّل اسم اللہ جل شانہ اس سے صاحب حضوری اور غرق فنا فی اللہ ہوتا ہے اسم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہدایت کی تلقین ہوتی ہے۔ اسی طرح حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اسم مبارک اور حضرت عثمان عفان رضی اللہ عنہ۔ اور حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ۔ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما۔ اور حضرت شاہ محی الدین رضی اللہ عنہ کے اسمائے مبارک۔ اور حضرت امام اعظم۔ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ۔ حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ اور حضرت امام مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کے اسمائے مبارک سے فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں +

حبس دم سے انبیا اور اولیاء کی ہر ایک روح سے ملاقات ہوتی ہے۔ نیز چالیس ابدالوں کی ملاقات نصیب ہوتی ہے +

حبس دم کے سبب مردہ و زندہ سالے غوث۔ قطب۔ فقیر اور درویش

اور جسے یہ راہ معلوم نہیں اُن کے لئے سراسر غلطی ہے ۔

ذکر یک شوق ست بخشد حق لقا ذاکراں را غرق فی اللہ با خدا
ذکر یک نور است بخشد حق حضور کے بوند ایں ذاکران بے شعور
با ذکر ذاکر شود صاحب نظر کے بوند ایں ذاکران گاؤ خر
ذاکراں را شد حیاتی بر دوام ہم صحبت پیغمبرے شد والسلام

حدیث ذِکْرُ اللّٰہِ فَرْضٌ مِنْ قَبْلِ کُلِّ فَرْضٍ تمام فرضوں سے پہلا فرض ذکر الٰہی ہے یعنی کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنا ۔

کامل مرشد وہ ہے کہ خود تو ابتدائی مرتبے میں ہو۔ لیکن طالبوں کو انتہائی مقام میں پہنچا دے ۔

نیست طالب آنکہ باشد بے وصال نیست مرشد آنکہ دایم با وصال

مرشد عین نما ہوتا ہے۔ عین دکھاتا ہے۔ اور عین ہی فرماتا ہے۔ کہنے اور دکھانے میں فرق ہے۔ وہ طالب کو جان کنی۔ قبر۔ لحد۔ منکر نکیر کے سوال حشر گاہ قیامت پل صراط سے گذرنا۔ بہشت میں داخل ہونا۔ حور و قصور کا دیکھنا۔ لقائے الٰہی کی نعمت کا چکھنا اور حیات و ممات کے تمام مراتب خواب یا مراقبہ یا آنکھ یا دلیل قطعی۔ یا آگاہی یا حاضرات یا ناظرات یا مشاہدات جمعیت یا جمال سے دکھا سکتا ہے ۔

پس معلوم ہوا کہ مرشد خواہ کتنا ہی کامل ہو۔ جب تک کچھ دیکھ نہ لے اس پر یقین نہ کرے۔ اگر کرے تو خام ہے۔ اور مرشد بھی اگر طالب کو یہ سب کچھ نہ دکھائے تو نامرد اور ناقص ہے ۔

واضح رہے کہ کامل مرشد اور پیر اکمل طالب یا مرید کو حاضرات اسم اللہ ذات سے ایک ہی گھڑی میں حضوری میں واصل کر دیتا ہے۔ اور اس کے تمام مطالب بر لاتا ہے ۔

واضح رہے کہ جو شخص کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کنہ کن فیکون سے پڑھتا ہے۔ وہ عالم اولیا اور فاضل فقیر ہے۔ کلمہ طیبہ ہر علم کی چابی ہے۔ اس سے ہر ایک تالا کھل سکتا ہے۔ اور سارے علوم منکشف ہو سکتے ہیں۔ کلمہ طیبہ ام العلوم ہے۔ اس سے معرفت اور قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ یہ حی قیوم کی توجہ ہے۔ جو شخص اسے پڑھتا ہے اُسے ظاہری علوم کی ضرورت نہیں رہتی۔ جو شخص اسے نہیں

ے روشن ضمیر را چہ غم از اختلاطِ خلق در یا بشت خاک مکدر نمے شود

علم دعوت کا عالم و عامل موذیوں کو قبل الایذا قتل کرتا ہے۔ غالب اور تیغ زن ہوتا ہے۔ اگر ایک طرف لاکھوں کروڑوں سوار اور پیادے جمع کئے جائیں۔ اور ایک طرف صرف ایک عامل دعوت ہو۔ تو عامل کی طرف سے غیب سے فرشتوں کا لشکر نمودار ہو کر ان سواروں اور پیادوں کو ایک لحظہ میں اندھا اور دیوانہ بنا دیگا کہ بدن کے کپڑے بھی پھاڑ ڈالینگے۔ اور گھوڑے پر اس طرح سوار ہونگے جیسے گدھے پر۔ یا اُن کے چھکے چھوٹ جائینگے۔ اور تلوار کا وار تک نہ کر سکینگے ❖

اگر عامل دعوت تصور میں کسی دشمن کی آنکھ نکال لے یا بینائی دور کرے تو فی الواقعہ اُس دشمن کی آنکھ نکل آئیگی۔ اور بینائی جاتی رہیگی۔ یا اگر بذریعہ تصور اس کے ہر ایک عضو کسے زندگی لے لیگا۔ تو در اصل وہ عضو بیکار ہو جائیگا۔ اگر توجہ سے اس کے زخم لگا ئیگا تو ساری عمر بیمار رہیگا۔ کبھی تندرست نہ ہوگا۔ اس قسم کے ہتھیار اولیاء اللہ ہی کے پاس ہوا کرتے ہیں ے

خندہ ہا بر سینہ صافاں میکنی ہشیار باش

ہر کہ بر آئینہ خندد ریش خندی خود کند

علم دعوت کا عامل اور صاحب تصور کامل، صاحب توفیق، مکمل، متحمل اور بردبار ہوتا ہے۔ بارگاہ الٰہی میں لے جا کر باوصال حاصل ہوتا ہے ❖

طالب اللہ کے وجود میں دماغ سے لیکر ناف تک ستر مقام ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کے حاصل کرنے میں توحید معرفت اور قرب الٰہی کے انوار متجلی ہوتے ہیں۔ اور یہ صبح و شام کی مشق وجودیہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ وہ ستر مقام یہ ہیں:-

پانچ پانچ ہر ایک آنکھ میں۔ دس دونوں کانوں میں۔ ایک زبان پر۔ پانچ سینے میں۔ پانچ قلب میں۔ دس ہر دو نوں پہلوؤں میں۔ پانچ ناف میں ❖

نفس کو قتل کرنا حضوری خاص کا مرتبہ ہے۔ اس مشق وجودیہ کی ابتدا میں مقام لِیْ مَعَ اللہ اور انتہا میں مقام فنا فی اللہ حاصل ہوتا ہے۔ اور ہر ایک لطیفہ سے لطیفہ غیب الغیب کھلتا ہے۔ اور نور و حضور حاصل ہوتے ہیں۔ اور اس نور حضور میں تمام جواب با صواب باشعور ہوتے سنتے ہیں ے

فرشتہ گرچہ دارد قربِ درگاہ
نگنجد در مقامِ لی مع اللہ

صاحبِ تصور کے طریق کی دو علامتیں ہیں :-

اول حق کی وصیت کرنا ❖

دوم صبر کی وصیت کرنا ❖ جو کچھ حضوری میں رویت دیکھتا ہے، اُس پر صبر کرتا ہے اور خاموش رہتا ہے ❖

حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ جس نے اپنے پروردگار کو پہچانا اُس کی زبان گونگی ہوگئی ؎

چشم را بکشا ببیں رویت خدا
بالیقین و باعیان و دل صفا

رویت خدا ان اسما کی برکت سے حاصل ہوتی ہے۔ اسم اللہ اور اسم لِلّٰہ کے تصور۔ اسم لَہٗ کی توجہ۔ اسم ھُوْ کے تفکر۔ اور اسم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے تصور سے ❖

تصور مشاہدے کا وسیلہ ہے۔ اسم فقر سراسر فیض فضل اور رحمت ہے مندرجہ بالا اسما سے لقائے الٰہی کی رویت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس ❖

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهٖ وَلِقَارِيْهِ وَلِحَافِظِهٖ وَلِمَنْ سَعٰى فِيْهِ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ اَخَصِّ وَاٰلِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

کشف الاسرار

یہ کتاب پُر از اسرار الٰہی عاشقوں کی جان عارفوں کا ایمان حضرت سلطان باہُو قدس اللہ سرہ العزیز کی تصنیفات سے ہے اس میں مصنف علیہ الرحمۃ نے نہایت شرح و بسط کے ساتھ مسائل تصوف کو بیان فرمایا ہے جو صاحب علم تصوف کے شائق ہوں۔ اُن کا فرض ہے کہ اس ذریعے ہا کو خرید فرماویں۔ یہ کتاب نہایت عمدہ خوشخط اردو میں ترجمہ ہو کر چھپ گئی ہے۔ کتاب قابل دید ہے قیمت ——— ۲ر

محبت الاسرار

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باہُو قدس اللہ سرہ العزیز کی اعلیٰ تصنیفات سے ہے جس کا نہایت سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے اس میں بھی حضرت نے بعض مسائل تصوف کو بیان فرما کر طالبان مولیٰ پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ نہایت خوشخط اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر چھپ گئی ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ قیمت ——— ۳ر

محکم الفقرا

یہ رسالہ بھی حضرت سلطان باہُو قدس اللہ سرہ العزیز کی اعلیٰ تصنیف سے ہے اور طالبان مولا کی خاطر اس کا اردو ترجمہ بھی کرایا گیا ہے۔ بس قابل دید ہے۔ قیمت ——— ۳ر

شمس العارفین

یہ کتاب بھی حضرت سلطان باہُو قدس اللہ سرہ العزیز کی تصنیف سے ہے سات بابوں پر منقسم ہے اور ہر ایک باب میں ایک مضمون پر دلچسپ بحث ہے مسائل تصوف کو نہایت تفصیل سے حل کیا ہے۔ بس قابل دید ہے۔ قیمت ——— ۸ر

دیوان باہُو

یہ دیوان حضرت سلطان باہُو قدس اللہ سرہ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے فارسی زبان میں نہایت موثر اور مقبول خلائق ہے ہر غزل نور و عرفان سے مملو ہے۔ نہایت خوش قلم۔ قیمت ——— ۲ر

تیغ برہنہ

یہ کتاب پُر از اسرار الٰہی حضرت سلطان باہُو قدس اللہ سرہ العزیز کی تصنیف لطیف سے ہے حضرت نے اس میں بہت سے اسرار الٰہی کا انکشاف فرمایا ہے اور طالبان مولا کے حصول مطالب کے لئے نہایت سہل طریق بتائے ہیں۔ اس کا نام تیغ برہنہ ہے یعنی ننگی تلوار جو فی الواقع اسم بامسمّٰی ہے۔ قیمت ——— ۲ر

اورنگ شاہی

سلطان باہُو قدس اللہ سرہ العزیز کی تصنیفات میں سے یہ مجموعہ کتاب بھی قابل دید ہے اس میں حضرت نے نہایت عجیب عجیب عملیات درج فرمائے ہیں اور ان عملیات کی ترکیب بتفصیل لکھدی ہے۔ مگر یہ عملیات طالبان مولیٰ کیلئے ہیں نہ بیہودہ لوگوں کے لئے۔ غرضیکہ طالبان مولیٰ کیلئے عمدہ رہبر ہے۔ قیمت ——— ۲ر

اربعین انوار

یعنی چہل حدیث اخلاقی جناب سرور کائنات کا نہایت عجیب و غریب اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ——— ار